بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

تجلیاتِ قتالیہ

(سوانح حیات)

جگر گوشۂ نبیرہ حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ

مخدوم کائنات حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی المعروف قتال اولیاءؒ

موضع کولم پلی شریف، منڈل وضلع نارائن پیٹ، تلنگانہ اسٹیٹ

سرپرست اعلیٰ: تقدس مآب پیر طریقت

نور المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

(سجادہ نشین ومتولی بارگاہ عالیہ قتالیہ موضع کولم پلی شریف)

مصنف رسالہ شیخ محمد احمد کمالی شاہ تجلی البیابانی رفاعی القادری

(جانشین خانقاہ تجلّیہ بیابانیہ رفاعیہ القادریہ

دار الحکمت تجلی گلشن کوتہ کوٹہ تعلقہ ونپرتی ضلع

ناشر: **اِدارہ اَدب اسلامی** ۔ ظہیر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا محمدؐ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

تجلیاتِ قتالیہ

(سوانح حیات)

جگر گوشۂ نبیرہ حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ

مخدوم کائنات حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی المعروف قتال اولیاءؒ

موضع کولم پلی شریف، منڈل وضلع نارائن پیٹ، تلنگانہ اسٹیٹ

سرپرست اعلیٰ: تقدس مآب پیر طریقت نور المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت مولانا سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

(سجادہ نشین ومتولی بارگاہ عالیہ قتالیہ موضع کولم پلی شریف)

مصنف رسالہ شیخ محمد احمد کمالی شاہ تجلی البیابانی رفاعی القادری

(جانشین خانقاہ تجلّیہ بیابانیہ رفاعیہ القادریہ)

دارالحکمت تجلی گلشن کوتہ کوٹہ تعلقہ ونپرتی ضلع

ناشر: **اِدارہ اَدب اسلامی** ۔ظہیرآباد

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

تصنیف : تجلیاتِ قتالیہ (سوانح حیات)

جگر گوشۂ نبیرہ حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ مخدوم کائنات

حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی المعروف قتال اولیاءؒ

مصنف : شیخ محمد احمد کمالی شاہ تجلی البیابانی رفاعی القادری

(جانشین خانقاہ تجلّیہ بیابانیہ رفاعیہ القادریہ)

سرپرست اعلیٰ : **نورالمشائخ پیر طریقت حضرت مولانا حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ**

مدظلہ العالی، سجادہ نشین بارگاہِ عالیہ موضع کولم پلی شریف

سن اشاعت : 2022

طبع : باراول

کمپیوٹر کتابت : 866، ممتاز کمپیوٹرس، رحیم منزل، شاہ گنج حیدرآباد۔2 فون: 9848615340

طباعت : فرینڈس پرنٹرس، لکڑی پل، حیدرآباد

ناشر : اِدارہ اَدب اسلامی۔ظہیرآباد

قیمت : 350 روپئے

کتاب ملنے کے پتے:

1. حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی سجادہ نشین بارگاہ قتالیہ کولم پلی، منڈل وضلع نارائن پیٹ
فون: 9849098347, 9912664317
2. مصنف رسالہ شیخ محمد احمد کمالی شاہ تجلی البیابانی رفاعی القادری، دارالحکمت تجلی گلشن کوتہ کوٹہ تعلقہ ونپرتی ضلع فون: 9052259752, 8328556990
3. سید شاہ کلیم اللہ حسینی، حیدرآباد۔ فون: 9646557915, 8309956100

فہرست

تعارف رسالہ معہ مصنف	7
تعارف ولی	13
اقسام اولیاء اللہ	16
صفات ظاہری اولیاء	18
قطب اور ابدال	19
حضرت مخدوم کائناتؒ کا نسب نامہ	21
آپؒ کے آباء واجداد	24
ولادت و تعلیم و تربیت	25
کمسنی میں ہی کرامت پیش آنا	26
خرقہ خلافت و ترک وطن	28
آپؒ کی قیامگاہ موضع کولم پلی	30
آپؒ کی قیام گاہ اور بھائی سے دوری	31
حضرت مخدوم کائنات کی وفات	33
تعمیر مزارات و اعلان سجادگان	37
بعد حیات کی کرامتیں	39

واقعات کرامات 41

دونوں مزاروں کے درمیان فاصلہ بڑھ جانا 44

حضرت مخدوم کے بھائی اور بہن 47

صندل مالی وعرس مبارک 49

حضرت مخدوم کائنات کی بارگاہ اور تعمیرات 51

زیرِتعمیر گنبد مبارک 54

شجرۂ مبارک عالیہ چشتیہ قتالیہ 55

نسب نامہ مبارک 56

شجرۂ مبارک چشتیہ 58

آستانۂ قتالیہ کے سجادگان کے نام 61

مختصر حالات افراد خاندان حضرت مخدومؒ 64

قمرالارض حضرت شاہ چندا حسینیؒ 65

حضرت شاہ چندا کی ولادت اور سلطان دکن کی شہادت 70

حضرت شاہ چندا کی تعریف 72

حضرت شاہ چندا کا خطاب 75

حضرت شاہ چنداؒ کی ازواج واولاد وآل مبارک 78

حضرت سید شاہ نورعالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ 79

حضرت سید شاہ احمد حسینی المعروف بہ شمس عالم حسینیؒ 80

حضرت سید شاہ عبدالرحیم حسینیؒ 80

حضرت سید شاہ منتہیٰ حسینیؒ	80
حضرت شاہ چندا کی وفات	81
قطعات تاریخی بروصال حضرت سید چندا حسینیؒ	82
حضرت ڈونگری شیر سوارؒ	84
مقام چنتن پلی اور شیر سوارؒ	87
حضرت شیر سوارؒ کی وفات	90
جانشین چنتن پلی	93
قطب الاقطاب حضرت سید شاہ عبدالرحمٰن حسینیؒ	94
اعلان سجادگی	98
جانشین وسجادہ نشین اول حضرت سید شاہ شیخ جلال حسینیؒ	101
حضرت سید شاہ قتال حسینیؒ	102
حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ	103
حضرت سید شاہ مصطفےٰ حسینیؒ	104
حضرت سید شاہ چندا حسینی ثانیؒ	105
حضرت سید شاہ خواجہ اویس حسینیؒ	106
حضرت سید شاہ مسعود حسینیؒ	107
حضرت خواجہ حسینیؒ	108
حضرت سید شاہ درویش حسینیؒ	109
حضرت سید شاہ امام الدین حسینیؒ	110

حضرت سید شاہ قتال حسینیؒ ثانی	110
حضرت سید شاہ قطب حسینیؒ	113
حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینیؒ	117
حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی (موجودہ سجادہ نشین)	119
بیان حضرت قبلہ گدی نشین	121
حضرت قبلہ کی نسل	122
وراثتی شجرہ مبارک	123
نسب نامہ	126
پیری مریدی	128
قدم مبارک	134
چار پیر، چودہ خانوادے	137
چودہ خانوادے	141
حضرت علیؓ کے خلفاء	143
ہدایات	145
دعائے شجرۂ مبارک و فاتحہ چشتیہ عالیہ	147
دستر خوان قتالیہ	149
وظائف	151
منتخب کلام (نعت، منقبت، سلام)	153 - 160
اسنادات منتخبہ نظام گورنمنٹ و بادشاہ عالمگیر	161 - 166

تعارف رسالہ معہ مصنف

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد رسول اللّٰہ رحمۃ اللعالمین وعلی آلہ واصحابہ ووارث حالہ محبوب سبحانی غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ و خواجۂ خواجگان چشت سیدنا معین الدین حسن سنجریؒ ھند الولیؒ و قمر الارض تاجدار ولایت جلال الدین محمد المقلب سید شاہ چندا حسینیؒ چشتی و عالی آلہ واولادہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین.

حدیث قدسی: اولیائی تحت قبائی الا لی یعرفھم۔

یعنی: اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ بے شک اولیاء میری قباء میں چھپے ہوئے ہیں، جسے میرے سوا یعنی اللہ پاک کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

سلام اور درود کا نذرانہ عقیدت ومحبت بہ حضور سرور کائنات سید الانبیاء حضور والا آقائی ومولائی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں پیش کرتا ہوں اور درود و سلام اہل بیت واصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمام شہیدان کربلا اور تبلیغ اسلام پر قربان ہونے والے ہر مسیحائے اسلام، کل اولیاء اللہ پر ہند کے سلطان ہندالولی حضرت

خواجہ معین الدین حسن چشتی وسنجری رحمتہ اللہ علیہ پر لاکھوں کروڑوں درود وسلام چار پیر چودہ خانوادے اہل تخت نشین اولیاء اللہ وعلمائے دین ائمائے کرام پر۔

معزز قارئین کرام! آپ سب کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اولیا اللہ کے نہایت رحم و کرم کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس رسالہ مکمل سوانح حیات مخدوم کائنات حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ معہ برادران وجد امجد کی شروع کروں سو میرے پیارے سنّی اسلامی بھائیو! رسالہ کو سمجھنے کے لئے پہلے اس کی تعریف ضرور جاننا چاہئے کہ یہ کیا ہے' کیوں ہے' کدھر سے ہے' کس سے ہے' اس لئے اب آپ تعارف رسالہ کو حرف بہ حرف غور کرتے ہوئے آگے بڑھیں تو آپ کو مکمل رسالہ آسانی سے سمجھ میں آجائے گا۔

میں تو اس قابل نہیں کہ اللہ کے ولیوں کی شان کو قلمبند کروں چونکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ اولیا میری قباء میں چھپے ہوتے ہیں جسے میرے سوا کوئی اور نہیں جانتا سو قارئین کرام میں ادنیٰ سا بندہ کیا کرسکوں گا اولیاء کی شان بیان' پس میں تو شکر گذار بندہ ہونا چاہتا ہوں کہ صراط مستقیم کی راہ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام اور صحابہ کرام سے تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ کرام اولیائے اللہ سے ہندوستان کے کفرستان میں ایمان کی خوشبو اور روشنائی موجود ہے۔

ولی کیا ہوتا ہے یہ آگے کے صفحات پر انشاء اللہ تحریر ہوگا' بفضل ربی مجھے ایسا موقع ملا کہ اپنے خیالات کو ایک کتاب کی شکل دوں اور کچھ نصیحت حاصل کرنے کے قابل اسے بنادوں' سو اول میں شکر گزار ہوں اس عظیم ترین ہستی کا جس نے یہ موقع مجھے دے کر ادنیٰ کو اعلیٰ بنادیا وہ ہیں پیر طریقت رہبر شریعت نور المشائخ عظیم البرکات' سید السادات'

محبّ اولیاء سخی دلبر سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ حفیظ اللہ حسینی مدظلہ العالی سجادہ نشیں ومتولی بارگاہ عالیہ مخدوم کائنات حضرت سید احمد قتال حسینیؒ قتال اولیاء ماں سیدہ عائشہ بی بی صاحبہؒ، موضع کولم پلی شریف، منڈل وضلع نارائن پیٹ تلنگانہ اسٹیٹ۔آپ حضرت قبلہ نے میری ہمت افزائی کی اور آپ حضرت کی رہبری میں یہ رسالہ مکمل سوانح حیات کی شکل میں آپ حضرات کے سامنے حاضر ہے۔

میں ایک اور مرتبہ حضرت قبلہ سجادہ نشیں بارگاہ عالیہ کا شکرادا کرتا ہوں کہ مجھ حقیر بندے کو اس قابل جان کر کہ میں اس رسالہ کی تصنیف وتالیف کرسکتا ہوں سو مجھے دعائے خیر فرما کر قابل بنادیا ورنہ میں ایک ادنیٰ غلام ہوں مجھ میں ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے!

معزز قارئین کرام! میرے سنی اسلامی بھائیو! آج کے اس دور میں کئی ایسے فرقے ہوگئے ہیں جو اولیاء اللہ کے منکر ہیں اور اولیاء کی شان میں گستاخیاں بھی کرتے ہیں، نعوذ باللہ! ایسے لوگوں سے بچنے کی اور ان کو دور بھگانے کی توفیق وقوت پاک پروردگار ہم سب کو عطا فرمائے۔آمین!

حدیث قدسی: من عادی لی ولیا فقداذنته للحرب.

یعنی: اللہ پاک کا فرمان ہے کہ جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اس کے ساتھ جنگ کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

اللہ اکبر کبیرا اسے تو ظاہر یہ ہوا کہ اولیاء اللہ سے دشمنی خود اللہ پاک سے دشمنی کرنا یہ کام تو کوئی جاہل اور گنوار ہی کرے جس کو خوف خدا نہ ہو وہ مردود ہے منکر ہے اور اس حدیث مبارک سے ایک حکایت بھی ملتی ہے وہ یہ کہ جو اولیاء اللہ سے دشمنی کرے گا میں اس کے ساتھ جنگ کرنے کی قسم کھاتا ہوں، اعلان کرتا ہوں، سو جو اولیا کا منکر ہے وہ اللہ

پاک کا منکر ہے اور جو اللہ پاک کا منکر ہے وہ ہمارا بھی منکر ہے اور ہم کو بھی اس کے ساتھ جنگ کرنی ہوگی ایسے غلط عقائد رکھنے والے سے دوری اختیار کرنا ہوگا بہتر ہے کہ اس کی صحبت سے بچیں اور دوسروں کو بھی آگاہ کریں۔ جزاک اللہ خیر!

کیا ہندو کیا مسلمان ہر مذہب کا یہ عقیدہ ہے کہ ولی ہمارے مددگار ہیں لیکن اسلام کی شرعی بنیاد کچھ اور کہتی ہے کہ دینے والا اللہ رب العالمین ہے بس دلانے والا ایک ذریعہ چاہئے یہ ذریعہ کہیں خود کے سلوک و دعائے عجز وانکساری سے مقاصد کو برلاتا ہے تو کہیں نسبت سے برلاتا ہے اور کہیں محبت سے کہیں حکمت تو کہیں حکومت تو کہیں آزمائش اس طرح کہیں نہ کہیں ہر جگہ کچھ نہ کچھ ضرور ذریعہ کی شکل نظر آتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دیتا تو اللہ پاک ہی ہے مگر بنا کسی وسیلے کے یعنی ذریعہ کے کسی کو کچھ نہیں ملتا۔ اس حقیقت سے کوئی بھی اپنا رخ پھیر نہیں سکتا کہ جب ہم کو کچھ ضرورت آن پڑی تو کسی نے ہماری مدد کی یا ہم نے ان سے مدد طلب کی اور وہ ہمارے مدد پر اترے، ہماری مدد کئے سو اس شخص کا احسان ہم پر بھاری ہو گیا لازم ہے کہ ہم اس وقت مدد یاد کرتے ہیں سو اللہ اور بندے کے درمیان مددگاری کا وسیلہ ثابت ہے اس کا مطلب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کل اولیا ہمارے مددگار ضرور ہیں اس کا اور کچھ خلاصہ انشاء اللہ آگے کے صفحات میں ہوگا۔ قارئین حضرات! موضع کولم پلی شریف، منڈل وضلع نارائن پیٹ پر واقع جلوہ افروز ایک اللہ کے ولی جو اہل بیت سے ہیں، اپنی کم سنی کی عمر ہی میں اس عالم فانی سے حق کی طرف رجوع ہوئے، عالم بقا میں قیام فرما ہوئے، آپ مخدوم کائنات حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے چند کرامات حیات اور بعد حیات کے بیان کرتے ہوئے آپ کی ولادت سوانح عمری اور مکمل حالات و شجرہ طریقت و حقیقت کسبی و

نسبی پیش کیا جارہا ہے تاکہ عقیدت مند حضرات کو یہ علم ہو جائے کہ آپ کیا تھے اور کہاں سے آئے اور کیوں آئے' آپ کے اجداد کرام کون تھے اور ان حضرات کے حالات کیا تھے' یہ جاننا ضروری ہے کہ اولیاء کے دربار میں کیسے حاضری دی جائے' یہ بات اولیاء اللہ کی سوانح حیات کی مثالوں سے اور ان کے طور طریقوں سے بیان ہو تو ہمارے علم میں بے شک اضافہ ہوگا اور ہم کو ایک صحیح راستہ نصیب ہوگا۔ یہ جان کر میں خاکسار حضرت قبلہ سجادہ نشیں بارگاہ عالیہ قتالیہ کی سرپرستی میں یہ رسالہ حضرت مخدوم کائنات مکمل سوانح حیات پیش کرر ہا ہوں امید ہے اس رسالہ کے مطالعے سے معتقدین اولیاء کو کچھ نہ کچھ علم وفیض حاصل ضرور ہوگا اور آپ حضرات میری ہمت افزائی کرتے ہوئے مجھے آگے بڑھائیں گے۔ اللہ پاک ہم سب کی جائز تمنائیں پوری کرے اور ہم سب کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھے اور اللہ کے ولیوں کی محبت اور خدمت کرنے کا موقع نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

دعا گو

مصنف رسالہ

شیخ محمد احمد کمالی شاہ تجلی البیابانی رفاعی القادری' کوتہ کوٹہ

نوٹ

اس رسالہ سوانح حیات حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ میں آپ حضرتؒ کے مشہور ومعروف واقعات وکرامات ہی لکھے جارہے ہیں۔آپ حضرت مخدوم کائنات کی سوانح حیات آج تک کسی سے لکھی نہیں گئی ہاں مگر مختصر سرسری کتابیں لکھی گئی ہیں۔ان سرسری رسالوں کے ذریعہ اور عوام الناس میں مشہور حالات کو اکٹھا کرکے یہ رسالہ مکمل سوانح حیات تحریر کیا جارہا ہے۔اس میں سے کچھ حالات شواہد کے بغیر بیان ہوئے ہیں، دراصل سجادگان عالیہ بارگاہ قتالیہ موضع کولم پلی سے ہوتے ہوئے جو حالات بیان میں آئے انھیں حالات کو یہاں درج کیا جارہا ہے نیز ''واقعات مملکت بیجاپور'' (حصہ دوم) کے چیدہ چیدہ صفحات اور رسالہ ''روح تصوف'' اور دیگر کتب کے چند اقتباسات کے علاوہ اور کچھ نہیں اگر اس رسالے سے کسی کو بھی کچھ ناراضگی یا اختلاف محسوس ہوتو ادباً گذارش ہے کہ معاف فرمائیں اگر کسی کو حضرت مخدوم کے حالات وحیات کا کچھ علم ہوتو موجودہ سجادہ صاحب حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ سے براہ راست ربطہ کرسکتے ہیں! واللہ اعلم بالصواب۔ فقط

دعا گو

مصنف رسالہ

شیخ محمد احمد کمالی شاہ تجلی البیابانی رفاعی القادری، کوتہ کوٹہ

تعارف ولی

الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

اولیائی تحت قبائی الا لی یعرفھم

ترجمہ: بیشک جو اللہ کے دوست ہوتے ہیں انہیں نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ ہی وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔

اللہ کے ولی اللہ پاک کی قبا یعنی دائرے میں چھپے ہوتے ہیں وہ لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مطلب نہیں رکھتے اور ہر حال میں ذات باری تعالیٰ سے راضی ہوتے ہیں۔

ولی کے لغوی معنی دوست کے ہیں اور دوست ہمدرد و ہمرکاب و ہمنشیں کو کہتے ہیں اور شرعی معنی قابل مقام قائم مقام کے ہیں۔ جب کسی کو ولی قائم کیا جاتا ہے تو اس کی اطاعت اور پیروی ہم پر یعنی جن پر قائم کئے گئے ان پر لازم اور واجب ہوتی ہے۔ انسانی قانون کے تحت ولی کی اتباع اور اطاعت ثابت ہے تو ظاہر ہوا کہ ولی قابل ادب واحترام کا نام ہے۔ ولی کے معنی تو سمجھ میں آگئے اب ولایت اور دوستی کا فرق بھی جاننا ضروری ہے۔ دوستی کے فرائض اور حقوق بھی جاننا ضروری ہے۔ دنیاوی دستور کے مطابق انسان

انگنت رشتے ناطوں اور مقام ومرتبت پر فائز ہے۔ مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، شوہر، استاد، شاگرد، الغرض اور بہت سے رشتے نکلتے ہیں لیکن یہاں صرف چند ہی بتائے جارہے ہیں تاکہ بات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ رشتہ چاہے خونی ہو غیر خونی رشتہ ہی کہلاتا ہے پر ان تمام رشتوں میں افضل درجہ صرف دوستی کا ہے یہ مقام کسی کو بھی کبھی بھی حاصل ہوسکتا ہے الغرض دوستی کا مقام اعلیٰ ہے۔

دوست چاہے اچھا ہو یا برا دوست ہی ہوتا ہے۔ بھلائی اور برائی یہ تو انسانی ذہن کا فعل ہے دوستی کا نہیں دوستی تو صرف اپنے دوست کی رضامندی چاہتی ہے اور دوست کی خوشی کے لئے اپنی خوشیوں کو اور اپنی جان کو قربان کرتی ہے یہی سچی دوستی ہے جو اس کے خلاف ہے وہ دوستی نہیں بلکہ مطلب پرستی ہے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ دنیاوی دوستی تھی اب دینی اور حقیقی دوستی کو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ جو اپنے رب کی پہچان کے لئے اپنے نفس اور اپنی جان کو کیسے فدا کرتا ہے دیکھو چونکہ رب تعالیٰ کی دوستی حاصل کرنا کوئی کھیل نہیں ظاہر ہے کہ کسی سیاسی حکمران وقت کے فانی عہدہ داروں سے دوستی کرنا ہی دشوار ہے اس کے لئے کئی مصیبتیں جھیلنی پڑیں گی بتانے کی ضرورت نہیں یہ تو صاف ظاہر ہے سو سارے عالم کے پروردگار کی دوستی اتنی آسانی سے کیسے حاصل ہوگی۔ اسکے لئے ان اللہ کے ولیوں نے کتنے ستم برداشت کر کے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھا کر اس عظیم مرتبے کو پہنچے ہوں گے، بے شک اللہ کے ولیوں کی شان اللہ ہی بہتر جانے۔ اللہ رب العزت کو ہر لمحہ اپنے بندوں کی فکر ہوتی ہے پر بندہ ہے کہ اس بات سے بے خبر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورہ فاطر آیت نمبر ۳۲، **فمنهم ظالم انفسه قل الحمدالله وسلام على عباده الذين الصطفى.**

یعنی: ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے تم کہو کہ سب خوبیاں اللہ پاک کو اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر۔ سبحان اللہ الحمدللہ اللہ پاک نے اپنے بندوں کی ہر حال میں رہبری کی اور ان کو ان کی محنت کا پھل دیا مقام و مرتبہ سے نوازا یہ باری تعالیٰ کی نہایت مہربانی و شان ہے، یہاں دوستی کا ہاتھ ہر کوئی بڑھاتا ہے پر اللہ پاک اپنے دوستوں کو چن لیتا ہے۔ ہر کوئی ولی نہیں کہلاتا بلکہ ولی تو وہ ہوتا ہے جس کا بول بالا اور پہچان رب تعالیٰ کی جانب سے ہو وہ جسے چاہے ولی بنادے جسے چاہے اعلیٰ مقام نواز دے۔ اور تاج ولایت ان کے سروں پر پہنا دے اور اپنے ولی کی شان میں کہتا ہے! حدیث قدسی ہے:

یعنی: بندہ عبادت کے ذریعہ مجھ سے اتنا قریب ہوتا ہے کہ:

میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ میرے ساتھ سنتا ہے

میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں وہ میرے ساتھ دیکھتا ہے

میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ میرے ساتھ پکڑتا ہے

گویا ولی اللہ کی عظمت بہت بلند ہے جس کی پہچان بہت مشکل ہے۔ یہ عام نظروں کی بات نہیں خواص الخواص ہونا یعنی مقبول خداوندی ہونا ضروری ہے۔ اولیاء کی پہچان کے لئے پہلے ان کی اقسام کو جاننا ضروری ہے۔ میرے سنی اسلامی بھائیو! اس رسالہ میں جو کچھ بھی پیش کیا جا رہا ہے قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہی لکھا گیا ہے اپنی ذاتی یا کسی اور کی کاپی کچھ نہیں ہر بات پیش کرنے سے پہلے دلیل ضرور پیش کی جاتی ہے اور اسی بات پر آگے کی بات لکھی جا رہی ہے۔

☆☆☆

اقسام اولیاء اللہ

معزز قارئین کرام! اب یہ بات تو ظاہر ہو چکی کہ ولی کے معنی کیا ہیں۔ شرعی ولی اور دوست اور اللہ کے ولی یہ سب الگ الگ ہی ہوئے۔ سو ہمارا عنوان اللہ کے ولیوں پر ہے۔ اولیاء اللہ کی عظمت، شان اور فضائل ہی اس کتاب کی اصل ہے اس لئے اب اللہ والوں میں اقسام کیا ہیں جانتے ہیں، حضرات یہ اقسام میں نے نہیں بنائے بلکہ مجھ سے پہلے حق کی جانب سے یہ اعلان ہو چکا ہے۔ ہمارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب رسول اور تابعین، تبع تابعین، ائمائے کرام اس بات کی دلیلیں پیش کرتے آئے ہیں۔ ہر نبی کے دور میں کہیں نہ کہیں اولیاء اللہ کا تذکرہ ضرور نظر آتا ہے۔ پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے دور میں حضرت خضر علیہ السلام مشہور ہیں اور بھی اولیاء ہیں پر ان کے نام سننے میں نہیں آئے اور ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سچے عاشق رسول وہ بھی ایسے عاشق کہ بنا دیکھے آپ حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور بے پناہ محبت آقائے دو جہاں سے کیا کرتے تھے آپ کی عظمت کا بیان کرنا شروع کیا جائے تو خاتمہ ناممکن ہے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے آپ کا نام حضرت اویس قرنی ظاہر ہوا

ہے۔ بے شک اللہ کے ولی کی پہچان اور عظمت اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

اولیاء اللہ میں دو اقسام ہیں اول مادرزاد ولی ہونا' دوم دنیا میں آنے کے بعد ولی ہونا۔

مادرزاد ولی میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ بہت مشہور ہیں۔ یہ وہ ولی ہیں کہ جن کے پیدا ہونے سے کئی سال پہلے ہی حضرت خواجہ سید جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ عالم استغراق میں مشغول تھے کہ غیب سے ایک آواز آئی' باری تعالیٰ کی جانب سے یہ اعلان ہوا کہ دو سو سال بعد میرا ایک ولی بغداد میں اپنی درسگاہ کے منبر پر کھڑے ہوکر یہ اعلان کرے گا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے سو آپ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی وقت اپنی گردن جھکا دی اور کہا میری بھی گردن پر ہے۔ سبحان اللہ! قربان جاؤں حضرت جنید بغدادیؒ کی ادا پر کہ آپ کے بعد آنے والی پیڑھی کے بزرگ کی آپ نے اتنی تعظیم کی کہ موجودہ حالات میں دیکھ کر بھی کوئی اتنا احترام نہ کر پائے لہٰذا دوستو اولیاء اللہ کی ہر بات ہمارے لئے ایک نصیحت ہے' مشعل راہ ہے۔ میرے پیارے دوستو! اللہ کے ولیوں میں جس طرح دو اقسام ثابت ہیں اسی طرح ان کے کمالات یعنی صفات ظاہری بھی موجود ہیں اور مرتبہ و مقام بھی موجود ہے۔

☆☆☆

صفات ظاہری اولیاء

جلالی' جمالی' کمالی' مجذوب

جلالی: یعنی غصہ کی کیفیت'

جمالی: یعنی شفقت وصبر وتحمل ومحبت بھری نظر کی کیفیت اور

کمالی: ان دونوں صفات جلالی اور جمالی کو اپنے اندر پانا یا پھر ان سب سے اکمل ہونا اور مجذوب سالک وہ ہے جو دنیاوی معاملات سے بالکل بے نیاز رہتا اور اپنے مقام کو چھپا کر عام انسان کی طرح رہتا ہے اور بعض اولیاء دیوانوں کی شکل میں بھی پائے گئے ہیں۔ دراصل انہیں مجذوب سالک کہتے ہیں جو دنیاداری سے مطلب نہیں رکھتے' بہ ظاہر پاگل دیوانہ اور بعض مئے نوش نظر آتے ہیں پر اصل میں وہ حق کے پیارے اللہ پاک کے دوست برگزیدہ بزرگ بندے ہوتے ہیں' صفت ظاہری سے وہ اپنے ولی ہونے کو چھپاتے ہیں۔ انسانی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں مخلوق کی نظر انہیں دیکھ تو سکتی ہے پر پہچان نہیں پاتی کہ یہ ولی ہے۔

اس طرح اللہ کے ولی ہر روپ میں رہتے ہیں جنہیں پہچاننا عام انسانوں کے بس کی بات نہیں اس لئے دوستو کسی کو برا کہنے سے پہلے اپنی طرف دیکھ لیں اور یاد رہے خاص کر کسی ولی کے نام پر برا بھلا نہ کہیں!

قطب اور ابدال

اب تک ولی اور اقسام ولی اور صفات ولی جان چکے' اب مرتبہ ومقام اولیاء اللہ کو جانئے!

روض الریاحسین مصری صفحہ نمبر ۱۰ میں حضرت خضر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں' آپ فرماتے ہیں کہ:

یعنی تین سو اولیاء ہیں اور ستر نجباء ہیں اور چالیس اوتاد اور دس نقباء اور سات عرفاء ہیں اور تین مختار ہیں اور ایک ان سب پر غوث مقرر ہے۔

ان اولیاء اللہ کو مامور من اللہ کہتے ہیں' یعنی حق تعالیٰ کا نظام یعنی کائنات کا نظام چلانے والی باطنی فوج جس کے متعلق سرور کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' علامہ شیخ عبدالباقی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں جس کا یہاں صرف ترجمہ لکھا جارہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں تین سو اولیاء ہیں اور ان کے دل حضرت آدم علیہ السلام پر ہیں اور چالیس کے دل حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہیں اور سات کے دل حضرت ابراھیم علیہ السلام پر ہیں اور پانچ کے دل حضرت جبرئیل علیہ السلام پر ہیں اور تین کے دل حضرت میکائیل علیہ السلام

پر ہیں اور ایک کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام پر ہے۔ جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو تین میں سے کوئی ایک قائم مقام اس فوت شدہ ولی کے کیا جاتا ہے تین میں سے کوئی فوت ہو جائے تو پانچ میں سے اور پانچ میں سے کوئی فوت ہو جائے تو سات میں سے اور سات میں سے کوئی فوت ہو جائے تو چالیس میں سے اور چالیس میں سے کوئی فوت ہو جائے تو تین سو میں سے اور تین سو میں سے کوئی فوت ہو جائے تو عوام سے لے کر اس کے قائم مقام کیا جاتا ہے اس طرح یہ باطنی نظام مقرر ہے اور انہیں مامور من اللہ بھی کہتے ہیں۔ انہیں اولیاء اللہ سے حیات اور موت اور بارش کا برسنا اور جھاڑ پیڑ کا اگنا، ہریالی اناج وغیرہ کی فصلیں ہونا اور بلاؤں کا دفع ہونا اس امت کا مقرر ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دینے والی ذات اللہ پاک کی ہے مگر دینے کا ایک نظام مقرر ہے جو اللہ کے دوست اولیاء اللہ چلاتے ہیں اور جو یہ نظام چلاتے ہیں انہیں ابدال و وتاد وقطب وغوث کے نام سے بلاتے ہیں۔ جو اولیاء بلاؤں کو ٹالتے ہیں اور رزق روزی کشادہ و حیر کرے انہیں ابدال واوتاد کہتے ہیں اور جو اولیاء اللہ مردوں میں مردہ دلوں میں جان بخشے یعنی حیات عطا کرے سوکھے پیڑوں کو سرسبز کرے انہیں قطب وغوث اور قطب المدار کہتے ہیں اور جو بندوں پر رحمت ہی رحمت برسائے انہیں مختار ومخدوم کائنات کہتے ہیں، لہٰذا میرے عزیز سنّی بھائیو! اب آپ پر ان دلائل سے صاف ظاہر ہو چکا کہ ولی اور نبی مددگار ضرور ہیں اور مانگنے والے کی مدد ضرور کرتے ہیں۔ بلاؤں کو ضرور ٹالتے ہیں، دینے والی ذات اللہ کی مگر دلانے والا ہاتھ پیر ولی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ضروری ہے۔ وسیلہ ضرور لازم ہے، نسبت کے وسیلے کے بغیر دعا میں اثر نہیں

رہتا وہ کبھی کامیاب نہیں جن کے دعاؤں میں وسیلہ نہیں۔ میں یہ بات اس لئے کہتا ہوں کہ آج کے اس دور میں دیگر کئی جماعتیں اور فرقے ایسے ہوگئے ہیں کہ بھولے بھالے معصوم اسلامی بھائیوں کو اپنے زہریلے پنجے سے وار کر کے اپنے جال میں پھانس رہے ہیں۔ الغرض متفرق کئی فرقے ہیں مگر یاد رہے کہ ایک ہی طبقہ ایسا ہے جو جنت کا حقدار ہے اور وہ ہے اہلسنت والجماعت جو حدیث اور قرآن کے مطابق اللہ اور اس کے رسول کے احکام عمل میں لاتا ہے' صحابیؓ اور تابعین اور تبع تابعین' ائمہ کرام و اولیائے کرام و علماء کی اتباع پر ہے' یہ سچ ہے قارئین حضرات یہ رسالہ جن اولیاء کی شان میں لکھا جا رہا ہے وہ ولی کامل مخدوم کائنات کے لقب و مرتبہ سے نوازے گئے ہیں' آپ مادرزاد ولی ہیں۔ سن صغیر سے ہی آپ نے اپنے کرامات سے اس عالم فانی کو فیض بخشے ہیں۔ تاریخی مقامات میں موضع کولم پلی کو فخر عطا کیا ہے۔ 548 سال سے یہ فیض آپؒ کے دربار میں آج بھی جاری ہے۔

حضرت مخدوم کائناتؒ کا نسب نامہ

سلام بہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور درود پیارے آقا سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؐ کی آل پر اولاد پر ازواج مطہرات پر' اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چار پیر' چودہ خانوادے پر کل اولیاء و انبیاء پر۔

(۱) حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) بن حضرت سید شاہ نور عالم حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) بن حضرت سید شاہ جلال الدین محمد المقلب شاہ چندا حسینی رحمۃ اللہ علیہ گوگی شریف کرناٹک

(۴) بن حضرت سید شاہ علی جہاں شیر حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) بن حضرت سید شاہ خضر حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) بن حضرت سید شاہ محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) بن حضرت سید شاہ احمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) بن حضرت سید شاہ یحییٰ حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) بن حضرت سید شاہ زید حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) بن حضرت سید شاہ حسین حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) بن حضرت سید شاہ سراج الدین حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) بن حضرت سید شاہ شرف الدین حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) بن حضرت سید شاہ زین الدین حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) بن حضرت سید شاہ حسین حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) بن حضرت سید شاہ محمد عبداللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) بن حضرت سید شاہ محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) بن حضرت سید شاہ عبدالعزیز حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) بن حضرت سید شاہ یحییٰ حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) بن حضرت سید شاہ حسین حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) بن حضرت سید شاہ حسن حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) بن حضرت سید شاہ حسین اصغر حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) بن حضرت سید شاہ علی اصغر حسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) بن حضرت سید شاہ زید مظلوم رضی اللہ عنہ

(۲۴) بن حضرت سید شاہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۲۵) بن حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

(۲۶) بن حضرت امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ

یہ حضرت مخدوم کائنات کا خاندانی نسب نامہ ہے۔ حضرت کی تاریخ ولادت اور صحیح عمر شریف میں اختلاف ہے اس لئے حقیقت کی طرف رجوع ہوتے ہوئے سن صغیر لکھا جا رہا ہے کیونکہ آپ حضرت مخدوم کائنات کم عمری میں ہی دستار خلافت پہن کر تبلیغ اسلام کے فرائض انجام دینے ترک وطن فرمائے ہیں۔

حضرت کا نسب نامہ شجرۂ طریقت چشتیہ عالیہ ہے۔ جو چند واسطوں سے حضرت مخدوم سیدنا اشرف جہانگیر سمنانی چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوتے ہوئے سلطان ہند خواجگان چشت حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن چشتی رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے اور آپ سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اور آپ سے حضرت امام عالی امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ سے حضور سرور انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ اس طرح آپ حضرت مخدوم کائنات خاندانی حسینی سادات سے ہیں۔ آپ کا مکمل شجرہ طریقت آگے کے صفحات پر درج کیا جائے گا۔ آپ حضرت کے دادا حضرت شاہ چندا حسینیؒ کو دو طرفہ خلافت حاصل تھی، سو آپ کے دونوں شجرے آگے صفحات پر درج ہوں گے۔

آپؒ کے آباء واجداد

آپ حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان میں جدھر دیکھو ولی ہی ولی نظر آتے ہیں یوں کہو کہ آپ کا خاندان ولایت کا سمندر ہے۔آپ کے والد ماجد حضرت سید شاہ نور عالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ آفتاب ولایت' سخاوت کے سمندر' علم کے دھنی' عدل وانصاف کے پیکر گزرے ہیں اور آپ کے دادا حضرت ماشاء اللہ سبحان اللہ جن کے نام سے مردہ دلوں میں جان آجاتی ہے۔جن کی ولادت پر فرشتے آسمان پر جشن مناتے ہیں اور جن کی ولادت اور جشن ولادت کی گواہی سلطان دکن قطب الاولیاء خواجۂ خواجگان چشت حضرت سید محمد محمد الحسینی بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ گلبرگہ شریف فرمائے وہ ہیں آپ حضرت کے دادا حضرت تاجدار ولایت قمر الارض سید شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ گوگی شریف۔آپ حضرت شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت اور ولایت دونوں بھی ہند کے اولیائے اکابر میں سرفہرست لکھی جاتی ہے۔حضرت شاہ چنداؒ کی نسل سے نسل در نسل ولایت کے پھول ہی کھلے۔آپ حضرت کو شاہ چندا کا خطاب حضرت خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ سے عطا ہوا' آپ حضرت کا اسم گرامی حضرت سید شاہ جلال الدین محمد الملقب بہ شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ ہے۔

اس طرح حضرت مخدوم کائناتؒ کے خاندانی اجداد میں مشہور ومعروف اولیاء ہیں اور آپ حضرت تو مادرزاد ولی ہیں۔

ولادت و تعلیم و تربیت

آپ حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے سن ولادت و تاریخ ولادت میں اختلاف ہے اس لئے تاریخ ولادت نہیں لکھی جارہی ہے۔

آپ حضرت کے والد محترم حضرت سید شاہ نور عالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی فاطمہ رحمتہ اللہ علیہا ہیں جو حضرت شیخ سراج الدین جنیدی رحمتہ اللہ علیہ شیخ (گلبرگہ شریف) کی دختر نیک اختر ہیں۔ جب آپ حضرت مخدوم کائنات قابل تحصیل علم کی عمر میں آچکے تو آپ کے والد بزرگوار نے گوگی شریف کے ایک مشہور استاد کی زیرنگرانی آپ کو مدرسہ میں شریک کیا۔آپ حضرت کے سلوک وادب کا ہر کوئی عاشق تھا خود آپ کے استاد محترم آپ کی ادب دانی وسلوک حسن اخلاق سے بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ مدرسہ میں آپ زیادہ دن رہ نہ پائے۔آپ کی ایک کرامت کا عجب حال دیکھ کر آپ کے استاد محترم حیران و دنگ رہ گئے' وہ واقعہ اب آپ قارئین حضرات بھی ملاحظہ فرمائیں:

کمسنی میں ہی کرامت پیش آنا

حضرت مخدوم کائنات کی تعلیم جب مدرسہ میں جاری تھی ایک روز کا واقعہ یوں نقل کیا جاتا ہے کہ آپ کے استاد محترم نے سالن میں لیموں ڈالنے کی غرض سے آپ کو بلا کر کہا میاں مدرسہ کے احاطہ میں موجود لیموں کے درخت سے کچھ لیموں لائیے تو آپ حضرت فوری استاد کا حکم بجالانے لیموں کے درخت کے پاس چلے گئے اور کچھ دیر بعد اپنے جبہ مبارک کے دامن میں کچھ لیموں لے کر استاد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے' پھر استاد صاحب آپ کے دامن میں بھرے لیمو دیکھ کر کہنے لگے' میاں آپ اتنے لیموں کیوں توڑ لائے مجھے تو بس چند لیموؤں کی ضرورت تھی باقی سب یوں رکھنے پر خراب ہوں گے۔ جب آپ نے اپنے استاد سے ایسے کلمات سنے تو آپ نے فرمایا حضرت آپ کو جتنے لیموں چاہئیں لے لیجئے باقی بچے لیموؤں کے لئے آپ پریشان نہ ہوں میں یہ لیموں درخت کو واپس کردوں گا۔ آپ کی زبان مبارک سے کلمات سن کر استاد حیران ہوئے اور آزمانے کے لئے آپ کے دامن سے کچھ لیموں اٹھالئے اور بولے بس اتنے کافی ہیں باقی سب درخت کو واپس کردو سو آپ حضرت باقی بچے ہوئے لیموں لے کر درخت کی طرف چلے۔ آپ کے پیچھے آپ کے استاد بھی تشریف لائے آپ حضرت

مخدوم کائنات درخت کے پاس پہنچے اور اپنے دامن سے لیموں نیچے رکھ دئے اور لیموں سے فرمائے کہ اے لیموں تم سب اپنے اپنے مقام پر واپس جاؤ۔ اتنا کہنا تھا کہ قدرت الٰہی کا عجب کرشمہ کیا دیکھتے ہیں کہ سارے لیموں ایک ایک کر کے اپنے اپنے مقام پر جا لگے بالکل ایسے جیسے انھیں کبھی توڑا ہی نہیں گیا۔ سبحان اللہ! الحمد للہ! قارئین کرام! جو کم سنی میں اتنی قوت غائبانہ وقدرت کاملہ کی مدد رکھتا ہو اس کے اوصاف کا گننا یا بیان کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔

آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر آپ کے استاد محترم حیران و ششدر رہ گئے' آپ کی کرامت کا آپ کے استاد پر ایسا اثر ہوا کہ وہ مست ومسحور ہو کر آپ کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے آپ کے مکان کی طرف چلنے لگے جب آپ کے والد بزرگوار نے یہ منظر دیکھا تو حیران رہ گئے کہ آپ کے استاد آپ کو اپنے کندھوں پر لئے آرہے ہیں۔ آپ کو آپ کے اساد نے بڑے ادب واحترام کے ساتھ آپ کے والد بزرگوار کے سامنے پیش کیا اور کہنے لگے حضور والا جو خود مختار علم ہو اسے استاد کی کیا ضرورت' مجھ میں اتنی قابلیت نہیں کہ میں آپ کے فرزند کو تعلیم وتربیت دے سکوں' لہٰذا آپ سے رخصت کی اجازت چاہتا ہوں' اتنا کہہ کر آپ کے استاد وہاں سے چل دئے۔ آپ کے پدر بزرگوار اپنے کشف سے سارا ماجرا جان گئے۔ یہ آپ حضرت کی پہلی کرامت تھی جسے دیکھ کر آپ کے والد بزرگوار خود آپ کے استاد بنے' اس طرح آپ اپنے پدر بزرگوار کی نگرانی میں ہی علم ظاہری اور باطنی کی منازل طئے فرمائے۔

خرقہ خلافت وترک وطن

سن صغیر میں ہی حضرت مخدوم کائنات علم و ادب کی ایسی منازل طۓ فرمانے لگے جسے دیکھ کر آپ کے پدر بزرگوار کو اطمینان قلب ہوا کہ میرا یہ فرزند اکمل درجہ کو پہنچ گیا ہے۔ لہٰذا اب اس کو اپنے فرض سے آگاہ کرنا ہوگا' یہ سوچ کر آپ حضرت سید شاہ نور عالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے فرزند سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کو خرقۂ خلافت فاخرہ عالیہ چشتیہ کا تاج پہنایا۔ اس کمسنی اور نوعمری میں آپ میں وہ کمال موجود تھا جو بڑے سے بڑے جلیل القدر اولیاء میں ہونا مشکل ہے۔ آپ کے زہد و تقویٰ اور ریاضتوں کی محنت سے آپ کو شاہ قتال کا خطاب عطا ہوا۔ شاہ قتال یعنی نفس کی خواہشات پر قابو پانے والا۔ اپنے نفس کو اپنے اردوں کے مطابق چلانے والا۔ اس طرح آپ حضرت سید احمد حسینی سے سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ مشہور ہونے لگے۔ اس دور کے اولیاء اللہ اور عام انسان بھی جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ کو دیکھ کر کہتے تھے کہ سبحان اللہ! حضرت شاہ قتال کو دیکھ کر قمر الارض حضرت سید شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ یاد آتے ہیں۔ ماشاء اللہ! آپ بالکل ہو بہو اپنے دادا حضرت کی طرح نظر آتے تھے اور آپ میں اپنے دادا حضرت کی تمام خوبیاں بھی موجود تھیں۔

بے شک قطب وقت کا خون قطب وقت ہی ہوگا۔ الحمد للہ ایسا ہی ہوا کہ آپ

حضرت مخدوم کائنات مشہور ہوئے۔ جب آپ کو خلافت کا تاج پہنایا گیا آپ کے پدر بزرگوار آپ سے فرمانے لگے کہ اۓ میرے نورِنظر اب وقت وداع آتا ہے کیوں کہ تم تو اس قابل ہو گئے کہ اپنے کمال سے عوام کو دین کی طرف راغب کر سکو اور یہ جان لو کہ دین اسلام کی تبلیغ ہمارے خاندان کا وراثتی دستور ہے۔ جس کو نبھاتے ہوئے ہمارے خاندانی اجداد یہاں تک آ پہنچے اور اب اس فرض کو انجام دیتے ہوئے اسے یہاں سے دنیا میں چاروں طرف لے جانا تم لوگوں کا فرض ہے اس لئے میں تمہیں اپنے فرض سے آگاہ کرتا ہوں اور تم کو اس پروردگار کے حوالے کرتا ہوں جاؤ اور اپنا فرض پورا کرو۔

سبحان اللہ! اللہ کے اولیاء کی شان و عظمت اللہ ہی جانے۔

پھر آپ اپنے والد بزرگوار کی دعاؤں کا تحفہ ساتھ میں لے کر وطن سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے بڑے بھائی حضرت سید شاہ جلال حسینی ڈونگری شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کی چھوٹی بہن جو شیر خوار تھیں، حضرت سیدہ بی بی عائشہ تھیں جن سے آپ کو بہت محبت تھی، اپنی بہن کو چھوڑ کر جانا نہیں چاہتے تھے۔ والدین کی اجازت سے یہ دو چندا کے تارے اپنی روشنی سے جگ میں توحید کا اجالا پھیلانے کو کمر باندھے۔ قدم بہ قدم منزل در منزل دین محمدؐ کی روشنی پھیلاتے ہوئے کئی مشرکین کو اسلام جیسے پاک مذہب کے پیالے پلاتے ہوئے کئی بے کسوں کا آسرا ہوتے ہوئے دردمندوں کی دوا کرتے ہوئے خاک دکن کو اپنے قدم مبارک کا فیض بخشے۔ آخر کار دونوں حضرات اپنی ہمشیرہ کے ساتھ دھنواڑا نامی دیہات کو پہنچے۔

آپؒ کی قیامگاہ موضع کولم پلی

دوران سفر حضرت مخدوم کائنات اُس وقت کے ضلع محبوبنگر ملکتھل تعلقہ دھنواڑا منڈل میں تشریف فرما ہوئے اور وہاں آکر آپ لوگوں کو کچھ تھکن سی معلوم ہوئی اور رات کا اندھیرا ابھی پھیل چکا تھا سو آپ حضرات نے رات کو وہیں اپنی قیام گاہ بنالی اور صبح سویرے اٹھ کر اپنا سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ پھر آپ حضرات کی نظر وہاں کے پرانے قلعہ پر پڑی جو شاہی دور میں دھنواڑے میں موجود تھا پھر آپ دونوں حضرات قلعہ کے اوپر چڑھکر اپنے سفر کی راہ طے کرنے لگے۔ اس وقت حضرت مخدوم کی نظر موضع کولم پلی پر پڑی جو گھنے جنگل میں ہرا بھرا سرسبز مقام تھا' یہ مقام آپ کے دل کو بھا گیا پھر آپ نے اپنے بڑے بھائی صاحب سے فرمایا کہ بھائی جان ہم کو وہ دیہات کی سرسبز جگہ بہت پسند آرہی ہے اسے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہمارا سفر اب ختم ہوا شاید یہی میری قیام گاہ اور منزل مقصود ہے۔ آپ کی بات پر آپ کے بڑے بھائی حضرت ڈونگری شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ کو بھی اطمینان قلب ہوا اور آپ حضرات وہاں سے اپنی منزل مقصود کی سمت چلنے لگے۔

حضرت مخدوم کے بڑے بھائی حضرت سید شاہ جلال حسینی ڈونگری شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ بہت ہی جلالی اور کشف و کرامت والے بزرگ ہیں آپ کو جب غصہ آجائے تو

پھر کسی شئے میں اتنی قوت نہ تھی کہ آپ کے سامنے کھڑے رہے۔اس وقت آپ کے سامنے جو بھی ہوتا جل کر خاک ہو جاتا آپ حضرت کی یہ جلالی ادا اور آپ کے کرامات و فیوض و برکات آگے صفحات پر لکھے جائیں گے۔حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ کی اس جلالی ادا سے دونوں بھائیوں میں دوری آجاتی ہے اس واقعہ کا مکمل خلاصہ کچھ اس طرح ہے:

آپؒ کی قیام گاہ اور بھائی سے دوری

نقل ہے کہ جب آپ حضرات موضع کولم پلی کو پہنچے اور اپنے لئے قیام گاہ کی تلاش کرنے لگے' آپ کی نظر ایک قبر پر پڑی جو ایک بڑے صوفی اور اللہ کے ولی کی تھی' آپ حضرات اس اللہ کے ولی کی مزار پر تشریف لائے اور درود وسلام کے بعد وہاں سے اپنی قیامگاہ کی طرف بڑھے۔جس مزار پر آپ حضرت مخدوم اور آپ کے بھائی صاحب نے درود وسلام پیش کئے وہ مزار مبارک آج بھی جلوہ افروز ہے جہاں زائرین زیارت کے لئے حاضری دیتے ہیں آپ حضرت کا نام حضرت سید شاہ فقیر اللہ شاہ قادری عرف بود کے شاہ صاحبؒ کے نام سے مشہور ہے۔حضرت مخدوم کائنات کی بارگاہ سے پہلے ایک پیڑ کے سائے میں آپ حضرت کی مزار شریف آج بھی موجود ہے' جہاں اب ایک چھوٹی سی کمان اور پانی کی ٹانکی اور سجادہ صاحب بارگاہ عالیہ حضرت مخدوم کا مکان بھی موجود ہے۔حضرت بود کے شاہ صاحب کی تاریخ اور تعریف لکھنے کو جی چاہتا ہے لیکن آپ کی صحیح

تاریخ موجود نہیں اور آپ کب آئے، کہاں سے آئے اس کا مکمل خلاصہ نہ مل سکا اس لئے یہیں پر اس بات کو ختم کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں، حضرت مخدوم کائنات اپنی قیام گاہ کی تلاش میں آگے بڑھے پھر آپ حضرات اس جگہ پر پہنچ ہی گئے جہاں پر آج آپ کی مزار پرانوار موجود ہے۔اس جگہ کو آپ حضرت نے پسند فرمایا اور یہی قیام گاہ اور منزل مقصود جاننے کے بعد آپ حضرات کو پاک پروردگار کی بارگاہ میں شکر گزاری کا سجدہ ادا کرنے کا خیال آیا اور وہ وقت بھی نماز کا ہو رہا تھا سو آپ حضرات وضو کے لئے پانی تلاش کرنے لگے چند قدموں کے فاصلے پر ایک باؤلی نظر آئی یہ وہی باؤلی ہے جو بارگاہ کے پیچھے قدیم دروازہ دوم کے روبرو زائرین و معتقدین حضرات کی سہولت کی خاطر آج واٹر ٹینک کی شکل میں موجود ہے۔ حضرت مخدوم کائنات وضو کے لئے باؤلی کے قریب پہنچے اور اپنے پیالے سے پانی بھر کے اپنے بڑے بھائی حضرت جلال حسینی ڈونگری شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ کو دئے آپ حضرت شیر سوار وضو کے لئے پانی کی طرف بڑھے اتنے میں ایک پیاسا کوّا آپ کے پانی میں اپنا منہ ڈال کر پانی پینے لگا، جسے دیکھ کر آپ حضرت شیر سوار کا چہرۂ مبارک سرخ ہونے لگا اور آپ پر جلال کا عالم طاری ہونے لگا جونہی آپ کی نظر حالت جلال میں اس کوے پر پڑی وہ کوّا جل کر خاک ہو گیا اس جلالی کرامت کو دیکھ کر حضرت مخدوم اپنے بھائی حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ سے فرمانے لگے کہ بھائی صاحب آپ بہت جلالی ہیں، مخلوق خدا پر اس طرح پیش آنا مجھے پسند نہیں اس لئے مجھے

یہاں سے رخصت کی اجازت دیجئے' اتنا کہنا تھا کہ حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ یوں فرمائے کہ تم یہیں ٹھہرو ہم چلتے ہیں' یوں فرما کر حضرت شیر سوار وہاں سے چلے گئے۔ موضع کولم پلی سے کچھ دور کے فاصلے پر ایک دیہات ایار پلی نامی مقام کے قریبی پہاڑ پر مشغول عبادت و ریاضت رہے۔ آپ حضرت شیر سوار ہمیشہ عالم استغراق میں رہا کرتے تھے' آپ کے جلال کی وجہ سے کوئی بھی آپ کے قریب نہ جاتا تھا۔ آپ کی مختصر سی کرامتیں اور سوانح حیات آگے درج ہوگی۔ اس طرح یہ اللہ کے ولی اپنے قدم مبارک سے موضع کولم پلی کی قسمت کو چمکائے۔ سرزمین کولم پلی ان اللہ کے ولیوں کی عبادت و ریاضت کی گرمی اپنے اندر جذب کرنے لگی۔ آفتاب ولایت کی کرنیں جب اس زمین کو چھونے لگیں تو ذرہ ذرہ اس زمین کا اس نور سے منور ہونے لگا اس طرح آپ حضرات کے دن عبادت و ریاضت میں گزرنے لگے۔

حضرت مخدوم کائنات کی وفات

موضع کولم پلی کو آپ حضرت کی حیات دنیا کا عرصہ بہت ہی کم نصیب ہوا' پر حیات ابدالآباد سے حضرت مخدوم نے سرزمین کولم پلی کو تاریخ میں ایسا مقام عطا کیا جس کا بیان ممکن نہیں۔ آپ نے یہاں کی خاک کو سونا بنا دیا۔ آپ نے یہاں سکونت فرما کر اس جگہ کو انمول کر دیا۔ عیبوں سے بھرا مقام تھا' کفار کا ٹھکانہ تھا' حضرت مخدوم کائنات نے

اسے دین کی دولت سے مالا مال کردیا' آپ کی کرامات جتنی بھی بیان کریں کم ہیں' لہٰذا یہاں چند کرامات ہی درج کی جاتی ہیں۔ حضرت مخدوم کائنات اپنی حیات مبارکہ میں کرامتیں دکھانا پسند نہیں کرتے تھے۔ ویسے بھی اللہ کے ولی کرامتوں کو دکھانا اپنی شان نہیں سمجھتے اور کرامتوں کے ذریعہ عوام کو اپنے قریب کھینچنا اوران کو اپنا عقیدت مند بنانا یہ اولیاء کی شان یا پیشہ نہیں' کرامت کہنے سے پہلے کرامت کے معنی کو جاننا ضروری ہے۔ کرامت یعنی جو فعل اولیاء اللہ سے غیر ارادی طور پر ہوتا ہو اور بعض اوقات میں ارادے کے مطابق بھی ہوتا ہو یہ کرامت کہلاتی ہے۔ اللہ کے ولی دراصل اپنے لئے کچھ نہیں کرتے اور کچھ نہیں مانگتے' دینے والی ذات اللہ پاک کی ہے پر ہاتھ کہیں اولیاء اللہ کا تو کہیں کسی اور کا بے ذریعہ کچھ نہیں ہر ذرہ ایک ذریعہ پر ہی قائم ہے۔

نقل ہے کہ ایک دن حضرت مخدوم کائنات کی ہمشیرہ سیدہ عائشہ بی بی رحمتہ اللہ علیہ کو دودھ پلانے کا وقت ہو چکا تھا تو حضرت مخدوم ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ شاید کوئی شخص نظر آئے پھر کچھ دور کے فاصلے پر ایک کسان اپنے کھیت کو موٹ مار کر پانی سے سیراب کررہا تھا آپ حضرت اس کسان کے پاس تشریف لے گئے اور اپنی بہن کے لئے دودھ لانے کو کہا مگر اس نے کہا کہ جاؤ بابا مجھے ابھی بہت کام ہے میں اپنا کام چھوڑ کر نہیں جاسکتا یہ سن کر حضرت خاموش وہاں سے آ کر ایک مقام پر بیٹھ گئے' تھوڑی دیر بعد اس کسان کو آپ پر ترس آ گیا سو وہ اپنا کام چھوڑ کر حضرت کے پاس آ گیا اور کہنے لگا بابا! اگر آپ

میرے کھیت اور بیل کی نگرانی کریں جب تک میں دودھ لے کر لوٹ آؤں گا۔ حضرت خوش ہوئے پھر اس کسان کو ہاں کہہ دئے پھر اس کسان نے آپ سے دودھ لانے کے لئے پیالہ دریافت کیا اور پیالہ لے کر وہ گاؤں کی جانب دودھ لانے چل دیا۔ کچھ دیر بعد وہ کسان ہاتھ میں دودھ بھرا پیالہ لے کر واپس آ گیا تو اس کی نظریں اس کے کھیت اور بیل پر پڑیں بس دیکھتا ہی رہ گیا کچھ دیر بعد ہوش میں آ گیا اور اپنے کھیت کی جانب دیکھا تو حیران رہ گیا کہ بیل تو ایک طرف خاموش کھڑے ہیں دوسری طرف باؤلی سے پانی اپنے آپ نکل کر کھیتوں کی طرف بڑھ رہا ہے اور کھیتوں کو سیراب کر رہا ہے۔ مہینوں کا کام بس ایک پل میں ہو گیا یہ سب نظارہ دیکھ کر وہ حیران ہوا وہ کسان بار بار اپنی آنکھوں کو مسلتا اور پھر دیکھتا کہ کیا یہ سچ ہے۔ پر ہر بار یہی نظارہ پا کر وہ ادب واحترام کے ساتھ آپ کو ڈھونڈنے لگا، جب اس کی نظریں حضرت مخدوم کائنات پر پڑیں تو حضرت مشغول نماز تھے اور آپ کی ہمشیرہ آپ کے پہلو میں نیند کے عالم میں تھیں، وہ کسان بڑے ادب کے ساتھ دودھ کا پیالہ آپ کے پاس رکھا اور آپ کی قدم بوسی فرما کر گاؤں کی جانب خوشی کے مارے دوڑ پڑا، گاؤں والوں نے اس کسان کو دوڑتا ہوا آتا دیکھ کر اسے روکا اور پوچھا ارے بھائی کیوں اس طرح حواس باختہ دوڑ رہا ہے کیا بات ہے، ذرا ہم کو بھی بتاتے جاؤ تو اس کسان نے تھوڑا دم لے کر سارا واقعہ جو خود پہ گزرا سنا دیا پھر کہنے لگا بے شک یہ کوئی اللہ کے ولی ہی ہیں جو ہماری قسمت جگانے اس مقام پر آئے ہیں پھر گاؤں والے اس

کسان کی باتیں سن کر حیران ہوئے اور کہنے لگے میاں تو جو کہتا ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر یقین ہے کہ وہ حضرت ضرور اللہ کے ولی ہی ہوں گے چلو چل کر اس اللہ والے کی زیارت کرلیں اور اس کسان کی باتوں کی تصدیق بھی کرلیں یہ فیصلہ کر کے سارے لوگ مجمع کی شکل میں آپ حضرت مخدوم کائنات کی طرف آنے لگے۔ جب گاؤں والے آپ کے قریب پہنچے تو حضرت مخدوم کائنات اپنے کشف سے سارا ماجرہ جان گئے اور فوری اٹھ کھڑے ہوئے' خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا فرما کر زمین کو حکم دئے کہ اے زمین تو شق ہوجا اور میرے لئے جگہ دے پھر زمین نے آپ کا حکم پاکر اپنا سینہ چاک کیا اور حضرت مخدوم کائنات اس عالم فانی کو چھوڑ کر عالم بقا کی جانب کوچ کرنے لگے' اس زمین کے اندر آپ اپنی ہمشیرہ کے ساتھ زندہ سما گئے آپ حضرت مخدوم جونہی زمین کے اندر اترے' زمین پھر سے پہلے کی طرح مل گئی۔اس حیرت انگیز کرامت کو دیکھ کر سارے گاؤں والے دنگ رہ گئے پھر کچھ دیر بعد ہمت کر کے آگے بڑھے اور اس مقام کو سر جھکا کر چومنے لگے۔

اس طرح حضرت شاہ چندا کے پیارے نور عالم کے لعل حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ ماہ جمادی الاول کی ۴؍تاریخ ۸۹۶ھ کو اپنی ہمشیرہ حضرت سیدہ عائشہ بی بی ماں صاحبہ کے ساتھ دار فنا سے دار البقا کی طرف کوچ کر گئے۔ان للہ وانا الیہ راجعون۔

تعمیر مزارات واعلانِ سجادگان

اس چشم دید کرامت کو دیکھنے کے بعد سارے مقامی افراد حضرت مخدوم کائنات کے سچے عقیدت مند بن گئے اور جونہی آپ کے پردہ فرمانے کی خبر پھیلی، آپ کے چاہنے والے جو آپ کی حیات میں آپ سے فیوض و برکات حاصل کئے تھے وہ دور دور سے آپ کی زیارت کو آنے لگے۔ دوران تبلیغ حضرت نے جہاں جہاں بھی قیام کیا تھا اس جگہ کے لوگ روتے ہوئے سچی محبت کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس جگہ کو دیکھ کر رونے لگے جہاں آپ زندہ سما گئے۔ ابھی اس مقام پر کچھ تعمیر نہیں تھی سو سارے مقامی لوگ اور عاشق حضرات نے مل کر دن رات ایک کر کے اس جگہ جہاں آپ زندہ سما گئے تھے ایک بڑا چبوترہ تعمیر کیا اور درمیان چبوترہ دو مزارات بالکل ہی قریب بنا کر اپنی عقیدت کا ثبوت پیش کیا۔ مسلم تو مسلم غیر مسلم حضرات کثیر تعداد میں حضرت مخدوم کی مزار مبارک پر حاضری دینے لگے۔ حضرت مخدوم کے بڑے بھائی حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ حالت کشف سے یہ ماجرا جان کر آپ کی مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور آنکھوں سے اتنے آنسو جاری تھے کہ جس کا بیان ممکن نہیں، حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ کے جلال سے مقامی لوگ اور

عقیدت مند حضرات سب واقف تھے وہ لوگ ڈر کے مارے آپ کے قریب جا نہیں پائے۔ حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ کچھ دیر بعد وہاں سے چلے گئے۔ جب بھی حضرت کو اپنے بھائی اور بہن کی یاد آتی تو بارگاہ سے کچھ دور کے فاصلے پر آتے اور وہیں کھڑے ہوکر دیکھتے اور کچھ دیر بعد پھر واپس چلے جاتے۔ یہ سلسلہ حضرت شیر سوار کے آخری وقت تک یوں ہی جاری تھا۔ آپ کی وفات کے بعد عقیدت مند حضرات نے حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ جس جگہ پر آ کر کھڑے ہوتے تھے وہاں پر ایک نشان مبارک کھڑا کر دیا جہاں سے عقیدت مند حضرات درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ حضرت مخدوم کائنات نے اپنے آستانے کے لئے ایک جانشین کو مقرر کرنے کے لئے عقیدت مند حضرات کو بشارت دیتے ہوئے ایک حضرت کو دکھا کر فرمایا کہ یہ میرا بھانجہ شیخ جلال ہے اس کو یہاں میرے آستانے کا سجادہ مقرر کرو۔ عاشقان حضرت مخدوم اپنے خواب میں پائی گئی نشانیوں کو لے کر منتظر تھے کہ اعلان سجادہ حضرت مخدوم تو کر چکے اب ظاہری طور پر حضرت سیدنا شیخ جلال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کا وہاں پر آنا اور جانشین بن کر آستانے کے فرائض انجام دینا باقی تھا۔ اس واقعہ کی نقل ہم آگے صفحات پر پیش کریں گے۔

بعد حیات کی کرامتیں

قارئین کرام! اب تک آپ حضرت کے باحیات رہنے تک کی کرامات سن چکے اور پڑھ چکے ہیں اب حضرت مخدوم کائنات کے بعد حیات کی کرامات کیا ہیں یہ دیکھئے۔ ویسے تو حضرت کی کرامات انگنت ہیں پر یہاں صرف دو واقعات ایسے لکھے جارہے ہیں جو حیرت انگیز اور عقیدت کا بھرپور نظارہ ہیں۔

معزز دینی سنی بھائیو! اولیاء اللہ سے حیات میں ہی نہیں بلکہ بعد حیات کے بھی کرامات ظاہر ہوسکتے ہیں چونکہ اولیاء اللہ عالم فانی سے عالم بقا کی طرف کوچ کرتے ہیں جس طرح اس مکان سے اس مکان یعنی دوسرا مکان تبدیل کرتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ اس جہان فانی سے جہان بقاء کی طرف کوچ کرتے ہیں مزاروں کے اندر رہ کر بھی آپ زندہ رہتے ہیں اور عقیدت مندوں کی حاجت روائی اور مدد کرتے ہیں۔ یہ بات قرآن اور احادیث سے ثابت ہے کہ مومن اپنی قبروں میں رہ کر قبروں پر آنے والوں کی آہٹ سن سکتے ہے اور مومن وشہداء کو قبروں میں رزق وروزی ملتی ہے اور مومن کی روح کسی کامل مومن کو ہی نظر آتی ہے اور قبروں سے سوال کے جواب بھی مل جاتے ہیں۔ نقل ہے کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کو

جب بھی کوئی پیچیدہ مسئلہ پیش آتا آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی مزار مبارک پر حاضری دیتے اور دو رکعت نفل نماز ادا کرتے اور سلام و درود کے بعد مکاشفہ فرما کر حضرت امام اعظم کی روح مبارک سے سوال کے جواب حاصل کرتے تھے اور حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ مردوں کو جلانا' چوروں کو ابدال و ولی بنانا اور قبروں کا عذاب ہٹانا اور صاحب قبر سے بات کرنا یہ سب اولیاء اللہ سے ثابت ہے جو عقیدت مند حضرات کے لئے سچ اور بدگمان لوگوں کے لئے جھوٹ کے علاوہ کچھ نہیں۔

محبت اگر سچی ہو تو جینے کا مزہ بڑھ جاتا ہے اسکے لئے اپنے معشوق سے بڑھ کر کچھ اور نظر نہیں آتا اور نسبت پکی ہو تو بے وسیلہ کچھ نظر نہیں آتا' سچا عاشق اپنے معشوق کے عیوب پر کبھی نظر نہیں ڈالتا وہ اپنے معشوق کی ہر ادا پر مرنے لگتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو وہ عشق ہی نہیں اسی طرح حضوری قلب کے بغیر نہ عبادت کامل نہ مراد کامل بلکہ اسکی کوئی مانگ پر نظر نہ کی جائے گی اور اس کی ساری عبادتیں بھی فضول ہیں۔ لہٰذا دوستو! یاد رہے مانگنے سے پہلے سلیقہ سیکھو۔

واقعات کرامات

حضرت مخدوم کائنات کے دربار میں بلاتفریق مذہب وملت ہر کوئی بڑے ادب واحترام کے ساتھ حاضری دیا کرتے ہیں۔ غیر مسلم حضرت مخدوم کو اپنا بھگوان مانتے ہیں اور حضرت کی زیارت کے بغیر اپنا کوئی بھی نیا کام یا کاروبار شروع نہیں کرتے۔ انہیں عقیدت مندوں میں سے ایک ایسا معتقد تھا جس کا نام کونڈا ویر پالنگا یت جو ۱۲۲۷ھ سنہ ۱۷۹۶ء میں موضع کولم پلی کا جاگیر دار تھا جو بلا ناغہ آستانہ قتالیہ پر حاضری دیا کرتا تھا' نیت کا سچا' عقیدے میں پکا اور ایماندار' ہمدرد انسان تھا۔ جب گاؤں سے باہر جاتا یا کوئی کام نیا یا کاروبار یا پیچیدہ مسئلہ پیش آتا تو بس وہ سیدھا حضرت مخدوم کائنات کے دربار میں حاضر ہو کر اپنا سر جھکا کر آپ سے مدد طلب کرتا تھا بس حضرت مخدوم کی رحم وکرم کی نظر سے وہ اپنی ہر مراد پاتا اور شکر گزار رہتا تھا۔ ایک وقت کا واقعہ کچھ یوں نقل کیا جاتا ہے کہ جاگیر دار صاحب کے چند دشمنوں نے ان پر چوری کا جھوٹا الزام لگا کر دارالحکومت حیدر آباد میں سرکار عالی کے دربار میں مقدمہ دائر کیا۔ جس پر سرکاری سپاہی جاگیر دار صاحب کو ہتھکڑی ڈال کر موضع کولم پلی سے لے جا رہے تھے۔ جب راستے میں حضرت مخدوم کائنات کی بارگاہ کے قریب پہنچے تو جاگیر دار صاحب سرکاری سپاہی سے عرض کرنے لگے میں جب

بھی گاؤں سے باہر جاتا ہوں تو حضرت مخدوم سرکار عالی کی زیارت کر کے جایا کرتا ہوں
اس لئے آپ سے میری درخواست ہے کہ مجھے کچھ وقفہ زیارت کے لئے دیا جائے پھر
آپ اپنے ساتھ لے چلیں، مگر وہ بے رحم سپاہی جاگیردار صاحب کی بات نہ مانے اور کہنے
لگے اگر تمہاری عقیدت سچی ہے تو وہ ولی خود تمہیں بلوائیں گے' یہ کہتے ہوئے بے دردی
کے ساتھ ہتھکڑی کی ڈوری کھینچنے لگے تا کہ جاگیردار صاحب کو اپنے ساتھ لے چلیں مگر اللہ
رب العزت کو اس سچے دل عقیدت مند پر اتنا رحم آ گیا کہ ہتھکڑی خود بہ خود کھل گئی اور سپاہی
معہ ہتھکڑی کے غش کھا کر زمین پر گر پڑے اور جاگیردار صاحب با ادب حضرت مخدوم کی
بارگاہ کی جانب دوڑ پڑے اور سر بہ سجدہ ہو کر حضرت کی بارگاہ میں آہ وزاری سے اپنی بے
گناہی کا ثبوت مانگنے لگے پھر جب جاگیردار صاحب کا دل بھر گیا تب اطمینان قلب کے
ساتھ بارگاہ عالیہ کی قدم بوسی فرما کر ہاتھ میں کچھ تبرک مزار مبارک سے اٹھا لئے اور دربار
حضرت سے رخصت کی اجازت طلب فرما کر باہر آئے اور سپاہیوں کی طرف دیکھے تو
سب جیسے کے ویسے ہی بے ہوش پڑے تھے تب جاگیردار صاحب اپنے ہاتھ میں لائے
ہوئے تبرک کو ان بے ہوش سپاہیوں کی آنکھوں پر سر پر ملنے لگے جونہی جاگیردار نے ایسا
کیا وہ بے ہوش سپاہی ہوش میں آنے لگے اور جب وہ مکمل ہوش میں آ گئے تو اس سچے
عقیدت مند جاگیردار سے معافی طلب کی اور بارگاہ حضرت مخدوم میں اپنا سر جھکا کر با
ادب بنا ہتھکڑی کے جاگیردار صاحب کو حیدرآباد سرکاری عالی کے دربار میں پیش کیا۔
سرکار عالی نے جاگیردار کونڈا ویر پا کو دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گئے اور کچھ دیر بعد سرکار عالی نے

بنا تحقیق و پوچھ تاچھ کے یہ حکم دیا کہ یہ تو بے گناہ ہیں انہوں نے کچھ نہیں کیا ان پر جو الزام لگایا گیا ہے وہ بے بنیاد ہے' جس نے ایسا کیا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور جاگیردار صاحب کو باعزت بری کیا جائے۔ یہ کہہ کر جاگیردار سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ جناب آپ کی بات ہی کچھ اور ہے مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ماجرا کیا ہے بات کچھ ایسی ہے کہ کل رات ایک نورانی چہرے والے بزرگ نے تمہیں دکھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ یہ بے گناہ ہے اس پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے سو اسے چھوڑ دو' بس میں اس وقت حیران رہ گیا اور آنکھ کھلی تو سمجھا یہ کوئی خواب ہے پر بڑا عجیب سا محسوس ہونے لگا پھر اب میں نے تمہیں دیکھا تو یونہی کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہے ضرور تم پر کسی اللہ کے ولی کا سایہ ہے اور تم نیک دل سچے انسان ہو کیا تم بتا سکتے ہو وہ ولی کون تھے تو جاگیردار صاحب کہنے لگے بے شک یہ میرے قتالؒ کا کرم ہے۔ حضرت مخدوم کے سوا میرا کوئی نہیں جو میری مدد کر سکے۔ اتنا کہہ کر جاگیردار صاحب خوشی کے مارے شکر کے عالم میں جھومتے ہوئے اپنے مقام کو واپس لوٹ آئے اور سیدھا حضرت مخدوم کائنات کی بارگاہ میں سر بہ سجدہ ہو کر شکر گزاری کرنے لگے۔ عقیدت کے نظارے پیش کرنے لگے۔

محترم اسلامی دینی سنی بھائیو! یہ تھی حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک ادنیٰ سی کرامت جو مانگنے والے کے دل کو دیکھتی ہے ذات پات مت بھید کو نہیں۔ بزرگوں کے دربار میں کیا مسلم کیا ہندو یہاں پر تو بس سب ایک ہیں۔ اللہ والے سیاسی حکمراں نہیں جو ذاتی یا مالی اعتبار سے کام لیں۔ اولیاء کے قریب امیر و غریب'

ہندو و مسلم، سکھ ہو یا عیسائی سب کے سب برابر ایک ہی نظر سے دیکھے جائیں گے بس نیت اور عقیدہ سچا اور پکا ہو اس بات کی دلیل خود یہ کرامت ہے کہ کونڈا ویر پالنگایت جاگیردار جو ذات سے ہندو تھا لیکن سرکار عالی حضرت مخدوم کا سچا عاشق تھا اس لئے وہ اپنے من کی مرادیں پا گیا اور اس بات کی گواہی کو قائم کرنے کے لئے جاگیردار نے بارگاہ عالیہ کے پیچھے ایک خوشنما اور خوبصورت کمان بنانی چاہی اور اپنے اس ارادے کو حقیقت کی شکل دینے کے لئے سجادہ نشین بارگاہ عالیہ قتالیہ حضرت سید شاہ درویش حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی اجازت پا کر اس نے کمان کی تعمیر کی اور اپنے ہاتھ کی ہتھکڑی جو حضرت مخدوم کی نگاہ کرم سے کھل کر گر پڑی تھی اس کی یاد میں کمان پر دو بڑی لوہے کی زنجیریں لگا دیں جو آج بھی زائرین کی زیارت کے لئے موجود ہیں۔

دونوں مزاروں کے درمیان فاصلہ بڑھ جانا

یہ کرامت حضرت مخدوم کائنات کی تمام کرامتوں سے زیادہ مشہور و معروف ہے جس کی صداقت آج کی نسل بھی ادب واحترام کے ساتھ قبول کرتی ہے اور اس کرامت کے چشم دید گواہ بھی کہیں نہ کہیں ضرور موجود ہیں۔ چونکہ یہ واقعہ ۱۳۴۰ یا ۱۳۵۰ھ کے درمیان پیش آیا تھا اس وقت کے سجادہ نشین نور المشائخ حضرت سید شاہ مولوی قطب حسینی قدس اللہ سرہ باحیات تھے اور آپ خود بھی چشم دید گواہ ہیں۔ موجودہ سجادہ نشین بارگاہ عالیہ

قتالیہ مولانا حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی مدظلہ العالی قبلہ حضرت مولوی سید شاہ قطب حسینی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاص پوتے ہیں۔آپ کی نسل ہی مسند سجادگی پر فائز ہے' یہ شجرۂ سجادگی شروع سے چلا آرہا ہے اس کی مکمل تفصیلات کتاب کے اگلے صفحوں میں لکھی جائے گی۔

نقل ہے کہ حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں آپ کی ہمشیرہ حضرت سیدہ عائشہ بی بی مدفون ہیں۔اس وقت ایک بڑے چبوترے پر آپ دونوں بھائی اور بہن کی مزاریں بالکل ہی قریب تر بنائی گئی تھیں۔ دونوں مزاروں کے درمیان میں صرف ۱۵' انگل کا یعنی ایک بالشت یا اس سے بھی کم ہی فاصلہ تھا۔حضرت مخدوم کائنات کے دربار میں ہر پیر اور جمعرات زائرین اور معتقدین حضرات کی ایک بھیڑ سی لگی رہتی ہے۔ نیاز مند حضرات اپنی مراد برآنے پر اپنی منتیں پوری کرنے آیا کرتے ہیں۔ ہمارے تلنگانہ اسٹیٹ میں صرف دو دربار ایسے ہیں جہاں عقیدت مندوں کا بے پناہ ہجوم رہتا ہے ایک حضرت سید شاہ جہانگیر الدین برہان الدین پیراں رحمتہ اللہ علیہ جوشادنگر کے قریب کوتور سے کچھ دور کے فاصلے پر جلوہ افروز ہیں اور دوم حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کا دربار عالی ہے یہاں ہر قوم کے لوگ آپ سے اپنے دکھڑے اور ہر پریشانی بیان کرتے غم و خوشی ہر حال میں مدد طلب کرنے آتے ہیں۔اسی طرح ایک روز عقیدت

مندوں کا ہجوم لگا ہوا تھا اس وقت کچھ نئے لوگ جو بارگاہ کی حقیقت سے واقف نہیں تھے وہ بارگاہ پر حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک شخص بارگاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ شاید یہ دونوں میاں بیوی کی مزار ہے جو اتنے قریب ہیں معاذ اللہ! اتنا کہنا تھا کہ اسی وقت خدا کی قدرت دیکھئے کہ دونوں مزاروں میں اتنا فاصلہ بڑھا کہ ایک بالشت سے دو گز کی دوری آ گئی اور زمین کچھ اس طرح ہلی کہ جیسے زلزلہ آ گیا ہو حاضرین و نیاز مند حضرات دوڑتے ہوئے بارگاہ کے قریب آئے اور اس کرامت کو دیکھ کر حق کا نعرہ بلند کرنے لگے اور جس نے یہ غلط الفاظ اپنی زبان سے نکالے تھے وہ تھر تھرانے لگا اور سر بہ سجدہ آہ وزاری کرتے ہوئے توبہ کرنے لگا۔ اس کرامت سے اس وقت وہاں جتنے بھی لوگ حاضر تھے اپنا سر جھکا کر حضرت مخدوم کے ترانے گانے لگے۔ یہ واقعہ کرامت آن میں ہر طرف پھیل گیا پھر لاکھوں زائرین حضرات نے حضرت مخدوم کی بارگاہ پر حاضری دے کر اس کرامت کی صداقت کی گواہی دی۔ اس وقت سے لے کر آج تک یہ کرامت جاری و ساری ہے کہ دونوں مزاروں میں فاصلہ ہر سال بڑھتے ہوئے آج بھی جلوہ گاہ خلائق ہے۔ واقعی یہ کرامت آپ کی آج بھی مشہور ہے۔ مشاہدہ کرنے والے آج بھی حیران رہ جاتے ہیں۔

حضرت مخدوم کے بھائی اور بہن

معزز قارئین کرام! اب تک آپ حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے کشف و کرامات سن چکے اور پڑھ چکے اور سوانح حیات کو جان چکے ہیں اب آپ کے بھائی اور بہن اور افراد خاندان کے بارے میں کچھ ملاحظہ فرمائیے:

تاج ولایت حضرت سید شاہ نور عالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے چھ فرزندان اور دو صاحب زادیاں ہیں۔ جو سب کے سب اللہ کے ولی ہیں' پابند صوم و صلوٰۃ' تبلیغ دین اسلام میں اپنی زندگی صرف کئے ہیں آپ حضرات حضرت شاہ چندا کے تارے:

(۱) حضرت سید شاہ مخدوم حسینیؒ مدفون درگاہ احاطہ گوگی شریف

(۲) حضرت سید شاہ علی حسینیؒ مدفون گوگی شریف احاطہ بارگاہ حضرت شاہ چنداؒ

(۳) حضرت سید شاہ میراں حسینیؒ مدفون احاطہ درگاہ گوگی شریف

(۴) حضرت سید شاہ جلال حسینی ڈونگری شیر سوارؒ مدفون گلسرم یادگیر

(۵) حضرت سید شاہ احمد قتال حسینیؒ مدفون موضع کولم پلی شریف' منڈل و ضلع نارائن پیٹ

(۶) حضرت سید شاہ عبدالرحمٰن حسینیؒ مدفون کوئل کونڈہ' ضلع محبوب نگر

اور دو دختران حضرت سید شاہ نور عالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ ہیں (۱) حضرت

سید چاند بی صاحبہ جو حضرت سید شاہ مخدوم قادری رحمتہ اللہ علیہ سے بیاہی گئیں جن کے بطن مبارک سے ولایت کا آفتاب حضرت سید شاہ اسماعیل قادری رحمتہ اللہ علیہ گھوڑواڑی شریف ضلع بیدر کرناٹک میں جلوہ افروز ہیں' اور (۲) دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ عائشہ بی بی صاحبہ جو شیر خوار تھیں' اپنے بھائی حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں موضع کولم پلی میں مدفون ہیں۔

اس طرح حضرت مخدوم کائنات کے بھائی اور بہنیں بھی صاحب ولایت گزرے ہیں۔ حضرت مخدوم کائنات کے بڑے بھائی حضرت سید شاہ جلال حسینی ڈونگری شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ کے کچھ حالات وکشف وکرامات بھی اس رسالہ میں درج کئے جائیں گے اور حضرت کے چھوٹے بھائی حضرت سید شاہ عبدالرحمٰن حسینی رحمتہ اللہ علیہ کوئیل کونڈہ میں جلوہ افروز ہیں۔ آپ کے بھی مختصر حالات وکشف وکرامات اگلے صفحات پر پیش کئے جائیں گے تاکہ قارئین کرام کو حضرت شاہ چندا نے دین اسلام کی خاطر اپنی زندگی کو کس طرح صرف کیا یہ جان کر کچھ نصیحت حاصل ہو۔

صندل مالی وعرس مبارک

معزز برادران کرام! حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ اپنی ہمشیرہ کے ساتھ ۴ ر جمادی الاول ۸۹۶ ھ کو اس عالم فانی سے عالم بقاء کی جانب کوچ فرمائے۔اسی تاریخ کو شروع سے آج تک پابندی سے صندل مالی وعرس مبارک منائے جاتے ہیں۔

سجادہ نشیں اول حضرت سیدنا شیخ جلال حسینی رحمتہ اللہ علیہ ہمشیر زادے حضرت مخدوم کائنات نے اس رسم کی بنیاد ڈالی۔حضرت شیخ جلال حسینی کے بعد نسل در نسل ہوتے ہوئے حضرت کی آل کو مسند سجادگی حاصل ہے۔موجودہ سجادہ نشیں حضرت مولانا سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ کے دولت خانہ سے صندل مالی کی یہ رسم قدیم دستور العمل سے انجام دی جارہی ہے۔

۳ ر جمادی الاول کی رات محفل سماع وتناول طعام کا معقول انتظام حضرت سجادہ نشین ومتولی بارگاہ عالیہ قتالیہ کے دولت خانہ پر موضع کولم پلی میں جامع مسجد کولم پلی کے پہلو والے مکان پر رسم صندل مالی ہوتی ہے۔جس میں ہر سلسلے کے خلفاء ومشائخین کرام و علمائے کرام واولیاء اللہ کے عاشق حضرات اور موضع کولم پلی کے تمام حضرات خلوص ومحبت

کے ساتھ شامل ہوا کرتے ہیں اور ۴ / جمادی الاول کی صبح بعد نماز فجر صندل مبارک سجادہ نشین حضرت کے دولت خانہ سے ہمراہ رفاعی فقراء اکرام جلوس کی شکل میں موضع کولم پلی کے گلی اور بازاروں میں گشت کے ساتھ بارگاہ عالیہ قتالیہ کو پہنچتا ہے۔ بعد صندل مالی درودو سلام کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے بعد فاتحہ تقسیم تبرک کیا جاتا ہے۔ صندل مالی کے بعد عرس مبارک محفل چراغاں ماہ جمادی الاول کی آخری جمعرات کو بعد نماز عشاء جلسۂ عظمت اولیاءاللہ و محفل سماع منعقد کی جاتی ہے، جس میں شہر حیدرآباد دکن و بنگلور، کرناٹک، پنگونڈہ و دیگر مقامات سے مشائخین وسجادگان وعلمائے کرام کی آمد ہوتی ہے۔ محبان اولیاء و معتقدین حضرت مخدوم کائنات و مریدین سلسلۂ حسینیہ کا پورا ہجوم جمع رہتا ہے۔ بلاتفریق مذہب وملت ہر فرد اس صندل مالی و عرس مبارک کے موقع پر حاضری دیا کرتا ہے۔ بارگاہ قتال پر کل ایک مہینہ تک میلہ لگا رہتا ہے۔ صندل مالی کی اور عرس مبارک کی یہ رسم پہلے سجادہ نشین حضرت سیدنا شیخ جلال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ صندل مالی کے بعد عرس مبارک منانے میں جو وقفہ دیا جارہا ہے اس کے متعلق یوں نقل کیا جاتا ہے کہ حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے بھائی حضرت سید شاہ جلال حسینی ڈونگری شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ کی تاریخ وفات ۱۵ / جمادی الاول، کوئی اور اسی تاریخ کو حضرت شیر سوار کا صندل مبارک منایا جاتا ہے۔ یہ رسم صندل مالی بھی آپ ہی کے خاندانی افراد ادا کرتے ہیں اس لئے بڑے بھائی حضرت شیر سوار کے صندل مبارک کے بعد حضرت مخدوم کائنات کا عرس مبارک مقرر کیا گیا۔ یہ عمل قدیم ہے

شروع سے چلا آرہا ہے اس لئے موجودہ سجادہ نشین ومتولی حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ بھی اسی تاریخ کو صندل مالی وعرس مبارک مناتے ہیں۔۳؍ جمادی الاول کی شب تناول طعام کے بعد محفل سماع حضرت کے دولت خانے پر منایا جاتا ہے اور ۴؍ جمادی الاول کی صبح بعد نماز فجر صندل مالی کی رسم عمل میں آتی ہے اور جمادی الاول کی آخری جمعرات کو عرس مبارک آستانہ حضرت مخدوم کائنات پر منایا جاتا ہے۔

حضرت مخدوم کائنات کی بارگاہ اور تعمیرات

حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ موضع کولم پلی شریف، منڈل وضلع نارائن پیٹ کی سرزمین پر جلوہ افروز ہے۔شاہراہ رائچور جو محبوب نگر ضلع سے رائچور کرناٹک جانے والی شاہراہ پر واقع مقام مریکل ہے یہاں سے نارائین پیٹ جانے والی راہ پر دھنواڑہ منڈل اور جٹرم ایک چھوٹا دیہات ان دونوں کے درمیان میں موضع کولم پلی شریف کا بس اسٹاپ واقع ہے۔اس سے صرف ایک کلومیٹر کے فاصلے پر آستانۂ عالیہ قتالیہ موجود ہے اور بس اسٹاپ سے حضرت مخدوم قتالیہ کی گنبد مبارک اچھی طرح نظر بھی آتی ہے۔ ۸۹۶ھ سے ۱۳۴۵ھ تک ایک کھلا چبوترہ تھا جس پر حضرت مخدوم کائنات کی مزار مبارک معہ حضرت سیدہ عائشہ بی بی صاحبہ جلوہ نما تھے۔۱۳۴۵ھ میں مسند سجادگی پر حضرت مولوی سید شاہ قطب حسینی رحمتہ اللہ علیہ موجود تھے۔حضرت کے عہد

سجادگی میں کھلے چبوترے پر ایک خوشنما چوکھنڈی تعمیر کی گئی اس تعمیر کا ذکر رسالہ انوار جلالی میں مؤلف رسالہ وسجادہ نشین بارگاہ گوگی شریف حضرت سید شاہ محمد حسینی صاحب قبلہ نوراللہ مرقدہ نے لکھا ہے اور حضرت سید شاہ محمد حسینی صاحب قبلہ نے حضرت مولوی سید شاہ قطب حسینی صاحب قبلہ سے فرمایا کہ بارگاہ میں ایک مسجد بھی ہو تو بہتر ہے بس آپ نے اسی وقت بارگاہ عالیہ قتالیہ میں مسجد بنانے کا فیصلہ کرلیا اور اسے پورا بھی کیا۔ اس مسجد کو بنانے میں جناب میراں صاحب نے مالی تعاون فرما کر آنے والی پیڑھی کے لئے ثواب جاریہ کا ذریعہ بنایا۔

بارگاہ کے پیچھے والی کمان معہ چبوترہ کونڈا ویراپا لنگایت جاگیردار نے ۱۲۲۷ھ میں بہ عہد سجادگی حضرت سید شاہ درویش حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانۂ حیات میں تعمیر کروایا جس کا مکمل ذکر کرامات بعد حیات میں لکھا جا چکا ہے۔ بارگاہ کی چوکھنڈی اور احاطہ درگاہ و مسجد درگاہ یہ سب خوبصورت وخوشنما جو نظر آتے ہیں کل تعمیرات بہ عہد سجادگی حضرت سید شاہ قطب حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ حیات میں ہی کی گئی ہیں۔ آستانہ قتالیہ کے کل ۳ دروازے ہیں ان میں سے ایک صدر دروازہ صندل مالی کے نام سے مشہور ہے جو بارگاہ کے روبرو بڑی سی کمان کی شکل میں موجود ہے۔ یہ دروازہ سجادہ نشین اول خواہرزادہ حضرت قتالؒ شیخ جلال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ حیات میں تعمیر کیا گیا ہے۔ شروع سے آج تک اسی دروازے سے صندل مبارک داخل ہوتا ہے اور اب بارگاہ کی نئی تعمیر کی خاطر

اس صدر دروازہ کو شہید کیا گیا ہے۔

بارگاہ میں بجلی یعنی کرنٹ کا کام سنہ۱۹۷۲ء میں حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینی چشتی القادری صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ کے عہد سجادگی میں ہوا اور پانی کا انتظام بارگاہ کے پیچھے ایک قدیم باؤلی ہے جو حضرت مخدوم کائنات کی حیات سے موجود ہے۔ حضرت مخدوم اسی باؤلی کے پانی سے وضو فرماتے تھے اور اب یہی باؤلی زائرین کے لئے پینے' پکانے اور نہانے' وضو کرنے کے لئے پانی کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔ بدلتے زمانے کے حساب سے باؤلی میں پانی نکالنا بھی دشوار ہو رہا تھا پھر ۱۳۵۰ھ میں اس باؤلی کا پانی کافی اندر جا چکا تھا' باؤلی سے پانی نکالنا بہت مشکل بات تھی پھر حضرت سید شاہ قطب حسینی رحمتہ اللہ علیہ نے باؤلی کے چاروں طرف چار دیواری بنا دی اور چار گر کے لگا کر مشکل کام کو آسان بنا دیا۔ یہ کام لوکل فنڈ کے ذریعہ ہوا اور ۱۹۸۷ء میں حضرت کے صاحب زادے حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینی صاحب قبلہ نے بورویل کا انتظام بھی کیا اور باؤلی کے قریب ایک حوض ٹانکی کی شکل میں بنا کر موٹر کے ذریعہ پانی ٹانکی میں پہنچانے کا انتظام کیا۔ اس تعمیری کام میں معتقدین حضرات کا تعاون بہت بے مثال رہا جس سے حاضرین کو کافی سہولت ہوئی اور یہ ثواب جاریہ اس کام میں مدد کرنے والے ہر فرد کے لئے قیامت تک کام آئے گا۔

زیر تعمیر گنبد مبارک

اب تک آپ حضرات نے جو تعمیری سلسلہ پڑھا وہ گزرے ہوئے کل کی یادداشت تھا۔ اور آج ۲۰۱۳ء سے حضرت مخدوم کائنات کی بارگاہ مبارک اس زمانے کے بڑھتے ہوئے زائرین و معتقدین کی سہولیات زیارت کے لئے وسیع اور جدید گنبد و احاطہ آستانہ قتالیہ کی تعمیر جاری ہے۔ موجودہ سجادہ نشین و متولی حضرت مولانا سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی نگرانی میں یہ تعمیری کام جاری ہے' یہ تاریخی عمارتوں میں جیتی جاگتی مثال ہے۔ اب تک مسجد وسیع اور خوب صورت شکل میں مکمل ہو چکی اور گنبد مبارک بہت ہی خوب صورت اور خوش نما ہے اور اس تعمیر نو میں جن حضرات نے اپنا قیمتی وقت اور مال صرف کیا ہے ان سب کے حق میں سجادہ نشین حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ دعائے خیر فرماتے ہیں اور جو حضرات تعاون کر رہے ہیں ان سب کے لئے یہ ثواب جاریہ کی بشارت دیتے ہیں اور آستانہ قتالیہ سے روحانی فیض و برکات ہمیشہ کے لئے ان تمام حضرات پر جاری و ساری رہے گا۔

شجرۂ مبارک عالیہ چشتیہ قتالیہ

حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کا نسب نامہ شجرۂ مبارک یوں نقل کیا جاتا ہے کہ آپ کے جد اعلیٰ قمر الارض حضرت سید شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ کو دوطرفہ خلافت حاصل ہے۔ دونوں خلافتیں بھی سلسلۂ عالیہ چشتیہ سے ہی ہیں۔ اول خلافت حضرت شیخ خواجہ عارف باللہ گلبرگوی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے پھر دوم آپ کے والد محترم حضرت سید شاہ علی جہاں شیر حسینی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے۔ دونوں خلافتیں بھی نظامی ہیں۔ یعنی محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ سے جاملتی ہیں۔ ہمارے یہاں شروع سے پہلا شجرۂ مبارک ہی چلا آرہا ہے اس لئے اسی خلافت کو ہم یہاں لکھتے ہیں:

نسب نامہ مبارک

حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینیؒ (کولم پلی موضع)

بن حضرت سید شاہ نور عالم حسینیؒ گوگی شریف

بن حضرت سید شاہ جلال الدین الملقب بہ شاہ چندا حسینیؒ گوگی شریف

حضرت شیخ خواجہ عارف باللہ بن ضیاء الدین گلبرگویؒ

حضرت شیخ سعید الدین زنجانی گلبرگویؒ

حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ کچھوچھہ شریف

حضر خواجہ شمس الزاہدین علاء الدولہ پنڈوی، بنگالیؒ

حضرت خواجہ سراج الدین عثمان اودھیؒ

حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ

حضرت خواجہ شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

حضرت خواجہ سید قطب الدین بختیار کاکیؒ

حضرت خواجہ، خواجگان سلطان الہند سید معین الدین حسن سنجری اجمیریؒ

حضرت خواجہ شیخ عثمان ہارونیؒ

حضرت خواجہ حاجی شریف زندانیؒ

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ

حضرت خواجہ رکن الدین ابو محمد چشتیؒ

حضرت خواجہ احمد ابدال چشتیؒ

حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتیؒ

حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوریؒ

حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ البصریؒ

حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشیؒ

حضرت خواجہ سعید الدینؒ

حضرت خواجہ سلطان ابراھیم بن ادھم بلخیؒ

حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ

حضرت خواجہ عبد الواحد بن زیدؒ

حضرت خواجہ حسن بصریؒ

حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت تاجدار انبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسی طرح آپ حضرت مخدوم کائنات کا شجرہ عالی چشتیہ ہے۔

۱) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین ابوالقاسم خواجہ عالم پناہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت امیر المومنین امام الاشجعین حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

۳) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

۴) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ عبدالواحد بن عیاض قدس اللہ سرہ العزیز

۵) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ فُضیل بن عیاض قدس اللہ سرہ العزیز

۶) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سلطان ابراھیم بن ادھم بلخی قدس اللہ سرہ العزیز

۷) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت سعاد الدین حذیفہ المرعشی قدس اللہ سرہ العزیز

۸) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ امین الدین بہیرہ بصری قدس اللہ سرہ العزیز

۹) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

۱۰) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت ابو اسحاق شامی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۱) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ احمد ابدال چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۲) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خوجہ نصیر الدین ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۳) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ ناصح الدین ابو یوسف چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۴) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۵) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت کفیل الدین حاجی شریف زندانی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۶) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۷) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ خواجگان سید معین الدین حسن سنجری چشتی خواجہ غریب نواز اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز

۱۸) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت خواجہ سید قطب الدین بختیار کاکی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۹) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۲۰) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۲۱) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت خواجہ اخی سراج الدین اودھی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۲۲) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت شمس الزاہد الدین علاء الدولہ پنڈولی بنگالی قدس اللہ سرہ العزیز

۲۳) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت خواجہ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی چشتی کچھوچوی قدس اللہ سرہ العزیز

۲۴) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت خواجہ شیخ سعید الدین زنجانی چشتی گلبرگہ قدس اللہ سرہ العزیز

۲۵) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت خواجہ عارف باللہ بن ضیاء الدین چشتی گلبرگہ قدس اللہ سرہ العزیز

۲۶) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ واقدس حضرت خواجہ سید جلال الدین شاہ چندہ حسینی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۲۷) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید نور عالم حسینی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۲۸) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید شاہ احمد قتال حسینی چشتی کولم پلی قدس اللہ سرہ العزیز

آستانۂ قتالیہ کے سجادگان کے نام

۲۹) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید شیخ جلال حسینی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۳۰) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت سید شاہ قتال حسینی ثانی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۳۱) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید شاہ چندہ حسینی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۳۲) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید مصطفیٰ حسینی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۳۳) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید شاہ چندہ حسینی ثانی قدس اللہ سرہ العزیز

۳۴) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید اویس حسینی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۳۵) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت سید شاہ خواجہ شیخ مسعود حسینی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

۳۶) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت سید شاہ خواجہ حسینی چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز
۳۷) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت سید شاہ خواجہ درویش حسینی چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز
۳۸) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت سید شاہ خواجہ امام الدین حسینی چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز
۳۹) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید شاہ خواجہ قتال حسینی
ثانی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
۴۰) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید شاہ قطب حسینی چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز
۴۱) الٰہی بحرمت راز و نیاز جنابِ اعلیٰ و اقدس حضرت خواجہ سید شاہ قدرت اللہ حسینی
چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
۴۲) الٰہی بحرمت راز و نیاز حقیر الفقیر عارف نما پیر طریقت رہبر شریعت نور المشائخ
حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی چشتی عفی عنہ

☆☆☆

اور شجرۂ دوم یوں نقل کیا جاتا ہے:

۱) حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینیؒ کولم پلی موضع

۲) حضرت سید شاہ نور عالم حسینیؒ گوگی شریف

۳) حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ گوگی شریف

۴) حضرت سید شاہ علی جہاں شیر حسینیؒ

۵) حضرت شیخ یحییٰ فاروقی گجراتیؒ

۶) حضرت شیخ سراج الدین گجراتیؒ

۷) حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلویؒ

۸) حضرت سیدنا نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ

یہاں سے اب باقی شجرہ ایک ہی ہے۔ اس لئے اب آگے لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ اور آگے بڑھتے ہیں کہ حضرت مخدوم کائنات کے یہ دونوں شجرے ایک ہی سلسلہ سے ہونے کی وجہ صرف ایک ہی شجرہ جو شروع سے ہوتے ہوئے چلا آرہا ہے وہی ہم مخصوص جان کر مکمل طور پر لکھ رہے ہیں اور یہی شجرہ عالیہ چشتیہ موجودہ سجادہ نشین و متولی بارگاہ عالیہ قتالیہ مولانا حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی مدظلہ العالی کے یہاں پشتوں سے چلا آرہا ہے۔

مختصر حالات افرادِ خاندان حضرت مخدومؒ

معزز دینی اسلامی سنی بھائیو! اب تک آپ حضرت مخدوم کائناتؒ کے جلوے و نظارے وسوانح حیاتؒ پڑھ چکے ہیں۔ اب افراد خاندان حضرت مخدوم کائناتؒ کے مختصر سے حالات بھی بتا تا چلوں تو بہتر ہوگا کہ حضرت شاہ چندا کے پیارے حضرت سے وراثتِ تبلیغ دین و ولایت آپ کے خون میں رچا بسا تھا۔ آپؒ نے جہاں جہاں اپنے قدم مبارک رکھے اسلام کے چمن بساتے گئے ہمارے ضلع محبوبنگر کی سرزمین کتنی خوش نصیب ہے کہ یہاں حضرت قمرالارض کے تین پوتوں نے اپنا قدم مبارک رکھ کر اس کفر کے مقام کو اسلام کی روشنی بخشی اور دو حضرات نے اس ضلع کو اپنی قیام گاہ بنا کر ہم بدنصیب بے کسوں کی قسمت جگادی۔ آپ حضراتؒ کی خوبیاں جتنی بھی لکھوں اور کہوں کم ہیں۔ ساری دنیا کے شجر کاٹ کر قلم بنادوں اور سارے سمندروں کا پانی سیاہی بنادوں عرض کرنے کو میری زندگی ہے کتنی لکھنے کو بیان اب بھی باقی ہے۔ ائے خدا! اس شان کی عظمت تو ہی بہتر جانتا ہے۔

درود وسلام پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل مبارک' اہل بیت و اصحاب رسول پر اور تمام عالم کے اولیاء اللہ پر۔

قمرالارض حضرت شاہ چندا حسینیؒ

فخر ولایت امام الاولیاء قطب وقت بحرالعلوم قمرالارض تاجدار ولایت حضرت سید شاہ جلال الدین محمد الملقب بہ شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ گوگی شریف شاہ پور تعلقہ یادگیر ضلع کرناٹک اسٹیٹ

آپؒ صحیح النسب حسینی سادات ہیں۔آپ کے والد ماجد حضرت سید شاہ علی جہاں شیر حسینی بن حضرت سید شاہ خضر حسینی رحمتہ اللہ علیہ بیدر ضلع کرناٹک اسٹیٹ اور آپ کے سکڑ دادا حضرت سید شاہ یحییٰ حسینی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔۶۰۰ ھ کے مشہور ومعروف اولیاء کرام سے یہ ثابت ہے۔حضرت سید شاہ یحییٰ حسینی رحمتہ اللہ علیہ تبلیغ اسلام کے فرائض انجام دیتے ہوئے مدینہ منورہ سے نکل کر ایران کے شہر سامرہ میں قیام پذیر ہوئے اس وقت ہلاکو خان کی حکومت تھی۔ ۶۱۷ ھ میں آپ سامرہ سے نکل کر ہندوستان تشریف لائے اور شہنشاہ ہند سلطان بلبن خاندان غلامان کے شہر ملتان میں سکونت اختیار کی۔وہاں سے آپؒ کے فرزند حضرت سید شاہ احمد حسینی رحمتہ اللہ علیہ ہند میں متھرا تشریف لائے اور یہیں پر سکونت پذیر ہوئے اور وہاں سے آپؒ کے فرزند حضرت سید محمد حسینی رحمتہ اللہ علیہ ٹھٹھہ اور بھکر کو پسند فرمائے اور وہاں سے آپؒ کے فرزند حضرت سید شاہ خضر حسینی رحمتہ اللہ

علیہ معہ خاندان حسن آباد جواب گلبر گہ کہلاتا ہے وہاں سے ہوتے ہوئے فیروز آباد میں تشریف لائے۔ بادشاہ وقت سلطان فیروز شاہ بہمنی کو آپ کے آنے کی خبر ملی اس نے شاہی انداز میں مودبانہ آپ کا استقبال کیا۔ حضرت سید شاہ خضر حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے دو صاحب زادے تھے (۱) حضرت سید شاہ علی جہاں شیر حسینیؒ (۲) حضرت سید شاہ عجب شیر حسینی رحمتہ اللہ علیہ۔ ان دونوں بھائیوں کو سلطان بہمنی نے آپؒ کے حکم پر فوج کے اعلیٰ عہدوں پر مامور کیا' یوں ہی کچھ عرصہ بیت گیا اور مقامی لوگ حضرت سید شاہ خضر حسینی رحمتہ اللہ علیہ سے فیض حاصل کرتے رہے۔ آپؒ کا بول بالا چاروں طرف ہونے لگا۔ معتقدین کی آمد رفتہ رفتہ بڑھنے لگی۔ پھر حضرت حسینیؒ نے یاد الٰہی میں خلل محسوس کیا تو وہاں سے اپنے فرزندان کو تاکید و ہدایت فرما کر ضلع بیدر تشریف لے گئے اور وہیں پر سکونت اختیار کی۔ آپؒ کے فرزندان بھی خاندانی ولایت سے نوازے جا چکے تھے لیکن اپنے ولی ہونے کا اعلان نہیں کرنا چاہتے تھے سو آپ حضرات نے اپنی ولایت کے راز کو چھپا کر رکھا تھا پر یہ راز زیادہ دنوں تک نہ چھپ سکا۔ بادشاہ وقت کی صاحب زادی سے یہ راز فاش ہوا۔ اس راز کے متعلق کچھ اس طرح نقل کیا جاتا ہے کہ ایک روز بادشاہ شکار سے واپس اپنے محل کو آرہا تھا ساتھ میں خاصان سوار میر شکاری اور فوج بھی تھی جس میں آپؒ دونوں بھائی بھی موجود تھے۔ فیروز شاہ کی صاحب زادی محل کے بالاخانے پر کھڑی سلطان کی تشریف آوری کا منظر دیکھ رہی تھی کہ سارے سواروں میں سے دو سواریاں ہوا میں اڑ رہی تھیں اس حیرت انگیز منظر سے وہ حیران و پریشان ہو کر رہ گئی اور اپنے والد کے پاس محل خاص میں جا کر سارا واقعہ اس نظارے کا بیان کر دیا۔ پھر بادشاہ بھی حیران ہوا اور ان دو

سواروں کی تلاش کے لئے خفیہ جاسوس کو مقرر کیا پھر کچھ عرصے بعد ایک روز زور کی آندھی' خوفناک طوفان آیا اس وقت بادشاہ کو خیال آیا کہ ہمارے جاسوس لاکھ تلاش کرنے پر بھی ان دو گھڑسواروں کے بارے میں کچھ جان کاری حاصل نہ کر سکے یقیناً یہ دو حضرات جو میری فوج میں ہیں وہ اللہ کے ولی ہی ہوں گے اور وہ ضرور ہم سے اپنی ولایت کا راز چھپانا چاہتے ہیں سو یہ ایک موقع ہے کہ اس آندھی میں جن حضرات کے خیمہ میں چراغ روشن رہے گا وہی دونوں اللہ کے نیک بندے ہوں گے' سوان کو پہچان کر ان کی قدر دانی کرنا لازم ہے۔ یہ سوچ کر بادشاہ نے جاسوسوں کو فوجی خیموں کی تلاشی کے لئے بھیجا۔ پھر جاسوس فوجی خیموں کی طرف چلے' کیا دیکھتے ہیں کہ سارے فوجی خیمے طوفانی ہوا کی وجہ سے اندھیرے میں گم ہیں اور ہوا کے زور سے تتر بتر ہوئے جارہے ہیں' صرف دو خیمے روشن چراغ اور اطمینان کے ساتھ نظر آنے لگے پھر وہ جاسوس حیران ہوکر ان خیموں کی جانب بڑھے اور دور سے ہی اندر جھانک کر دیکھنے لگے پھر ظاہر یہ ہوا کہ اندر سے کلام اللہ کی تلاوت کی آواز آرہی ہے جب قریب جا کر دیکھا تو دو نورانی چہرہ حضرات' سید شاہ علی جہاں شیر حسینی اور سید شاہ عجب شیر حسینی رحمتہ اللہ علیہ محو تلاوت نظر آنے لگے۔ فوری وہ جاسوس اس خبر کو بادشاہ کے سامنے پہنچادئے پھر بادشاہ دنگ ہوکر کہنے لگا بے شک ولی کی نسل ولی ہی ہوتی ہے اور اپنے شاہی سپاہیوں کے ہمراہ آپؒ کے پاس معافی طلب کرنے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا پھر یہ سارا معاملہ آپ دونوں بھائیوں پر منکشف ہوا تو فوری آپؒ حضرات وہاں سے اپنا رخت سفر باندھتے ہوئے معہ ازواج نکل پڑے۔

حضرت سید شاہ علی جہاں شیر حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی اہلیہ اس وقت حاملہ تھیں۔
حضرت جہاں شیر حسینیؒ معہ اہلیہ اور اپنے بھائی، فیروز آباد سے نکلتے ہوئے دریائے بھیما پر پہنچے اور دریا کی طرف دیکھنے لگے۔ ہر طرف طوفانی ہوا کی لہریں دوڑ رہی تھیں، دریا کا پانی سمندر کی طرح ابل رہا تھا اور ہر طرف طوفانی ماتم چھایا ہوا تھا ایسے میں دریا پار کرنا تو کجا دریا کے قریب جانے کی سوچ سے ہی قدم ڈگمگا جاتے تھے۔ پھر دیکھئے یہ اللہ والے اپنی ولایت کا راز چھپانے کیسی مصیبتوں کا سامنا کرتے ہیں۔ بے شک اللہ اور رسول اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ حضرت سید شاہ علی جہاں شیر حسینیؒ دریا کے کنارے کھڑے ہو کر اپنے رب سے راہ طلب فرماتے ہیں پھر غیب سے خداوند قدوس نے ندا دی کہ اے میرے بندے! تم اپنا رومال پانی پر بچھا دو اور اس پر سوار ہو کر دریا پار کر جاؤ۔ سبحان اللہ! ندائے غیبی کے مطابق آپؒ نے اپنا رومال مبارک پانی پر بچھا دیا اور اپنی اہلیہ اور بھائی کو لے کر رومال مبارک پر کھڑے ہو گئے پھر کیا دیکھتے ہیں ان اللہ والوں کی دلیری اور اللہ پاک کی ان پر نہایت مہربانی، کرم کہ الحمدللہ! وہ رومال مبارک کشتی کا کام کرنے لگا اور جب درمیان دریا پہنچے تو ہواؤں کے زور سے رومال مبارک کا ایک کنارہ جو خالی تھا ہوا کے ساتھ زوروں سے اڑنے لگا دراصل رومال کے چار کونے ہوتے ہیں جن کے تین طرف آپ تینوں حضرات کھڑے تھے چوتھا کونا خالی تھا۔ جیسے جیسے ہوا کا زور بڑھتا ویسے ویسے وہ کونا بھی ہوا کے بل اڑنے لگا جب اس کونے نے اڑنے کی تیزی بڑھائی تو حضرت جہاں شیر حسینیؒ کو اس کونے کی فکر ہونے لگی کہ کہیں اس کی تیزی سے اہلیہ اور بھائی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے بس یہی خیال حضرتؒ کو پریشان کر رہا تھا۔ قارئین کرام! اولیاء اللہ کی فکر ہو

یا ذکر دونوں رائیگاں نہیں جاتے کچھ نہ کچھ کمال ضرور دکھاتے ہیں۔ دراصل اللہ رب العزت اپنے ولیوں کو ہی ولی کی شان وعظمت کا کمال دکھانا چاہتا تھا بے شک اللہ کے سوا کوئی ایسا کمال دکھانے کے قابل نہیں۔اس وقت حضرت سید شاہ علی جہاں شیر حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ بی بی عصمت پناہ فردوس جہاں رحمتہ اللہ علیہا حاملہ تھیں آپ کے رحم میں ایک اور ولی کامل جلوہ گر تھے جو مادرزاد ولی اور آنے والے کل کے قطب وقت' تاجدار ولایت' قمرالارض تھے۔اپنے بابا کی فکر دیکھ کر شکم مادر سے کہنے لگے اے طوفانی ہوا !اس کونے پر سید جلال الدین محمد ہے۔سبحان اللہ! ماشاءاللہ! الحمدللہ! قدرت کاملہ کا عجب تماشہ دیکھئے وہ کونا جو طوفانی ہواؤں کے بل زوروں سے اڑ رہا تھا فوری تھم گیا۔آپ سب نے یہ آواز سنی اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور آپ سب حضرات دریا کے کنارے موضع ردے واڑی پہنچے اور وہاں پہنچتے ہی حضرت بی بی عصمت جہاںؒ پر آثار زچگی اپنا اثر دکھانے لگے' پھر آپ حضرات موضع ردے واڑی میں ایک مسجد کے پہلو والے مکان میں قیام فرما ہوئے جو ایک چھوٹا سا حجرہ تھا اور اسی حجرہ مبارک میں حضرت فردوس جہاں بی بی کو ایک چاند سا لڑکا تولد ہوا۔ یہ ولادت تھی حضرت قمرالارض تاجدار ولایت' حضرت سید شاہ جلال الدین محمد الملقب بہ شاہ چندا حسینیؒ کی جو کوئی عام ولادت نہیں بلکہ قدرت کاملہ کا ایک عجوبہ تھا جسے کرشمہ قدرت کہنا بہتر ہے۔حضرتؒ کی ولادت کی شہادت دکن کے بادشاہ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ خود اس طرح دے رہے ہیں' غور کیجئے!

حضرت شاہ چندا کی ولادت
اور سلطان دکن کی شہادت

مثنوی من لگن اور تاریخ گلدستہ تاریخ بیجاپور و دیگر رسالوں میں یوں نقل ہے کہ موضع ردے واڑی میں مسجد کے پہلو والے ایک حجرے میں بہ وقت صبح صادق حضرت شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ تولد ہوئے۔ بہ وقت تولد آپؒ کے جسم مبارک پر تہبند اور سر پر ولایت کا تاج موجود تھا اور چاروں طرف بوئے صندل اور مشک وعنبر مہکنے لگی۔ حضرت قمرالارض کی ولادت باسعادت ہر نجاست سے پاک مثل پیغمبر ہوئی۔ سبحان اللہ! ماشاءاللہ!

اس وقت گلبرگہ میں سلطان دکن حضرت سید محمد محمد الحسینی گیسودراز خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ بعد نماز فجر مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے کہ اچانک آپ کی نظر آسمان پر پڑی اور کافی وقت تک آپ یونہی آسمان کی جانب دیکھتے رہے پھر مسکراتے ہوئے اپنی خانقاہ کی طرف بڑھنے لگے۔ آپ کے ساتھ معتقدین و بزرگ حضرات بھی موجود تھے جنہوں نے خلاف معمول آپؒ کی یہ حالت دیکھی تو عرض کرنے لگے

کہ حضورؒ ایسی کیا بات ہے جو آج آپؒ آسمان کی طرف نظر کر کے کافی وقت تک یونہی کھڑے رہے۔ حضرت سلطان دکن کہنے لگے کہ آج امیر المومنین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک چاند سا لڑکا تولد ہوا جو اولیاء میں مثل چاند اس عالم میں چمکتا رہے گا اور اس کے جسم سے آقائے دو جہاں کی خوشبو مہک رہی ہے جس کی خوشی میں آسمانوں پر فرشتے جشن منا رہے ہیں۔ سو میں نے خوشی اور مسرت ظاہر کی۔

سبحان اللہ! ماشاء اللہ! الحمدللہ! یہ ہے شان ولادت حضرت قمر الارض شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی جن کا جشن ولادت آسمانوں پر فرشتے منا رہے ہیں۔

دینی اسلامی سنی بھائیو! ذرا غور فرمائیں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب و محبوب حضور والا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن ولادت دونوں جہان میں چار سو منایا ہے۔ اور اپنے خاص بندے اولیاء اللہ کی ولادت کے وقت بھی آسمانوں پر جشن میلاد کی محفل سجائی ہے۔ پھر کیوں نہ ہم جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منائیں اور اللہ کے ولیوں کا عرس مبارک کیوں نہ منائیں اور مزاروں پر صندل مالی چڑھا کر درود و سلام کا نذرانہ کیوں نہ پیش کریں۔ یہ تو کوئی شرک ہے اور نہ کوئی بدعت بلکہ مزاروں پر حاضری دینا انبیاء و اولیاء کی سنت ہے۔ درود و سلام پڑھنا فرشتوں اور اولیاء اللہ کی سنت ہے۔

حضرت شاہ چندا کی تعریف

حضرت شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی تعریف لکھنے کو میرے قلم میں اتنی قوت نہیں ۔ اللہ رب العزت کی مہربانی اور اولیاء کی محبت ونسبت کا کرم ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں!

حضرتؒ کی ولادت اور آپؒ کی زندگی کے وہ پل جو آپؒ نے اس عالم فانی میں گزارے اور اس کفرستان میں کفر کے اندھیروں کو دور کیا' دین اسلام کی شہرت ایسی بڑھائی کہ تا قیامت اس کا اثر باقی رہے گا۔ حضرت قمر الارضؒ کا شمار سارے عالم میں تمام اولیاء اللہ سے کچھ الگ ہی انداز میں لکھا جاتا ہے جو بے عیب و بے مثال ہے کہ حضرتؒ نے اپنی ماں کا دودھ نہیں پیا اور آپؒ کی شیر خواری کا عالم ماں باپ کی گود میں نہیں بلکہ ایک جھولا مبارک میں آسمانی ہواؤں میں گزرا شاید یہ پاک پروردگار کا ہی منشا تھا۔ حضرتؒ جب اس عالم فانی میں تشریف لائے آپؒ کے والد محترم نے آپؒ کا اسم مبارک سید جلال الدین محمد رکھا بعد ولادت آپؒ کے والدین کی تلاش میں سلطان کے سپاہی آپؒ کے مقام ردے واڑی پر آرہے تھے تب آپؒ

کے والد ماجدؒ نے آپؒ کو ایک جھولا مبارک میں رکھا اور پاک پروردگار سے فریاد کرنے لگے کہ اب کیا ہوگا پھر وہی ہوا جو منشائے رب العزت تھا۔ ماشاء اللہ! اسی وقت آپؒ کا جھولا مبارک حضرت قمر الارض کو لے کر آسمان میں سیر کرنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے دور غائب ہو گیا پھر آپؒ کے والدین و چچا جان سب مل کر آپ کے پیچھے آپ کو تلاش کرتے ہوئے نکل پڑے۔ الحمد للہ! اس طرح ایک مدت تک آپ جھولے میں ہی رہ کر آسمان کی سیر کرتے ہوئے ایک مقام پر آپہنچے جو ایک بیابان نما خشک جنگل تھا' جہاں کا ہر پیڑ سوکھا اور چاروں طرف خاموشی' ویرانی تھی وہاں ایک سوکھے پیڑ کی ٹہنی پر آپؒ کا جھولا کچھ وقت تک لگا رہا آپ کا جھولا اس سوکھے پیڑ کو لگنا ہی تھا کہ باری تعالیٰ نے اس پیڑ کو سرسبز کر دیا اور چاروں طرف ہریالی چھانے لگی۔ وہ سارا علاقہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک ہرا بھرا خوبصورت باغ نظر آنے لگا۔ آپؒ کے یہاں سے جانے کے بعد اس مقام پر ایک دیہات بن گیا جہاں سے جانور تک جان بچانے کو بھاگتے تھے وہاں پر ایک مادرزاد ولی کے شیر خوار قدم مبارک سے انسانی بسیرا ہو گیا اور اس مقام کا نام آپ کے جھولا مبارک سے موسوم کر کے گہوارہ رکھا گیا جو آج گنوار بن گیا۔ حضرتؒ کا جھولا مبارک وہاں سے ایک مدت کے بعد گوگی شریف کو پہنچا اور وہاں ایک نیم کے درخت کو زینت بخشی دوران سفر اور جب بھی آپ کو بھوک لگتی تو اپنی شہادت کی انگلی مبارک منہ میں رکھ لیا کرتے

جس سے آپؒ کو دودھ ملا کرتا تھا جب آپؒ شکم سیر ہوتے پھر انگشت مبارک منہ سے نکال دیتے تھے۔اس طرح آپؒ کا عالم شیر خواری گزر گیا اور آپؒ کے والدین مقام در مقام آپؒ کی تلاش کرتے ہوئے گوگی شریف کو پہنچے اور جھولا کے قریب آتے ہی جھولا خود بخود پیڑ سے نکل کر آپؒ کے والدین کے پاس آ گیا جس میں آپ کو دیکھ کر آپؒ کے والدین پروردگار عالم کا شکر بجالائے اور گوگی شریف میں ہی اپنا ٹھکانہ بنالیا اس طرح آپ کا بچپن گزرا اور آپؒ کی تعلیم وتربیت کی عمر آ گئی مگر اللہ پاک نے علم کے ہر باب کو آپ میں روشن کیا اور آپؒ کو بحر العلوم کے خطاب سے شہرت دوام بخشی۔آپ کا چہرۂ مبارک مثل چاند روشن تھا سو قمر الارض کہا جاتا ہے اور ولایت کے تاج پہنے آپ کی ولادت ہوئی اس لئے تاجدار ولایت کہا جاتا ہے۔

حضرت مولانا محمود بحری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف من لگن میں حضرت قمر الارض کی تعریف میں ننانوے اسم مبارک سے آپ کو یاد فرمایا ہے جو آپؒ کی کرامات اور خوبیوں سے منسوب ہے۔

حضرت شاہ چندا کا خطاب

حضرت سید شاہ جلال الدین محمد حسینی رحمتہ اللہ علیہ ' گلبر گہ شریف کا دورہ فرمائے۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تقریباً ۱۶ سال کی تھی۔ آپؒ سلطان دکن حضرت خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں حاضر خدمت ہوئے۔ اس وقت حضرت خواجہ سرکار کی عمر شریف ۱۰۰ ا سال کی تھی۔ حضرت خواجہ سرکار اپنے مریدین و معتقدین و مشائخین عظام کے ہمراہ مسند آرا تھے۔ ایسے میں حضرت قمر الارضؒ، حضرت خواجہ سرکار کی نیاز مندی حاصل کرنے آتے ہوئے نظر آئے۔ حضرت خواجہ سرکار حضرت قمر الارضؒ کو دیکھ کر اپنی مسند سے اٹھ کر آگے بڑھے اور آپ کا استقبال کرتے ہوئے بڑے ادب کے ساتھ آپ کو اپنے پاس بٹھایا اور کچھ راز و نیاز کے بعد حضرت قمر الارض با ادب حضرت خواجہ سرکار سے رخصت کی اجازت طلب فرما کر وہاں سے نکلے۔ آپ کے جانے کے بعد حاضرین مجلس جو اس نظارے سے حیران تھے کہ ایک کمسن لڑکے کی حضرت خواجہ سرکار اتنی قدر دانی فرمائے۔ اس کی وجہ کیا ہوسکتی ہے سو سب کے سب اپنی اس فکر کا حال حضرت خواجہ سرکار سے بیان کئے اور

اتنی خاطر وقدر دانی کا سبب جاننا چاہا۔آپ حضرت خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ لڑکا صحیح النسب حسینی سادات ہے اور اس کے جسم سے بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتی ہے اور یہ لڑکا کل اولیاء اللہ میں مثل چاند روشن ہوگا اور یاد رہے کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کی ولادت کا جشن آسمانوں پر فرشتوں نے منایا اور میں اس کی صداقت کا نظارہ کرر ہا تھا۔سبحان اللہ! پھر اس دن سے حضرت قمر الارض شاہ چندا حسینیؒ کے نام سے مشہور ومعروف ہوئے۔ (بحوالہ تاریخ مملوکیت بیجاپور)

یہ اللہ والوں کی شان ہے کہ قابل احترام اولیاء کی خاطر وقدر دانی کرتے اور ان کی عظمتوں کو عام کرتے ہیں۔

حضرت بندہ نوازؒ اور حضرت علاؤ الدین انصاریؒ کی حضرت چندا حسینیؒ سے ملاقات کا ایک واقعہ

نقل ہے کہ جس وقت حضرت (چندا حسینیؒ) کی ملاقات حضرت بندہ نوازؒ سے ہوئی اور اس وقت حضرت علاؤ الدین انصاری ساکن الند شریف بھی تشریف فرما تھے۔باہمی گفتگو کے وقت خاموش تشریف لے گئے اور راہی الند ہوئے۔

حضرت نے بوقت رخصت خواجہ صاحب سے دریافت فرمایا کہ وہ بزرگ

جو حضرت مجلس تھے کون تھے ارشاد ہوا کہ وہ میرے پیر بھائی ہیں اور الند میں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت کو اپنی غفلت اور ان کے اچانک تشریف لے جانے پر تاسف ہوا فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو الند جا کر انصاری صاحب سے نیاز حاصل کروں۔ خواجہ صاحب نے اجازت دی آپ اوسی وقت راہی ہو کر الند پہونچے اور اپنی حاضری کی اطلاع انصاری صاحب کے خدمت میں بھیجی۔ جواب ملا کہ مکان میں نہیں ہیں۔ مکرر اسی طرح عمل ہوا تیسری مرتبہ خود مکان پر پہونچے۔ کہتے ہیں کہ انصاری صاحب مکان میں تربوز تراشتے ہوئے تشریف رکھے تھے۔ حضرت کی آمد کی خبر سن کر فوراً پلنگ پر آرام فرمایا اور آدمی کے ذریعہ کہلا بھجا کہ اسوقت آرام فرما رہے ہیں اس پر آپ کا بحر جلال جوش میں آیا اور بے تحاشہ فرما دیئے کہ قیامت تک سوتے رہو۔ ساتھ ہی واپس ہو کر راہی گوگی شریف ہوئے۔ کہتے ہیں کہ اوسی وقت انصاری صاحب کے شکم میں درد شروع ہوا جس سے وہ بالکل بے تاب ہوئے اور اس کا اندفع آپ کے دم کے ساتھ ہوا۔

(بحوالہ انوارِ جلالی صفحہ۔۳۱)

حضرت شاہ چنداؒ کی ازواج واولاد وآل مبارک

زائرین وقارئین کرام حضرت شاہ چندا حسینیؒ کے مکمل حالات اس رسالہ میں بیان کرنا ناگزیر تھا۔مگرآگے اور بھی حضرات نبیرگان شاہ چندا کے بارے میں کچھ لکھنا ضروری ہے۔اس لئے ہم آگے بڑھتے ہیں ۔حضرت شاہ چندا حسینیؒ کو خرقہ خلافت خاندانی وارادتی دوطرفہ موجود تھے جس کے متعلق پچھلے صفحات میں لکھا گیا ہے اوراب آپ کی ازواج وآل واولاد کی تفصیل کچھ اس طرح نقل کی جاتی ہے کہ آپ حضرت کی اہلیہ حضرت بی بی مخدومہ جہاں بنت حضرت شیخ کاکو رحمتہ اللہ علیہ ہیں جو شاہ پور تعلقہ سگر موضع کے جلیل القدر ولی کامل حضرت محمود فاروقی سلطان صوفی سرمست گنج شہیداں اسد الاولیاء کی نواسی تھیں۔آپ کے بطن مبارک سے چاراولادنرینہ کامل واکمل اولیاء قطب الاقطاب تولد ہوئے جن کے اسماءگرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت سید شاہ نور عالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت سید شاہ نور عالم حسینیؒ فرزند اکبر و خلف اکبر و جانشین حضرت شاہ چندا حسینیؒ ہیں۔ اپنے والد ماجد کے بعد آپ ہی مریدین و معتقدین کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ حضرت باکمال بزرگ اور اپنے والد بزرگوار کے ہم عصر تھے۔ آپؒ کے والد ماجد کے بعد کل ۴۵ سال مسند نشین رہے۔ ۹۰۳ھ میں آپؒ نے وفات پائی اور اپنے والد ماجد کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ آپؒ کے بعد آپؒ ہی کی نسل سے مسند نشینی و ولایت جاری ہوئی۔ آپؒ کی آل و اولاد سے آج بھی یہ زمانہ روحانی فیض حاصل کر رہا ہے۔ حضرت نور عالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ نے تین نکاح کئے جن میں سے اول حضرت بی بی فاطمہ بنت حضرت شاہ سراج الدین جنیدی ابن حضرت شیخ ابوالفضل جنیدی گلبرگہ ہیں۔ جن کے بطن مبارک سے چھ صاحبزادے اور دو صاحب زادیاں تولد ہوئے جن میں سے صاحب زادہ پنجم اس رسالہ کے اہم بزرگوار حضرت مخدوم کائنات سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور باقی دو بیبیوں کے حالات و نام و نسب کا علم نہ ہونے سے مکمل حالات بیان کرنا ممکن نہیں

ہوا۔ الغرض ان ازواج صاحبہ کے بطن سے چھ اور صاحب زادیاں تولد ہوئیں۔ جن کے اسماء گرامی اور حالات کا علم نہیں ہوسکا۔ حضرت سید شاہ اسمٰعیل قادری گھڑواڑی شریف ضلع بیدر آپؒ کے حقیقی نواسے ہیں اور حضرت شیخ جلال حسینی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین بارگاہ قتالیہ کولم پلی موضع آپ کے حقیقی نواسے اور خلیفہ خاص بھی ہیں۔

(۲) حضرت سید شاہ احمد حسینی المعروف بہ شمس عالم حسینیؒ:

آپؒ قطب وقت جلیل القدر اولیاء میں شمار ہیں۔ آپؒ حضرت شمس عالم حسینیؒ کی بارگاہ رائچور میں ہے۔ ۸۹۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ رائچور ضلع میں لب سڑک حیدرآباد آپ کی گنبد مبارک جلوہ نما ہے۔

(۳) حضرت سید شاہ عبدالرحیم حسینیؒ اور
(۴) حضرت سید شاہ منتہٰی حسینیؒ

اپنے جد اعلیٰ حضرت سید شاہ خضر حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے پائین و پہلوئے حضرت سید شاہ خلیل اللہ بن نعمت اللہ علیہ رحمتہ کی گنبد کے قریب بیدر ضلع میں مرجع خلائق رونق فرما ہیں۔

یہؒ حضرت شاہ چندا کے پیارے حسینی زادے ہیں جو اپنے والد ماجد سے وراثت میں تبلیغ اسلام و ولایت کا تاج پا کر اس عالم فانی میں اپنا مقام اعلیٰ سے اعلیٰ بنا گئے۔

حضرت شاہ چندا کی وفات:

قمر الارض قمر الدین شمس الکونین آفتاب ولایت حضرت سید شاہ چندا حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے ۸۰۰ ھجری سے ۸۵۸ ھجری تک سارا عالم مالا مال تھا' بے بسوں کا آسرا' بے کسوں کا سہارا' غم خواروں کے آقا' یتیموں کے مسیحا بن کر حضرت شاہ چندا نے سارے عالم میں دین اسلام کا بول بالا کیا اور کفر کے اندھیروں کو مار بھگایا' نعرۂ تکبیر کو بلند کیا اور اپنا سفر آخرت طے فرما کر ۸۵۸ ھجری میں دار فنا سے دار البقاء کی جانب کوچ فرمایا۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔

قطعات تاریخی بر وصال حضرت سید چندا حسینی صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ

ہیں ولی چندا حسینی باکمال

ہے ''رخ چندا'' میں تاریخ وصال

۸۵۸ ھ

دیگر

امام الاولیا چندا حسینی		کہ ذات پاک او شمس جلالست

زہے معراج او در سیر لاہوت		کہ روح القدس را حیرت کمال است

تصرف از فیوضات لدنی		تعالیٰ بامقامات وصال است

زانفاسش دم عیسیٰ نمایاں		زانوارش ید بیضا مثال است

بلے او آفتاب ملک دکن است		ظہور ضو علی وجہ الکمال است

وصالش چوں شداز ذات الٰہی		سروشم گفت ایں'' قمر جلالست''

۸۶۴ھ

دیگر

معین الاولیا صدر جلالست		یمین الاتقیا شمع ایالت

خلاصہ خاندان مصطفائی		نقاودود و شاہ ولایت

چوں رونق بخش شد ملک عدم را		جلال الدین چشتی باسعادت

شدم درفکر تاریخ وصالش سروشم گفت ایں'' شمس جلالت''
۸٦۴ھ

دیگر

اگر جوئی تو فردوس بریں را بگوگی می ردم گویم ہمیں است
نہ گوگی قبلہ روحانیانست نہ گوگی رشک فردوس بریں است
چہ روضہ روضۂ جنت برشکش مثال آئینہ حیرت گزیں است
گرآید جوہر اول بطوفش بدیں نغمہ بست مدحت گزیں ست
نشان ازوصالش گر توجوئی ''رخ چندا'' زوجہ خوشتریں مست
۸۵۸ھ

دیگر

ہیں ولی چندا حسینی باکمال ہے'' رخ چندا'' میں تاریخ وصال
۸۵۸ھ

آپ کے بعدحیات آپؒ کے فرزند اکبروخلف اکبرسید شاہ نورعالم حسینیؒ ، آپ کے قائم مقام وہم عصر جانشین ثابت قدم ہوئے' حضرت نورعالم حسینیؒ کی آل و اولاد سے ہی آپ کا سلسلہ نسب وکسب جاری وساری ہے۔

حضرت ڈونگری شیر سوارؒ

حضرت سید شاہ جلال حسینی رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید شاہ نور عالم حسینیؒ کے فرزند چہارم ہیں۔ اس وقت کے جلیل القدر اولیاء اللہ میں آپؒ کو شمار کیا جاتا ہے اور آج بھی معتقدین حضرات بڑے ادب و احترام کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں نیاز مندی حاصل کرتے ہیں۔ آپؒ کے القاب شیخ جلال درویش کوہ نشین اور ڈونگری شیر سوار ہے جن کے متعلق کچھ اس طرح نقل ہے۔

حضرت سید شاہ جلال حسینیؒ جنگل و بیابان پہاڑوں پر غاروں کے اندر ہی اکثر رہا کرتے تھے۔ آپؒ ہمیشہ عالم استغراق میں محو ہو کر یاد الٰہی میں گم رہتے تھے۔ اس لئے آپؒ کو شیخ جلال درویش کوہ نشیں کہتے ہیں۔ اور عالم گیری اسناد میں آپ کو اسی نام سے یاد کیا گیا ہے۔ ایک شیر آپؒ کی سواری کا کام کرتا تھا اور ہمیشہ آپ کے ہی ہمراہ رہا کرتا تھا۔ اس لئے ڈونگری شیر سوار بھی کہتے ہیں۔ حضرت شیر سوارؒ جلال با کمال کشف و کرامات والے جلیل القدر ولی کامل گزرے ہیں۔ دین اسلام کی خاطر اپنی زندگی صرف کرنے والے اولیاء اللہ میں حضرت قمر الارض کی اولاد اور نبیرگان

میں حضرت شیر سوار اور حضرت مخدوم کائنات اور حضرت سید شاہ رحمٰن حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے اسم مبارک سرفہرست ہیں۔ آپ حضرات نے اپنی حیات مبارکہ میں کلمہ توحید کا نعرہ بلند کیا جس کا اثر پانچ سو سال بعد آج بھی آپ کے مزاروں پر قائم ہے۔ ہزاروں لاکھوں زائرین آپؒ کی چوکھٹوں پر اپنا سر جھکاتے ہیں۔ جن میں غیر مسلموں کی تعداد ہی اول درجہ پر ہے اور یہ لوگ آپ کو اپنا بھگوان مانتے ہیں اور آپ کے دربار سے اپنا دامن بھر لیتے ہیں۔ بے شک یہ اللہ رب العزت کا ایک جیتا جاگتا کرشمہ ہے۔ جن سے ہزاروں عالم فیض پاتے ہیں۔

حضرت شیر سوارؒ کا حیاتی حصہ کافی عرصہ موضع ایار پلی میں گزرا جو موضع کولم پلی سے تین یا چار میل کے فاصلے پر ہے یہاں ایک پہاڑ پر ایک بڑے پتھر کے درّے میں چار دیواری بنی ہوئی ہے جو سطح زمین سے چار دیواری تک زینہ بنی ہوئی ہے اس پہاڑ پر حضرت شیر سوار مشغول عبادت اور یاد الٰہی میں غرق رہتے تھے۔

جب حضرت شیر سوار اور مخدوم کائنات میں دوری واقع ہوئی تب سے حضرتؒ نے اسی پہاڑ کو زینت بخشی اور جب بھائی اور بہن کی یاد آتی تو بارگاہ قتالیہ پر حاضر ہوتے اور کچھ دیر کھڑے ہو کر واپس چلے آتے۔ اس طرح آپؒ کا کافی وقت موضع ایار پلی کو نصیب ہوا۔ اس گھنے جنگل میں آپؒ تنہا یاد الٰہی میں گم رہا کرتے۔

ایسے میں آپؒ کی کئی کرامات جلالی و جمالی ظاہر ہوئیں، جن میں سے دو واقعات مشہور ہوئے۔ پہاڑ پر جو چار دیواری موجود ہے وہ اس وقت کے معصوم بچے جو اس پہاڑ کے اطراف جانوروں کو چرانے آتے تھے ان معصوم کاریگروں کی نشانی ہے جو آج بھی موجود ہے۔ان دنوں یہ معصوم چرواہے اس گھنے جنگل میں پہاڑی کے آس پاس جایا کرتے تھے۔حضرت شیر سوارؒ ان چرواہے لڑکوں سے یہ چار دیواری تعمیر کروائے اوراس کی اجرت ہر روز شام کو کام ختم ہونے پر مٹی کا ایک کپہ (لقمہ) بنا کر دیتے تھے اوران بچوں سے فرماتے کہ اس کپہ کو مسل کے اپنی اجرت حاصل کرلو۔سو وہ معصوم اسی طرح کرتے تو ان کو اس کپے کے اندر کچھ نہ کچھ نقدی مل جاتی جسے دیکھ کر وہ بچے خوشی ظاہر کرتے ہوئے اپنے مقام کی جانب چلے جاتے۔اس طرح وہ معصوم کاریگر حضرت شیر سوارؒ کی نوازش پا کر چار دیواری کی تعمیر کئے اور تاریخ میں اپنا نام درج کر گئے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ کچھ اس طرح نقل کیا جاتا ہے کہ:

ان دنوں حضرت شیر سوارؒ کی پشت مبارک پر ایک راج پھوڑا نمودار ہوا تھا جس کی تکلیف کے باعث آپؒ بہت بے چین و بے قرار رہتے تھے۔آپؒ کی اس حالت کو دیکھ کر آپؒ کا ایک خادم جو پیشہ سے حجام تھا اس نے نشتر کے ذریعہ پھوڑے کو

کاٹنے پر مجبور کیا اور آپؒ اسے منع کرتے رہے پر وہ نہیں مانا اور آپ سے آہ وزاری کرتے ہوئے منالیا۔ پھر آپؒ نے اس خادم سے وعدہ لیا کہ جونہی وہ اس پھوڑے کو کاٹ کر نکالے گا فوری بعد اپنے مکان کا رخ پکڑے گا اور راستے میں پیچھے مڑ کر ہرگز نہ دیکھے گا۔ اس بات پر وہ خادم راضی ہوگیا اور حضرت کی پشت مبارک پر نشتر لگا کے پورا پھوڑا کاٹ کر نکالا اور حضرت کی قدم بوسی کر کے اپنے مکان کو روانہ ہوا۔ وہ پہاڑ پر سے نیچے اترتے ہوئے سوچنے لگا کہ حضرت نے مجھ سے ایسا وعدہ کیوں لیا' خیر ایک بار پیچھے مڑ کر دیکھ تو لوں' ایسا سوچتے ہوئے وہ خادم پیچھے کی طرف پلٹا پھر کیا ہوا اللہ ہی بہتر جانے پر وہ خادم اسی جگہ جاں بحق ہوگیا۔ پہاڑ کی پہلی سیڑھی کے پاس آج بھی اس خادم کی قبر کی نشانی موجود ہے۔ حضرت شیر سوارؒ اس واقعہ کے بعد وہاں سے موضع چنتن پلی کرناٹک کے جنگلوں میں چلے گئے اور وہاں ایک مدت تک رہے اور وہیں پر آپؒ کا وصال ہوا جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

مقام چنتن پلی اور شیر سوارؒ

نقل ہے کہ حضرت شیر سوارؒ کی سواری کا شیر موضع چنتن پلی میں حضرت

کا مطیع و معتقد بنا۔ یہ مقام نارائن پیٹ سے یادگیر ضلع کرناٹک جانے والی راہ پر کندکور گیٹ سے پانچ یا چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ مقام حضرت شیر سوار کی آخری قیامگاہ کے نام سے مشہور ہے چونکہ حضرت کا وصال مبارک یہیں پر ہوا اور آپؒ کی تدفین بھی یہیں پر عمل میں لائی گئی پر حضرت کا منشاء کچھ اور تھا۔ آپؒ کے خواہرزادے حضرت سید شاہ اسداللہ حسینی قدس سرہ کو آپؒ اپنی حیات مبارکہ میں ہی وصیت فرما چکے تھے کہ میں جہاں کہیں بھی وصال پاؤں میرا جسد خاکی موضع گلسرم میں ہی دفنایا جائے۔ سو یہ واقعہ حضرتؒ کے بعد حیات کی کرامتوں میں سرفہرست لکھا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔ حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ جب موضع چتن پلی میں تشریف لائے تھے تو مرض راج پھوڑا میں مبتلا تھے۔ آپؒ کا پھوڑا کٹا ہوا تھا اور اس سے خونی مواد خارج ہو رہا تھا اور آپؒ اس دردناک عالم کو برداشت کرتے ہوئے عالم استغراق میں تھے کہ ایک بیمار شیر آپؒ کے قریب آ گیا اور آپؒ کے پھوڑے سے جو مواد نکل رہا تھا اسے چاٹ لیا اور جیسے جیسے وہ آپ کے پھوڑے کے مواد کو چاٹنے لگا ویسے ہی وہ شیر اپنے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ قوی اور تندرست محسوس کرنے لگا اور حضرت کی پیٹھ پر راج پھوڑا بھی ختم ہونے لگا۔ سبحان اللہ! اس کرشمہ قدرت سے اس شیر نے آپ کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیا اور آپ نے اللہ

پاک کا شکرادا کرتے ہوئے شیر کے سر پر دست شفا رکھ دیا اور اب یہاں سے حضرت سید جلال حسینی ڈونگری شیر سوار ہوئے۔ یہ شیر ہمیشہ آپؒ کے قدموں کے پاس کھڑا رہتا تھا اور جب اس کو بھوک لگتی حضرتؒ اپنے دائیں پیر کا انگوٹھا اس کے منہ میں رکھ دیتے تو وہ چوس لیتا تو دودھ مل جاتا اور وہ اسے پی کر اپنی بھوک مٹا لیتا تھا اور کہیں جانا ہوتا تو یہ شیر آپؒ کی سواری کا کام کرتا تھا۔

اس طرح آپؒ سے انسان ہی نہیں بلکہ شیر جیسے جانور بھی روحانی فیض حاصل کئے ہیں مقام چنتن پلی میں کئی افراد آپ کے وعظ و نصیحت سے مستفید ہو چکے تھے اور انگنت مشرکین اسلام جیسے پاک مذہب میں شامل ہو چکے اور مریدین و معتقدین حضرات کی تعداد دن بہ دن بڑھتی گئی۔ حضرت شیر سوار رحمتہ اللہ علیہ ضلع محبوب نگر کے کئی پہاڑوں اور بیابانوں میں چلہ کشی فرما چکے ہیں۔ کوئل کنڈہ منیم کونڈہ جیسے کئی مقامات پر آپؒ نے اپنے قدم مبارک رکھے۔ رائچور میں بھی آپؒ نے چلہ کشی کی، جہاں آپؒ ایک غار نما پہاڑ پر رہ کر کوہ نشین مشہور ہوئے۔ اس طرح کرناٹک اور تلنگانہ کے ہزاروں افراد آپ سے روحانی فیض و شفا حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت شیر سوارؒ کی وفات

حضرت شیر سوارؒ نے دیہات در دیہات، جنگل در جنگل ہوتے ہوئے کئی مقامات کو اپنے قدم مبارک سے رونق بخشی۔ ہزاروں، لاکھوں مریدین و معتقدین کو اپنے فیوض و برکات سے مالا مال کیا۔ آخرکار اپنا سفر آخر کا حصہ موضع چنتن پلی میں ہی گزارا اور ۱۵؍ جمادی الاول ۹۱۶ھ میں اس عالم فانی سے دارالبقا کی طرف کوچ فرمائے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ موضع چنتن پلی میں ہی آپؒ کی نماز جنازہ و تدفین عمل میں آئی۔ چند دن بعد یہ خبر پا کر آپؒ کے خواہر زادہ حضرت سید شاہ اسداللہ حسینی قدس اللہ سرہ مریدین کے ہمراہ آہ و زاری کے عالم میں موضع چنتن پلی کو پہنچے اور مزار مبارک کو کھول کر آپؒ کا جسد مبارک وہاں سے لے جانا چاہتے تھے لیکن وہاں کے مقامی حضرات مریدین و معتقدین آ کر آپؒ کو روکنے لگے۔ پھر حضرت اسداللہ صاحب نے حضرت شیر سوارؒ کی وصیت سنائی کہ مجھے میرے ماموں جان حضرت شیر سوار نے وصیت فرمائی ہے کہ حضرت شیر سوارؒ جہاں کہیں بھی وصال پائیں پر جسد مبارک وہاں سے لے کر موضع گلسرم میں ہی دفنایا جائے سو میری یہ گزارش ہے کہ مجھے وصیت پر عمل کرنے دیں، پر معتقدین حضرات نے آپ کی بات نہیں مانی اور

آپس میں بات بڑھ کر بحث کی شکل اختیار کرگئی۔اس بحث ومباحثہ میں شام ہوگئی اور رات کا اندھیرا چھانے لگا۔پھر سب نے مل کر یہ طئے کرلیا کہ رات تو یہیں پر گزاریں اوراس معاملے کوحضرت شیر سوار پر چھوڑ کر سب یہیں سو جائیں' پھر صبح کیا ہوگا دیکھیں گے۔ پھر سب کے سب اس فیصلے پر راضی ہوکر وہیں پر سوگئے۔سب کے سب حضرت شیر سوار کے تہہ دل سے عقیدت مند تھے پھر کرشمہ قدرت دیکھئے کہ سب کی خواب گاہ میں حضرت شیر سوارؒ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ میری یہ قبر کھولی نہ جائے بلکہ قبر کے دس قدم سرہانے گلسرم والے اور قبر کے دس قدم پائیں میں چنتن پلی والیں زمین کو کھودیں جس کو میرا جسم ملے وہ اپنے حسب منشاء تدفین عمل میں لائیں۔اسطرح رات گزرنے پر صبح سب حضرات نے آپس میں صلح ومشورہ کیا پھر حضرت شیر سوارؒ کے حکم کے مطابق سرہانے اور پائیں میں قبر مبارک سے دس قدم ہٹ کر کھدائی شروع کی پھر کیا دیکھتے ہیں کہ جو منشائے شیر سوار تھا اسی کو رب تعالیٰ منظر عام پر لے آیا۔گلسرم والے حضرات کو حضرت شیر سوارؒ کا جسد مبارک ملا پھر وہ لوگ آپؒ کا جسد مبارک لے کر وہاں سے گلسرم چلے گئے اور وہاں پر آپ کی تدفین عمل میں آئی۔اس طرح حضرت سوار رحمتہ اللہ علیہ کی تدفین دو مرتبہ عمل میں آئی۔ مقام چنتن پلی میں ۱۵/جمادی الاول کو اور گلسرم میں ۲۱/جمادی الاول کو' انہیں تاریخوں میں دونوں جگہ پر آپؒ کا صندل مبارک ہوتا ہے جس میں ہزاروں' لاکھوں

عقیدت مند حضرات اپنی عقیدت کے گل پیش کرتے ہیں۔آپؒ کی وفات کا مادۂ تاریخ ''زیب خلد بریں'' ہے جس کے اعداد بحساب ابجد ۹۱۶ (۹۱۵) ہوتے ہیں۔

جامع مسجد اندرون درگاہ شریف موضع گلسرم میں حسب ذیل نظم کندہ ہے:

بدوران شاہ فریدوں اساس   کہ بینی ہزاراں چو قیصر غلام
سر سروراں شاہ عالی خطاب   کہ خدمت کنندش بجاں خاص و عام
اثر باز نظم جہاں بودہ است   ازدبود ملک دکن رانظام
کنوں در زمان شہنشاہ عصر   کہ برغیراوہست شاہی حرام
منور شدہ روضۂ گلسرم   چوں خلد از کرامات شیخ کرام
عفی اللہ بہ توفیق یزدان پاک   کزوکارہایا فتہ انتظام
چناں مسجد طرح افگندہ است   کہ مانند اونیست در روم شام
بہ پہلوئے آں مسجد پر صفا   بناکردہ حوضے زبہر انام
شدہ ہر دو آخر بہ توفیق حق   بخوبی چو فردوس کوثر تمام
ولے مسجدش ہست نزد خرد   زروئے صفا رشک بیت الحرام
بود حوض اوچشمۂ زندگی   کہ خضر از زلاش رسیدہ بکام
تو اں گفتنش جنت ملک ہند   کہ ہستند حوراں درو درخرام
درآں روضہ گرد و صفا کردہ طرح   بنائے علی خان عالی مقام

جانشین چنتن پلی

مخدوم کائنات حضرت سید شاہ احمد قتال حسینیؒ کے خواہرزادے حضرت سید شاہ شیخ جلال حسینی کی نسل سے ہوتے ہوئے سجادہ نشین یازدہم حضرت سید شاہ قتال حسینی ثانی کے جانشین اور حقیقی نواسے حضرت سید شاہ مولوی قطب حسینی صاحب قبلہ کے دو فرزند تھے۔ (۱) حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینی سجادہ نشین آستانہ قتالیہ کولم پلی اور (۲) حضرت سید شاہ جلال حسینی ہیں۔ دوم فرزند حضرت سید شاہ جلال حسینی کو چنتن پلی کے جانشین و سجادہ نشین مقرر کیا گیا۔ آپ حضرت سید شاہ محمد محمد الحسینی بڑی دیوڑی گوگی شریف کے داماد ہیں اور آپ موجودہ سجادہ نشین کولم پلی حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ کے حقیقی چچا ہیں اور آپ ہی کی نسل سے آج بھی چنتن پلی کی جانشینی و سجادہ نشینی چلی آ رہی ہے۔ بارگاہ چنتن پلی کے موجودہ سجادہ نشین سید شاہ عارف اللہ حسینی اور برادر سجادہ سید شاہ جعفر حسینی ہیں۔

قطب الاقطاب حضرت سید شاہ عبدالرحمٰن حسینیؒ کوئل کونڈہ

آپ کا نام حضرت سید شاہ عبدالرحیم المعروف بہ رحمٰن حسینی رحمتہ اللہ علیہ اور لقب بڑے صاحب ہے۔ آپؒ کی ولادت گوگی شریف میں ہی ہوئی۔ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے اس لئے سن ولادت اور سن وفات دونوں بھی نہیں لکھے جا رہے ہیں۔

آپؒ حضرت سید شاہ نور عالم حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپؒ اپنے اجداد اور اپنے بڑے بھائیوں کی طرح تبلیغ اسلام کو پسند فرمائے اور دین حق کی راہ میں ترک وطن فرما کر قدم بہ قدم دین کا بول بالا کرتے ہوئے کلمہ توحید کا فیضان جاری کرتے ہوئے محبوب نگر ضلع کوئل ساگر کے دامن میں موجودہ موضع انکیل میں اپنا قدم مبارک رکھا اور یہاں پر ایک مسجد کی تعمیر فرمائی جو آج بھی موجود ہے۔ کچھ عرصہ عبادت میں یہاں گزارنے کے بعد بہ حکم خداوند قدوس آپؒ موضع انکیل سے کوئل کونڈہ کو روانہ ہوئے اور یہی اپنی آخری قیام گاہ جان کر سرزمین کوئل کونڈہ میں ہی آرام فرما ہوئے۔ اس وقت مقام کوئل کونڈہ تاریخی اہمیت کا حامل تھا اور قلعہ کوئل کونڈا کے نام سے مشہور تھا اور یہاں کا تخت نشین کوئل راجہ مثل حیوان خبیث ظالم' کافر بادشاہ تھا۔ کوئل

راجہ کے متعلق کچھ روایتیں یوں نقل کی جاتی ہیں مشہور ہے کہ کوئل راجہ مسلمانوں کا جانی دشمن تھا۔

مسلم تو مسلم ہندو حضرات بھی اس ظالم راجہ کی حکومت سے تنگ آ چکے تھے۔اس دشمن اسلام کی شیطانیت جب حد سے بڑھنے لگی تو حق تعالیٰ نے اسلام اور انسانیت کی رہبری کرنے اپنے ولی قطب الاقطاب سید شاہ عبدالرحمٰن حسینیؒ کو فاتح کوئل کونڈہ مقرر کیا چونکہ گولکنڈہ کے سلطان ابراھیم قطب شاہ نے دو مرتبہ کوئل راجہ کی ریاست پر حملہ کیا مگر فتح نہ حاصل کر سکا۔جب سرکار قطب الاقطاب نے اپنا قدم مبارک کوئل راجہ کے قلعہ پر رکھا بہ فضل تعالیٰ ابراھیم قطب شاہ کو فتح حاصل ہوئی اور ظالم کوئل راجہ کے ظلم سے کوئل کونڈہ کو آزادی نصیب ہوئی۔

آپؒ کی بارگاہ مبارک پر فاتح کوئل کونڈہ کا نصب کردہ کتبہ ہے۔اس کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؒ ہی سے کوئل راجہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔کہا جاتا ہے کہ آپؒ نے اپنی انگشت شہادت سے کوئل راجہ کا سر قلم کیا اور جس جگہ پر یہ راجہ جا کر گرا اسے تلا کنٹہ یعنی سر گری ہوئی جگہ کہلاتی ہے (یہ تلگو لفظ ہے)۔کوئل کونڈہ کے اس قلعہ پر پنج بی بی کی مزار مبارک اندرون غار جلوہ گر ہے۔ان بیبیوں کے متعلق کئی روایتیں کی جاتی ہیں الغرض ایک روایت یوں نقل ہے کہ ابراھیم قطب شاہ کی فوج جب قلعہ کے اندر داخل ہوئی تو

حضرت قبلہ نے اپنی مستورات بیبیوں کو اس غار میں چھپ جانے کا حکم فرمایا اور کہا جب تک میں واپس آ کر نہ بلاؤں اس غار سے باہر نہ نکلیں پھر جب کافی وقت گزرنے کے باوجود آپؒ کی واپسی نہ ہوئی تو ان بیبیوں نے خیال کیا کہ کہیں آپؒ شہید نہ ہو گئے ہوں' اور اسی خیال میں تھے کہ کسی فوجی کے آنے کی آہٹ محسوس کر کے فوری زمین کو حکم فرمائے کہ شق ہو جا تو فی الفور زمین شق ہوگئی اور آپ سب بیبیاں اس زمین میں اتر گئیں اور زندہ سما گئیں۔ جس جگہ پر یہ بیبیاں زندہ سما گئیں وہیں پر ان کی یادگار مزاریں بنائی گئیں اور یہاں صرف زنانہ کو ہی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ مردانہ کو حکم نہیں ہے۔ اگر کوئی جبراً زیارت کو داخل ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ جانی یا مالی نقصان کا سامنا ہوگا اس لئے مرد حضرات کا یہاں آنا منع ہے۔ واللہ عالم بالصواب!

حضرت قطب الاقطاب کی مزار مبارک کے کچھ فاصلے پر چہل تن کے نام سے ایک پہاڑ مشہور ہے۔ نقل ہے اس پہاڑ پر لگ بھگ ۴۰' خدا رسیدہ بندے ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے' جن کی استعمال شدہ کچھ چیزیں آج بھی بطور یادگار موجود ہیں۔ واللہ عالم بالصواب! حضرت شاہ عبدالرحمٰن حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں احاطہ دائرہ میں چند مسواک کے پیڑ ہیں ان پیڑوں کے پتے لاعلاج مرض کو شفا کرنے میں مشہور مانے جاتے ہیں' کہتے ہیں یہ پیڑ حضرتؒ نے خود لگائے ہیں جب حضرت اپنی مسواک کو سوکھی

محسوس کرتے اسے زمین میں دفن کردیتے تھے جس کی جگہ پر وہ سوکھا مسواک پھر سے پیڑ کی شکل میں اگتا تھا اور ایک عجیب کرشمۂ قدرت ہے کہ ان پیڑ کے پتوں پر حروف ابجد جیسے الف، با، طا، سین، ص، ل، م جیسے حروف لکھے نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کئی حضرت اللہ اور محمد اور کلمہ توحید ان پتوں پر لکھا ہوا پائے ہیں اور ان پتوں کو کھانے سے کئی امراض میں شفاو کامرانی پائے ہیں۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے چونکہ شفا دینے والی ذات اللہ کی ہے پر بے ذریعہ کچھ نہیں ملتا اس لئے اللہ کے ولی بے شک اپنے عقیدت مندوں کی حاجت روائی کرتے ہیں اور ان کی استعمال شدہ چیزوں میں ضرور برکت ہوا کرتی ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحمٰن حسینی رحمتہ اللہ علیہ کا صندل مبارک ہر سال ماہ ذوالحجہ میں چاند کی ۲۱؍تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ عقیدت مند حضرات کثیر تعداد میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ نقل ہے کہ آپ کے سرہانے ایک نیم کا درخت ہے جس کے پتے معمول کے خلاف شیریں ہوتے ہیں اور یہ کرامت صرف حضرت کے صندل مبارک کے دن ہی نظر آتی ہے۔ اس طرح حضرت شاہ چنداؒ کے نبیرہ کی عظمتوں کا بیان جتنا بھی لکھوں کم ہے۔ اللہ رب العزت نے آپؒ کے خون میں وہ اثر رکھا کہ آپ کی اولاد نسل درنسل ولایت کے تاج پہنتی آئی اور لاکھوں افراد مشرکین کو اسلام جیسے پاک مذہب میں شامل کرتے ہوئے ہر طرف حق کا نعرہ بلند کرتے ہوئے جلوہ فرما ہوئی۔

اعلان سجادگی

محترم و معزز قارئین کرام و برادران اسلام! مخدوم کائنات حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات معہ برادران و جد اعلیٰ آپ حضرات کے سامنے رسالہ کی شکل میں موجود ہے۔ اب آستانۂ عالیہ قتالیہ کے مسند نشیں سجادگان حقیقی کے بھی کچھ حالات پیش کئے جائیں تو بہتر ہوگا۔ اس لئے شروع سے موجودہ سجادگان حضرات کی ایک فہرست صحیح الدلائل اسناد کے ساتھ پیش خدمت ہے:

۸۹۶ھ میں حضرت مخدوم کائنات اپنی ہمشیرہ کے ساتھ موضوع کولم پلی میں زندہ زمین میں سما گئے۔ پھر معتقد حضرات اسی جگہ پر دو مزار مبارک تعمیر کر کے اپنی عقیدت کے گل پیش کرنے لگے۔ اعلان سجادگی کا واقعہ پچھلے صفحات پر درج کیا جا چکا ہے' پھر بھی ضرورتاً مختصر انداز میں یہاں لکھا جا رہا ہے تاکہ آگے کے معاملات عرض کرنے میں آسانی ہو۔ اسی وقت سے بارگاہ قتالیہ میں نیاز مندی اور غلاف پوشی کا سلسلہ جاری ہوگیا پھر عقیدت مند حضرات کو یہ خیال آیا کہ بارگاہ کی نگرانی کی خدمت انجام دینے کے لئے کوئی مقرر ہو تو بہتر ہوگا جب یہ خیال معتقدین بارگاہ کو آیا اسی دوران بارگاہ حضرت مخدوم

کائنات سے اس طرح بشارت ہوئی کہ عقیدت مند حضرات کے خواب میں حضرت مخدوم کائناتؒ اپنی بارگاہ کی خدمت انجام دینے کے لئے اپنا ایک وارث طئے فرما کر ان کا چہرۂ مبارک معتقد حضرات کو دکھائے اور انہیں حضرت کو اپنا جانشین مقرر کرنے کا حکم جاری کیا‘ جو حق کا فیصلہ تھا بے شک یہ فیصلہ منظر عام پر آنے کا وقت بھی آ گیا۔ حضرت مخدوم کائنات کے ہمشیر زادے حضرت شیخ جلال حسینی قدس سرہ سے آپ کو بے حد لگاؤ تھا۔ آپؒ اپنے ماموں جان کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے‘ جب سے ماموں جان سے دوری ہوئی اس وقت سے آپ بہت پریشان تھے ایسے میں آپؒ کے خواب میں ہر روز یہی منظر پیش ہوتا کہ آپ کو حضرت مخدوم کائنات لاڈ پیار کے ساتھ اپنا دست مبارک آپؒ کے سر پر پھیرتے اور فرماتے میرے پیارے بھانجے! اب وقت آ گیا ہے میرے جانے کا سو میں اس عالم فانی سے کوچ کر رہا ہوں سو تم میری بارگاہ پر آ جاؤ اور اپنا حق لے لو۔ یہ سن کر شیخ جلال حسینی زار و قطار رو پڑتے اور روتے ہوئے نیند سے بیدار ہو کر حق سے دعا فرماتے کہ اے میرے مولا! میرے سر سے ایسا سایہ مت چھین جس کے بغیر میرا جینا محال ہے۔ پھر کچھ دن بعد افراد خاندان کو یہ علم ہوا کہ موضع کولم پلی میں حضرت مخدوم کائنات وصال فرما چکے ہیں تو آپ سب پر جیسے بجلی گر پڑی۔ آپ حضرات روتے ہوئے حضرت شیخ جلال حسینی کے پاس پہنچے اور یہ خبر دے کر آہ و زاری کرنے لگے۔ آپؒ کو جیسے ہی یہ خبر ملی آپ کا عالم بڑا دردناک ہو گیا‘ آپ کو سنبھالنا کسی کے بس کی بات نہ تھی۔ سب حضرات نے مل کر آپؒ

کے مسند نشیں ہونے کا اعلان کرتے ہوئے نانا حضرتؒ کی اجازت وقدم بوسی حاصل کرکے موضع کولم پلی کی جانب روانہ کیا۔ افراد خاندان کی دعائیں لے کر اشک بھری آنکھوں سے گرتے پڑتے آپؒ عالم دیوانگی میں موضع کولم پلی میں واقع آستانہ قتالیہ پر پہنچے اور جونہی آپ نے مزاروں کو دیکھا فی الفور مزاروں سے لپٹ کر گڑگڑانے لگے۔ آپؒ کا یہ عالم دیکھ کر حاضرین معتقد حضرات کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھر گئیں اس طرح کافی وقت آپؒ مزاروں پر اپنا سر مبارک رکھ کر زار زار رو رہے تھے۔ چند حضرات ہمت کرکے آگے بڑھے اور آپؒ کو سمجھا کر سنبھالتے ہوئے دلاسہ دینے لگے اور آپؒ کے چہرۂ مبارک کو دیکھ کر حیران وششدر رہ گئے کہ یہ تو وہی حضرت ہیں جن کے متعلق حضرت مخدوم کائنات ان معتقد حضرات کے خواب میں جانشین اعلان کئے تھے۔ سو اسی وقت سب نے متفق ہو کر آپؒ کو مسند نشین وتخت نشین آستانۂ عالیہ قتالیہ موضع کولم پلی اعلان کیا۔

اس طرح آستانہ عالیہ قتالیہ کے تخت نشین سجادگان و جانشین حضرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت سیدنا شیخ جلال حسینی رحمتہ اللہ علیہ حضرت مخدوم کائنات کے بھانجے ہیں اور آپؒ کو مسند سجادگی حاصل ہوئی۔ آپؒ کے بعد آپ کی نسل آل واولاد میں ہی یہ سلسلہ سجادگان آج تک جاری وساری ہے۔

مکمل تفصیل بہ فہرست پیش خدمت ہے:

جانشین وسجادہ نشین اول حضرت سید شاہ شیخ جلال حسینیؒ

حضرت شیخ جلال حسینیؒ خواہر زادہ حضرت مخدوم کائنات ونبیسہ حضرت سید شاہ نور عالم حسینیؒ گوگی شریف باکمال کامل فقیر وروشن ضمیر اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ ۸۹۷ھ میں اپنے نانا حضرت سید شاہ نور عالم حسینی سے جانشینی کا تاج پہن کر خلافت فاخرہ سے سرفرازی حاصل کی اور بہ اجازت افراد خاندان و بارگاہ حضرت مخدوم کائنات گوگی شریف سے موضع کولم پلی کو روانہ ہوئے اور موضع کولم پلی میں پہنچ کر مسند قتالیہ پر فائز ہوکر اپنے علم وحکمت کی برکت سے انگنت معتقدین کو فیض یاب کیا۔ ان دنوں ہزاروں زائرین بلاتفریق مذہب وملت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور آپ سے اپنے حالات زندگی میں نیک تبدیلیاں فتح وکامرانی حاصل کرتے تھے۔ اس طرح آپ کے حسن اخلاق پر کئی حضرات فدا تھے۔ ۸۹۷ھ سے ۹۳۰ھ تک کُل ۳۸ سال حضرت شیخ جلال حسینیؒ آستانہ قتالیہ پر مسند آرا رہے۔ آپ کو ایک فرزند حضرت سید شاہ قتال حسینیؒ تھے اور ایک صاحب زادی تھیں آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی اپنے فرزند ارجمند کو خرقہ خلافت سے نوازا اور اعلان سجادہ دوم و

جانشین آستانہ قتالیہ موضع کولم پلی مقرر کیا اور سن عیسوی ۱۵۱۵ء ۹۳۵ھ میں بارگاہ قتالیہ سے اجازت لے کر عالم فانی سے عالم بقا کی طرف کوچ فرمائے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا مزار مبارک آستانیہ قتالیہ میں جلوہ افروز ہے۔

حضرت سید شاہ قتال حسینیؒ

حضرت سید شاہ قتال حسینی قدس اللہ سرہ ابن حضرت سید شاہ شیخ جلال حسینی رحمتہ اللہ علیہ خواہر زادہ حضرت مخدوم کائنات اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ۹۳۵ھ میں جانشین وتخت نشین دوم آستانہ قتالیہ کی حیثیت سے فائز ہوئے۔ آپؒ اپنے والد ماجد کی طرح ولی کامل بزرگ تھے۔ سخاوت اور دریا دلی، سلوک وتربیت کے اعلیٰ پیکر تھے۔ آپؒ کی حیات مبارکہ میں ہی عالم گیری اسناد جاری ہوئے۔ ۹۶۰ھ کے اسناد سے آپؒ سجادہ نشین دوم آستانہ قتالیہ ثابت ہیں۔ آپؒ اپنے والد ماجد کے اکلوتے فرزند تھے، اور آپ لااولاد بھی تھے۔ اس لئے آپؒ نے اپنے ہمشیر زادے حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ کو گود لیا اور اپنے بعد مسند نشین فرماتے ہوئے تمام جائداد وآستانہ عالیہ قتالیہ پر عالم گیری اسناد میں آپ کو شریک فرمائے اور خلافت کا تاج پہنا کر اپنا جانشین نامزد کیا۔ ۹۳۵ھ سے ۹۶۳ھ تک کُل ۲۸ سال سجادگی کے

فرائض انجام دے کر سن ۱۵۴۳ء میں اپنے بزرگوں سے اجازت پا کر واصل بحق ہوئے اور آپ کی مزار مبارک احاطہ درگاہ قتالیہ میں ہی موجود ہے۔

حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ

حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہ حضرت سید شاہ قتال حسینی قدس سرہ کے متبنٰی فرزند اور نبیرہ حضرت سید شاہ شیخ جلال حسینی قدس سرہ' خواہر زادہ و جانشین اول آستانہ عالیہ قتالیہ موضع کولم پلی ۹۶۳ھ میں آپؒ تخت نشین ہوئے۔ آپؒ اپنے نانا حضرت اور ماموں حضرت کی طرح حسن اخلاق علم وعمل کے پیکر' مثل آفتاب روشن تھے۔ آپؒ صاحب جمال' با کمال بزرگ تھے۔ ان دنوں آپؒ کی صحبت ونسبت سے ہزاروں حضرات فیض یاب ہوئے ہیں۔ آپؒ ۹۶۳ھ سے ۹۷۹ھ تک کُل ۱۶ سال تخت نشینی فرما کر اپنے فرزند سید شاہ مصطفٰے حسینی قدس سرہ کو جانشین اعلان فرما کر واصل بحق ہوئے۔ آپؒ کی مزار مبارک بھی احاطہ درگاہ میں ہے۔

حضرت سید شاہ مصطفےٰ حسینیؒ

حضرت سید شاہ مصطفےٰ حسینیؒ بن حضرت سید شاہ چندا حسینیؒ ۹۷۹ھ میں اپنے والد ماجد کے وفات فرمانے کے بعد مسند سجادگی پر فائز ہوئے۔ آپؒ اپنے پدر بزرگوار کی طرح ہر کام میں اپنے اجداد کی نقل فرماتے اور اپنے بڑوں کی یاد دلاتے تھے۔ آپؒ کو دیکھتے تو آپ کے والد ماجد ہی نظر آتے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب بندوں میں ایسی ادا رکھی ہے کہ ان کو ایک بار کوئی دیکھ لے تو بس وہ اپنی پوری زندگی کو ان اللہ والوں کی خدمت میں ہی صرف کر دیتا ہے۔

ایسی تمام خوبیاں حضرت سید شاہ مصطفےٰ حسینیؒ میں موجود تھیں۔ ۹۷۹ھ سے کُل ۳۰ سال آپ نے اپنے فرائض انجام دئے اور ۱۰۱۴ھ میں اپنے فرزند سید شاہ چندا حسینی ثانیؒ کو خاندانی اسناد سے اور خلافت فاخرہ سے نواز کر اپنے بزرگوں ں سے اجازت پا کر اس عالم فانی سے واصل بحق ہوئے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔ آپؒ کی مزار مبارک بھی احاطہ درگاہ قتالیہ میں اپنے بزرگوں کے پاس ہی موجود ہے۔

حضرت سید شاہ چندا حسینی ثانیؒ

حضرت سید شاہ چندا حسینی ثانیؒ بن حضرت سید شاہ مصطفےٰ حسینیؒ اپنے والد ماجد کے بعد ۱۰۱۴ھ میں مسند نشیں ہوئے اور کُل ۲۹ سال تک اس مرتبے پر فائز رہے۔ آپؒ اپنے اجداد کی طرح سخاوت کے سمندر، علم کے دھنی، سلوک حسنہ کے پیکر تھے۔ آپؒ کی حیات مبارکہ میں زائرین و معتقدین، نیاز مند حضرات کی تعداد کافی بڑھ چکی تھی۔ آپؒ کے حسن سلوک و دریا دلی کے چرچے چاروں طرف پھیلنے لگے۔ ہر مذہب کے لوگ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس طرح آپؒ کے فیض بابرکت سے کئی حضرات مالا مال ہوئے۔ آپؒ ۱۰۴۳ھ میں اپنے فرزند کو اپنا جانشین مقرر فرما کر اس عالم فانی سے کوچ فرمائے اور احاطہ بارگاہ میں مدفون ہیں۔

حضرت سید شاہ خواجہ اویس حسینیؒ

حضرت سید شاہ خواجہ اویس حسینیؒ ابن حضرت سید شاہ چندا حسینی ثانیؒ ۱۰۴۳ھ میں اپنے والد ماجد کے بعد مسند نشین ہوئے۔ آپؒ اپنے اجداد سے بھی زیادہ طویل عرصہ تک مسند نشین رہے۔ ۱۰۴۳ھ سے ۱۱۰۳ ھجری تک کل ۶۰ سال تک آپؒ نے سجادگی کے فرائض انجام دئے ہیں۔ آپؒ کو اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اکلوتی صاحبزادی تھیں جن کا عقد مسعود حضرت سید شاہ مسعود حسینیؒ عرف خطیب مسعود صاحب سے ہوا۔ آپؒ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی اپنے بعد بارگاہ عالیہ قتالیہ کے فرائض انجام دینے اپنے داماد صاحب کو قابل جان کر حضرت سید شاہ مسعود حسینیؒ کو خرقہ خلافت فاخرہ سے سرفراز فرمایا اور اپنا جانشین نامزد کرتے ہوئے وصیت نامہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا کہ بارگاہ عالیہ قتالیہ کی تمام انعامی جائیداد اور عالم گیری اسناد کو اپنے داماد صاحب کے حوالے کرتا ہوں اور میرے بعد سجادگی و تخت نشینی کے فرائض انجام دینے میں ان کو کوئی رکاوٹ یا کسی قسم کی تکلیف پیش نہ آئے اس

لئے یہ وصیت نامہ اپنے دست مبارک سے با ہوش وحواس اپنے خیال وگمان کی پختگی کے ساتھ تحریر کرتا ہوں۔ اس طرح حضرت خواجہ اویس حسینیؒ نے اپنے داماد حضرت مسعود حسینیؒ کو اپنا جانشین نامزد کر کے ۱۱۰۳ھ میں اس عالم فانی سے کوچ کیا اور احاطہ بارگاہ میں ہی مدفون ہیں۔

آپ حضرات سجادگان آستانہ قتالیہ اول سے ہوتے ہوئے آنے والے تمام اسناد و وصیت نامے آج بھی آستانہ عالیہ کے موجودہ سجادہ نشیں حضرت کے پاس موجود ہیں۔

حضرت سید شاہ مسعود حسینیؒ

حضرت سید شاہ مسعود حسینی المعروف شیخ خطیب مسعود قدس سرہ سن ۱۶۸۳ء م ۱۱۰۳ھ میں اپنے خسر حضرت سید شاہ خواجہ اویس حسینی قدس سرہ کے وصال پانے کے بعد تخت نشیں آستانہ عالیہ قتالیہ موضع کولم پلی مقرر ہوئے۔ آپؒ عدل وانسانیت کے پیکر تھے جس کی مثال اللہ رب العزت نے خود ہی دی ہے۔ یہ حضرت مخدوم کائنات کی آپؒ پر بے حد محبت' نظر کرم اور مقبول بارگاہ رب العزت ہونے کا ثبوت ہے کہ آپؒ کے عہد سجادگی میں دربار قتالیہ پر ۱۱۱۳ھ میں جھوٹے دعویدار قابض ہونے

کی سازش رچ رہے تھے۔ جسے اللہ پاک نے نا کام کیا اور آپؒ کو مقبول فرما کر سچا دعویدار وعہدیدار و مسند نشیں ثابت کیا۔

اس طرح اللہ پاک نے سچائی کا بول بالا کیا اور جھوٹے کا منہ کالا کیا۔ یہ اللہ پاک کی نہایت مہربانی، کرم ہے۔ حضرت مسعود حسینی قبلہ قدس سرہ اپنے بزرگوں کی دعاؤں سے اور حضرت مخدوم کائنات کی نظر کرم سے کُل ۶۵ سال تخت نشیں رہے۔ اور اپنے عہد حیات میں ہی اپنے فرزند سید شاہ خواجہ حسینیؒ کو اپنا جانشین نامزد فرما کر خلافت فاخرہ کا تاج پہنا کر سجادہ نشین آستانہ قتالیہ مقرر کیا۔ اور ۱۱۶۸ھ کو وفات پا کر روبرو آستانہ قتالیہ مدفون ہوئے۔ احاطہ درگاہ حضرت مخدوم کائنات کے پائیں آپؒ آرام فرما ہیں۔

حضرت خواجہ حسینیؒ

حضرت سید شاہ خواجہ حسینیؒ ابن حضرت سید شاہ خطیب مسعود حسینیؒ اپنے والد ماجد کے بعد ۱۱۶۸ھ میں تخت نشین ہوئے۔ آپؒ اپنے والد ماجد کی طرح دلیر اور انصاف پرست ہستی تھے۔ راہ سلوک کی مشعل و علم وطریقت کی اپنی مثال آپ، ولی

صفت خدا رسیدہ شان کے مظہر تھے۔ ۱۱۶۸ھ سے ۱۲۰۰ھجری تک کل ۳۲ سال مسند نشین رہے اور حیات مبارکہ میں ہی اپنے فرزند سید شاہ درویش حسینیؒ کو اپنا جانشین مقرر فرما کر واصل بحق ہوئے اور اپنے والد ماجد کے پہلو‘ احاطہ درگاہ میں مدفون ہیں۔

حضرت سید شاہ درویش حسینیؒ

حضرت سید شاہ درویش حسینیؒ ابن حضرت سید شاہ خواجہ حسینی قدس سرہ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ۱۲۰۰ھ میں تخت نشین ہوئے اور ۱۲۳۰ھ تک کل ۳۰ سال سجادگی کے فرائض انجام دئے۔ آپ کے عہد سجادگی میں بارگاہ حضرت مخدوم کائنات پر ایک مشہور و معروف کرامت ظاہر ہوئی جس کا مکمل واقعہ کونڈا ویر پالنگا یت جاگیردار کے نام سے تحریر کیا گیا ہے۔ آپؒ اپنے عہد سجادگی میں اپنے فرزند حضرت سید شاہ امام الدین حسینیؒ کو جانشین فرما کر واصل بحق ہوئے اور احاطہ بارگاہ میں ہی مدفون ہوئے۔

حضرت سید شاہ امام الدین حسینیؒ

حضرت سید شاہ امام الدین حسینیؒ ابن حضرت سید شاہ درویش حسینی قدسرہ اپنے والد ماجد کے بعد ۱۲۳۰ھ میں مسند نشین ہوئے۔ آپؒ اپنے اجداد کی طرح سخی اور انصاف پرست اور سلوک و علم و محبت کے پیکر تھے۔ آپؒ ۱۲۶۰ھ تک کل ۳۵ سال مسند نشیں رہے اور اپنی حیات میں ہی اپنے فرزند سید شاہ قتال حسینی ثانیؒ کو اپنے قائم مقام فرما کر خلافت کا تاج پہنائے اور اپنے اجداد سے اجازت پا کر واصل بحق ہوئے۔ آپؒ کی مزار بھی احاطہ درگاہ میں ہی موجود ہے۔

حضرت سید شاہ قتال حسینیؒ ثانی

حضرت سید شاہ قتال حسینی ثانی بن حضرت سید شاہ امام الدین حسینی قدس سرہ ۱۲۶۵ھ میں تخت نشین ہوئے۔ آپؒ نے ۱۳۰۱ھ تک کل ۳۶ سال تک سجادہ نشینی کے فرائض انجام دئے۔ آپؒ کو اولاد نرینہ نہیں تھی اور اکلوتی صاحب زادی محترمہ حضرت سیدہ دادا بی صاحبہ تھیں جن کا عقد مسعود حضرت سید شاہ ندیم اللہ حسینی چشتی گلبرگوی گرمٹکال سے ہوا جن کے بطن مبارک سے دو صاحب زادے تولد ہوئے

(۱) حضرت سید شاہ مولوی قطب حسینی چشتی القادری (۲) حضرت سید شاہ صاحب حسینی چشتی القادری۔ حضرت قتال حسینی ثانی قدس سرہ نے اپنے بڑے نواسے مولوی حضرت سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ کو قابل جان کر خاندانی خلافت اور وراثت دونوں اپنے نواسے کے حوالے کئے اور تمام اراضی جا گیرات بارگاہ عالیہ قتالیہ وسجادہ نشینی آپ کے نام کرتے ہوئے وصیت نامہ تیار کیا اور اس پر دستخط فرما کر دربار قتالیہ میں مشائخین عظام و علمائے کرام و اہل طبقات فقراء و معتقد حضرات کو گواہ بنا کر اعلان فرمائے اور اپنے نواسے حضرت سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ کو اس قابل پانے کے بعد اپنے اجداد سے اجازت پا کر واصل بحق ہوئے اور احاطہ بارگاہ میں ہی مدفون ہوئے۔

نوٹ:

یہاں تک گزرے ہوئے یعنی سجادہ اول سے سجادہ نمبر ۱۱ تک سبھی حضرات کی قبر انوار احاطہ بارگاہ قتالیہ میں ہی موجود ہے۔ سجادہ نشین اول حضرت خواہر زادہ شیخ جلال حسینی قدس سرہ کی مزار مبارک حضرت ماں عائشہ بی بی صاحبہؒ کے بائیں پہلو میں جدید گنبد کی تعمیر نو کی وجہ گنبد مبارک کی دیوار میں سما گئی جس کی نشانی دیوار کو لگا کر ہی آپؒ کی مزار مبارک بنائی گئی۔ آپؒ کے بعد آپ کے پہلو میں گنبد کے باہر سجادہ نشین دوم وسوم و چہارم موجود ہے اور گنبد مبارک کے روبرو حضرت ماں عائشہ بی بی صاحبہؒ کے پائیں سجادہ نشین ششم حضرت خواجہ اویس حسینی قدس سرہ اور سجادہ نشیں ہفتم

حضرت سید مسعود حسینی قدس سرہ کے مزارات ہیں باقی بزرگان سجادہ نشین کے مزارات بھی احاطہ بارگاہ میں ہی ہیں مگر فلاں مزار فلاں کی کہنے کو کوئی تختی یا نشان دہی موجود نہیں ہے۔ اور اوپر ذکر کردہ حضرات کی بھی کوئی تختی یا نشانی نہیں ہے مگر خاندانی بزرگوں سے اور عقیدت مند حضرات سے ملے ہوئے ثبوتوں یعنی کہاوتوں کی وجہ سے ہم یہاں درج کررہے ہیں۔ یہ بات پکی ہے کہ احاطہ درگاہ میں موجود سارے مزارات گذرے ہوئے تمام سجادہ نشیں حضرات کے ہی ہیں اب یہاں سے باقی سجادہ نشین حضرات کو بارگاہ کے سیدھے پہلو احاطہ بارگاہ کے باہر روڈ کے پہلو والے دائرے میں دفن کیا گیا چونکہ احاطہ بارگاہ میں زائرین و معتقدین حضرات کی آمد کثیر تعداد میں ہوتی ہے اس معاملہ کو مدنظر رکھتے ہوئے افراد خاندان سجادگان و سجادہ نشین حضرات کا ایک دائرہ مقرر کیا گیا جس میں سجادہ نمبر ۱۲، اور افراد خاندان کی مزارات موجود ہیں اور سجادہ نشین نمبر ۱۳، حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینی قدس سرہ کو بارگاہ سے تھوڑی دوری پر بارگاہ سے پہلے ایک پانی کی ٹانکی نظر آتی ہے وہاں پر حضرت مخدوم کائنات سے پہلے موضع کولم پلی کو تشریف لانے والے حضرت سید شاہ فقر اللہ شاہ قادری عرف بود کے شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی مزار مبارک موجود ہے، جس کا ذکر رسالہ کے شروع میں آیا ہے۔ آپؒ کے پہلو میں سجادہ نشین نمبر ۱۳، دفن ہیں۔ حضرت سجادہ نشین قدس سرہ کو حضرت بود کے شاہ صاحب سے روحانی لگاؤ تھا۔ آپؒ کی حیات مبارکہ میں ہی آپ نے اپنے فرزند سجادہ نشین ۱۴، موجودہ حضرت سید شاہ

حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ وصیت فرما چکے تھے کہ میرے مرنے کے بعد مجھے حضرت شاہ صاحب کی مزار مبارک کے پہلو میں دفن کرنا سو ویسا ہی ہوا۔

حضرت سید شاہ قطب حسینیؒ

حضرت سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ ابن حضرت سید شاہ ندیم اللہ حسینی چشتی بندہ نوازی رحمتہ اللہ علیہ اپنے نانا حضرت سید شاہ قتال حسینی ثانی قدس سرہ کی وفات کے بعد ۱۳۰۱ھ میں مسند سجادگی پر فائز ہوئے۔ آپؒ خاندانی سادات حسینی گھرانے سے ہیں، آپؒ کے جد امجد، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ گلبرگہ ہیں۔ حضرت سید شاہ حبیب اللہ حسینی ابن حضرت سید شاہ ید اللہ حسینیؒ چہارم سونے کا تھالا رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ حضرت مولوی سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ علم و ادب کے پیکر عالم باعمل سخی اور دلیر تھے۔ آپؒ کے نانا جان کے بعد تمام اراضی جاگیرات آستانہ قتالیہ کے آپ واحد وارث تھے۔ خاندانی اور وراثتی تمام اسناد و ثبوت سجادگان کے پاس موجود ہیں اور آپؒ ہی کے نام اراضی جاگیرات بحال ہیں۔ صندل مالی و چراغ گل کے اخراجات آپؒ ہی کے نام آیا کرتے تھے۔ منتخب مجریہ دفتر معتمدی سرکار عالی صیغہ مال گزاری سے جاری کردہ منتخب حکم نامہ میں کچھ اس طرح نقل کیا جاتا ہے کہ آرڈر پیج نمبر ۷۷۰ میں لکھا ہے ۱۲؍ رمضان ۱۳۱۷ف کے اس منتخب میں درج کیا جا رہا ہے

کہ حضرت سید شاہ قتال حسینیؒ کے سجادے حضرت سید شاہ قتال حسینی ثانی کے حقیقی نواسہ حضرت سید شاہ قطب حسینی ہیں۔ اور تمام اراضی انعام مندرجہ خانہ نمبر ۸ سے ثابت ہے اور نیز معاش سندی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اراضی انعام تعدادی ۳۶ ایکر، ۴ گنٹہ زمین درخت کے ساتھ بشرط ادائی خدمت درگاہ حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی قدس سرہ العزیز واقع کولم پلی سید شاہ قطب حسینی بن سید شاہ ندیم اللہ حسینیؒ کے نام سالماً و دواماً بحال ہیں۔

تمام اسناد و عالم گیری و منتخب و وصیت نامے ثبوت کے طور پر پیش کئے جارہے ہیں۔ آگے کے صفحات پر دیکھ سکتے ہیں۔

آستانہ جلالیہ گوگی شریف کے سجادہ نشین حضرت سید شاہ محمد حسینی صاحب قبلہ بڑی دیوڑھی ان دنوں ایک کتاب تصنیف فرمارہے تھے، اثنائے تصنیف حضرت کو نبیرہ حضرت شاہ چندا مخدوم کائنات حضرت سید شاہ احمد قتال حسینیؒ کے حال و فعل سے واقف ہونا ضروری تھا اور خاندانی نسب نامہ وحسب نامہ کے صحیح ہونے پر شبہ تھا چونکہ زمانہ سابق میں راجگان شولاپور کی بد انتظامی کی وجہ سے دو مرتبہ آپؒ کے اجداد کا مکان لوٹا گیا تھا جس میں نقدی و زیورات کے ساتھ خاندانی شجرے نسب وحسب نامے و قیمتی نسخہ و کاغذات اسناد وغیرہ بھی چوری ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت سجادہ نشیں گوگی شریف صحیح معلومات و درستی اہم کاغذات نسبی و حسبی کے لئے تمام بزرگان خاندان کے سجادگان حضرت سے

ملتے ہوئے موضع کولم پلی آستانہ قتالیہ پر حاضر ہوئے اور سجادہ نشین حضرت مولوی سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ سے ملاقات کی۔ آپؒ حضرت نے حضرت قبلہ کا استقبال کیا اور بڑے ادب واحترام کے ساتھ اپنے دولت خانے پر لے گئے اور آپ کی مہمان نوازی کی پھر آپؒ سے حضرت سجادہ نشین گوگی صاحب قبلہ نے اپنے آنے کا مقصد ومطلب بیان کیا اور آپؒ نے اپنے پاس موجودہ قیمتی اسنادو حسب ونسب نامہ پیش کئے جسے دیکھ کر حضرت قبلہ بہت خوش ہوئے اور اپنے مقصد کو مکمل پا کر آپؒ حضرت کا شکریہ ادا کئے اور اپنے آستانے کو واپس لوٹ گئے اور چند ہی دنوں میں آپؒ نے ایک کتاب انوار جلالی کے نام سے شائع کی اور اس رسالے کی ایک کاپی حضرت سید شاہ مولوی قطب حسینی صاحب قبلہ کو بدست خود عطا فرمائی جو آج تک موجود ہے۔ رسالہ انوار جلالی میں صفحہ نمبر ۶ اور ۷ پر سجادہ نشین حضرت مولوی سید قطب حسینی موضع کولم پلی کا شکرانہ کرتے ہوئے آستانہ قتالیہ کا ذکر کیا ہے جس کا ثبوت آگے صفحہ نمبر کے ساتھ درج ہے۔

آستانہ گوگی کے سابقہ سجادہ بڑی دیوڑھی و مصنف انوار جلالی حضرت مولانا سید شاہ محمد حسینی قدس سرہ کی صاحبزادی آستانہ کولم پلی کے سجادہ نشین حضرت مولوی سید شاہ قطب حسینی صاحب قبلہ قدس سرہ کے دوسرے فرزند سید شاہ جلال حسینی قدس سرہ سجادہ چنتن پلی کے نکاح میں دی گئیں۔ آستانہ قتالیہ موضع کولم پلی اور آستانہ حضرت شیر سوار موضع چنتن پلی دونوں مقام کی سجادگی اور وراثتی

معاش اراضی جاگیرات حضرت مولوی سید شاہ قطب حسینی صاحب قبلہ کے نام ہی بحال ہے اور آپ کی اولاد ہی سے مسند سجادگی اور تولیت حاصل ہے۔ موجودہ گدی نشین حضرات آپؒ کے نبیرہ زاد ہیں۔ ۱۳۰۱ھ سے ۱۳۶۱ھ تک کل ۶۰ سال آپؒ مسند سجادگی پر فائز رہے۔ آپ کے عہد سجادگی میں بارگاہ قتالیہ ایک کھلے چبوترے پر تھی جسے آپؒ نے نے چاردیواری پر چھت ڈال کر خوشنما میناروں سے خوب صورت تعمیر کروایا اور احاطہ بارگاہ میں مسجد اور مسافر خانہ اور باؤلی کی چاردیواری یہ تمام تعمیرات آپؒ کے عہد سجادگی میں ہی ہوئی ہیں۔ اور دونوں مزارات کے درمیان فاصلہ بڑھنے کی کرامت آپ ہی کے عہد میں ہوئی اور آپؒ خود چشم دید گواہ ہیں۔ اس طرح مقبول بارگاہ ہوکر دربار قتالیہ سے اجازت پاکر اپنے فرزند اکبر سید شاہ قدرت اللہ حسینیؒ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر جانشین نامزد فرمائے اور سنہ ۱۹۶۱ء کو اس دارفانی سے دارالبقاء کی جانب کوچ فرمائے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔ موضع کولم پلی جانے والی روڈ کے پہلو روبرو بارگاہ قتالیہ داخل صندل دروازہ کمان کے دائرہ خاندانی افراد میں مدفون ہیں۔ بارگاہ میں بڑھتے ہوئے معتقد و نیاز مند حضرات کی سہولیات کو خیال میں رکھتے ہوئے سجادگان حضرات کے افراد خاندان اور سجادگان کے لئے ایک دائرہ مقرر کیا گیا اسی دائرہ میں حضرتؒ آرام فرما ہیں۔

حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینیؒ

حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینی بن حضرت مولوی سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ العزیز، اپنے والد ماجد کے بعد ۱۳۶۱ھ م ۱۹۴۱ء کو سجادہ نشین آستانہ قتالیہ مقرر ہوئے۔ آپؒ کے عہد سجادگی میں آستانہ قتالیہ پر مجاوروں کے جھگڑوں کی وجہ سے بارگاہ پر وقف بورڈ کا قبضہ ہوا مگر حق تو آپ ہی کا رہا۔ تمام اراضی جاگیرات آپؒ کے والد محترم حضرت سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ کے نام ہی پر موجود ہے۔ اور وقف کی جانب سے آپؒ ہی سجادہ نشین اور متولی مقرر ہوئے۔ ۱۳۶۱ھ سے ۱۴۲۴ھ تک کل ۶۳، سال آپ مسند سجادگی پر فائز رہے اور اپنے عہد حیات میں ہی اپنے فرزند اکبر سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ کو اپنا جانشین نامزد کئے اور وقف کی جانب سے آپؒ کے فرزند اکبر کو ہی سجادگی اور تولیت حاصل ہے۔ حضرت قدرت اللہ حسینی صاحب قبلہ کو دو ازواج تھیں، پہلی بیوی کے بطن مبارک سے صاحب زادہ اول جانشین سجادہ نشین آستانہ عالیہ قتالیہ حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ اور ایک صاحبزادی

تولد ہوئے۔ پہلی زوجہ کی وفات کے بعد آپؒ نے دوسرا نکاح فرمایا جن سے ایک فرزند سید شاہ قطب حسینی عرف بابا صاحب بی۔اےؔ اور چار صاحب زادیاں ہوئیں۔ آپؒ کے عہد حیات میں ہی آپ کے فرزند اکبر جانشینی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ خاندانی خلافت و جانشینی آپؒ نے اپنے عہد حیات میں ہی اپنے فرزند اکبر کو عنایت فرمائے ۔ ضعیفی و کمزوری کی وجہ سے آپ اپنے فرائض انجام نہ دے پا رہے تھے اس لئے تمام اختیارات اپنے فرزند اکبر سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ ہی کو سونپ دیئے اور اپنے قابل فرزند اکبر کو دیکھ کر آپ نہایت ہی خوش ہوا کرتے۔ آپؒ ۱۰؍ رجب المرجب ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۴ء کو انتقال کر گئے اور سید شاہ فقیر اللہ عرف بوڑکے شاہ صاحبؒ کے مزار مبارک کے پہلو میں بارگاہ قتالیہ کی اراضی میں مدفون ہوئے۔

حضرت مولانا سید شاہ حفیظ اللہ حسینی مدظلہ العالی

(سجادہ نشین ومتولی بارگاہ عالیہ قتالیہ موضوع کولم پلی)

موجودہ سجادہ نشین

تقدس مآب پیر طریقت نور المشائخ حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی ابن حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینی قدس سرہ' اپنے والد ماجد کے زمانہ حیات ہی میں مسند سجادگی پر فائز ہوئے اور اپنے والد ماجد کی نگرانی میں ہی صندل مالی ودیگر فرائض انجام دیتے ہوئے بعد وفات والد بزرگوار وقف بورڈ حیدرآباد' آندھراپردیش کی جانب سے آستانہ قتالیہ موضع کولم پلی کے سجادہ نشین مقرر ہوئے اور آندھراپردیش ہائی کورٹ سے آپ کو متولی وسجادہ نشین کا آرڈر حاصل ہے۔ اپنے والد ماجد کے بعد ۱۴۲۴ھ م ۲۰۰۴ء سے آپ ہی سجادہ نشیں ومتولی درگاہ حضرت سید شاہ احمد قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ موضع کولم پلی مقرر ہیں۔

حضرت شیخ جلال حسینی قدس سرہ خواہر زادہ حضرت مخدوم کائنات سے ہوتے ہوئے خاندانی، وراثتی، سجادہ نشینی اور اسناد و عالم گیری منتخب و وصیت نامہ اور شجرہ حسب ونسب نامہ دیگر شواہد اہم کاغذات آپ کو حاصل اور موجود ہیں۔ آپؒ کو خاندانی خرقہ خلافت فاخرہ عالیہ چشتیہ حاصل ہے۔ آپؒ صحیح النسب حسینی سادات سے ہیں۔ سلطان دکن حضرت سید محمد محمد الحسینی خواجہ بندہ نوازؒ کی نسل سے ہیں۔ آپؒ کا شجرۂ مبارک نسبی و کسبی دونوں آگے درج کئے جائیں گے۔

آپؒ کے عہد سجادگی میں آستانہ عالیہ قتالیہ پر تعمیر نو جدید گنبد مبارک کا کام جاری ہوا۔ جو تاریخی عمارتوں میں شمار کیا جارہا ہے۔ الحمدللہ اللہ پاک کی یہ نہایت مہربانی، کرم ہے۔ معتقد حضرات کی محبت اللہ کے ولی حضرت مخدوم کائنات کی بارگاہ مبارک کی یہ تعمیر نو آنے والے کل میں ثواب جاریہ ثابت ہوگی۔ جن جن حضرات نے اس تعمیری کام میں امداد فرمائی ہے اور فرمارہے ہیں ان تمام کے حق میں ثواب جاریہ کی دعا کی درخواست ہے اور اللہ پاک ان سب کی مرادیں پوری کرے گا اور ان کو تا قیامت اس کا اجر نیک عطا فرماتا رہے گا۔ آمین یارب العالمین!

بیان حضرت قبلہ گدی نشین

قارئین کرام و مریدین و معتقد حضرات! آپ کو صحیح حالات آستانہ قتالیہ موضع کولم پلی بتانے کے لئے ہم نے اس رسالے کی تصنیف کی ہے۔اس میں جو کچھ لکھا جارہا ہے وہ ہمارے اجداد خاندانی سے ہم کو وراثتی طور پر حاصل شدہ اسنادات و وصیت ناموں سے شجرہ مبارکات و تذکرات سے ظاہر ہے۔ اگر کوئی ہمارے گدی نشین پر یا اس تصنیف پر شکوک ظاہر کرے تو ہم سے رابطہ کرے' انشاء اللہ اصل اسنادی ثبوت دیکھ کر ضرور آپ کو اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ ہم کو جو کچھ ملا ہے ہمارے اجداد سے ملا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے۔اللہ اور رسول اللہ اور اولیاء اللہ کی مہربانی' کرم وسایہ ہم پر ہے یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم کو آستانہ عالیہ قتالیہ کی خدمت کا موقع نصیب ہوا۔ یہ سرکار حضرت مخدوم کائنات کی ہم پر مہربانی اور آپ کا سایہ مبارک اور امداد ہم کو نصیب ہوئی۔میرے دادا حضرت سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ کے عہد حیات میں دونوں مزارات کے درمیان فاصلے کی کرامت واقع ہوئی اور

آپؒ اس کرامت کے چشم دید گواہ رہے۔اس وقعہ سے ظاہر ہوا کہ آپؒ مقبول بارگاہ ہوئے۔آپؒ کی سچی محبت اور لگن کی وجہ سے' آپ کی نسل مسند سجادگی کے اختیارات کُل کے ساتھ ثابت قدم ہے۔ بے شک یہ آستانہ قتالیہ کا ہم پر روحانی فیض جاری ہونے کا ثبوت ہے۔

حضرت قبلہ کی نسل

حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ سجادہ نشین عالیہ آستانہ قتالیہ کے ۴' فرزندان اور ۲' دختران ہیں۔

(۱) سید شاہ رحمت اللہ حسینی

(۲) سید شاہ کلیم اللہ حسینی عرف نعمت اللہ حسینی

(۳) حافظ و قاری سید شاہ عنایت اللہ حسینی

(۴) سید شاہ آیت اللہ حسینی جانشین و سجادہ نشین بارگاہِ عالیہ موضع کولم پلی شریف

بڑی صاحبزادی محمد احمد کمالی شاہ تجلی البیابانی جانشین خانقاہ تجلیہ بیابانیہ رفاعیہ القادریہ کوتہ کوٹہ سے بیاہی گئیں جو اس رسالے کے مصنف یعنی میں ہوں اور دوسری صاحبزادی ملکی محمد عبدالعلیم صاحب ساکن حیدرآباد کے نکاح میں دی گئیں۔

پیر طریقت حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ موجودہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ قتالیہ موضع کولم پلی کو خاندانی و وراثتی چشتیہ عالیہ اور بندہ نوازیہ اور قادریہ سے خرقہ خلافت حاصل ہے جو الگ الگ شجروں میں درج کیا جارہا ہے۔

وراثتی شجرہ مبارک

حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی مدظلہ العالی

حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ قتال حسینی ثانی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ امام الدین حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ درویش حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ مسعود حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ اویس حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ چندا حسینی ثانی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ مصطفےٰ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ چندا حسینی اول قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ قتال حسینی اول قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ شیخ جلال حسینی خواہرزادہ قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ نور عالم حسینی قدس سرہ العزیز

قمر الارض حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت شیخ خواجہ عارف باللہ بن ضیاء الدین گلبرگوی قدس سرہ العزیز

حضرت شیخ سعد الدین زنجانی گلبرگوی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز

حضرت شیخ خواجہ شمس زاہدین علاء الحق قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ سراج الدین عثمان اودھی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ سید قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجگان چشت سید شاہ خواجہ معین الدین حسن چشتی وسنجری اجمیری قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ رکن الدین ابو محمد چشتی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ احمد ابدال چشتی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ البصری قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ سلطان ابراھیم بن ادھم بلخی قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ العزیز

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ

سید الانبیاء آقائے دو جہاں احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ مبارک خاندانی حضرت قبلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ قتالیہ

نسب نامہ

حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی مدظلہ العالی دامت برکاتھم العالیہ

حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ قطب حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ ندیم اللہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ قطب حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ محمد محمد الحسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ قبول اللہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ گیسودراز حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ ندیم اللہ حسینی ثانی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ ید اللہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ محمد حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ حبیب اللہ حسینی ثانی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ صدرالدین پیر پاشاہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ ندیم اللہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ حبیب اللہ حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ یداللہ حسینی چہارمی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ محمد حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ یداللہ حسینی سوم شیر یز داں قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ اصغر حسینی عرف باؤلے حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ یداللہ حسینی ثانی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ احمد حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ قبول اللہ یداللہ حسینی گنج بخش قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ خواجہ یوسف حسینی المعروف اصغر حسینی قدس سرہ العزیز

حضرت سید شاہ محمد محمد الحسینی خواجہ بندہ نواز گیسودراز بلند پرواز چشتی رحمتہ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز

نوٹ: یہاں تک یہ شجرہ مبارک حضرت قبلہ کا نسبی اور حسبی دونوں ایک ہیں۔

پیری مریدی

معزز قارئین کرام! آج کے اس دور میں ہر جگہ یہی سوال اٹھتا ہے کہ پیر کیا ہے؟ مرید کیا ہے؟ الغرض یہ ایک پیٹ پالو دھندا ہے اور اپنے مطلب اور جھوٹی شان کا دھوکہ ہے۔ محض ایسی کہاوتوں کا سامنا اکثر ہوا کرتا ہے کیوں کہ جو لوگ یہ سوال کرتے ہیں ان کو دست بیعت سے انکار ہوتا ہے۔ وہ ایسے اعمال کے منکر ہوتے ہیں۔ یہ ان کی بدگمانی اور لاعلمی کے علاوہ کچھ اور نہیں ایسے لوگوں سے میرا سوال ہے کہ کیا تم لوگ دین اسلام کو اتنا ہی سمجھتے ہو جتنا کہ تم جانتے ہو اور کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ علم کی حد ہے اور اتنی ہی کہ جتنا تم اور تمہارے مُلا جانتے ہیں۔ تاریخ اٹھا کر دیکھو ہمارے ہند میں عہد بیعت کا سلسلہ کہاں سے جاری ہوا اور کس نے جاری کیا اور وہ حضرات کہاں سے یہاں تک آئے تھے اور ان کا مقصد کیا تھا اور وہ لوگ آئے کیوں تھے؟

محترم دینی بھائیو! حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کونسی تھی اور صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین و ائمہ کرام و علماء و اولیاء اللہ و مشائخین حضرات کی کونسی جماعت تھی اور کونسا مسلک تھا ان سوالوں سے ہر کوئی دوسرے حق پرست کو پریشان

ہی کرتا ہے مگر وہ یہ نہیں سوچتا کہ خود کہاں سے ثابت ہے اور کہاں تک سچا ہے۔ آیئے! ان سوالوں کے جوابات کچھ اپنے اور کچھ احادیث مبارکہ سے اور اولیاء اللہ و علمائے کرام کی تلقین سے جانتے ہیں۔

ترمذی کتاب الایمان اور دیگر احادیث میں بھی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ۷۲ فرقے تھے اور میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے اور سوائے ایک فرقے کے تمام فرقے واصل جہنم ہوں گے۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا فرقہ ہے جو جنتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو میرے اور صحابہؓ کے طریقے پر عمل پیرا ہوں گے۔ سبحان اللہ!

اب پتہ چلا کہ فرقہ پرستی کہاں سے پیدا ہوئی، ظاہر ہے کہ گروہ بندی اور جماعت پرستی آنے والی یہ اقوال مبارک احادیث شریف سے صاف ظاہر ہے جو آج دیگر جماعتیں اپنی نفسا نفسی کا عالم اور مطلب پرستی کا جال بچھا رہی ہیں اور ہر کوئی یہی کہتا ہے کہ ہم جنتی ہیں، چلو دیکھتے ہیں کہ کون جنتی ہے۔

مسلم شریف جلد دوم آخری موضوع صفحہ نمبر ۷۷۰:

حضرت یزید بن عصمؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ کو ایک حدیث مبارک بیان کرتے سنا جو کسی اور سے منبر پر نہیں سنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ

عطا فرماتا ہے اور مسلمانوں میں ایک جماعت ہمیشہ حق کے لئے لڑتی رہے گی اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گی۔ سبحان اللہ!

اب سوال یہ ہے کہ اللہ پاک کس کو پسند فرماتا ہے اور کون حق کے لئے باطل سے لڑتا ہے؟

بہ مطابق فرمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ ؐ کے بعد صحابہ کرام اللہ کے نیک بندے ثابت ہوئے، صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین کرام اور ائمہ کرام تبع تابعین اور علمائے کرام اور اولیاء اللہ جو اللہ کے نیک بندے اور دوست ولی ثابت ہوئے۔

سلطان ہند، ہند الولی حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی وسنجری اجمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

شاہ است حسینؓ بادشاہ است حسینؓ
دین است حسینؓ دین پناہ است حسینؓ
سر داد نداد دست در دست یزید
حقا کے بنائے لا الہ است حسینؓ

آپ فرماتے ہیں کہ شاہ بھی حسینؓ ہیں، بادشاہ بھی حسینؓ ہیں، دین بھی حسینؓ ہیں، دین کو پناہ دینے والے بھی حسینؓ ہیں، سر دے دیا مگر نہیں دیا اپنا ہاتھ یزید ملعون کے ہاتھ میں، حقیقت تو یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی بنیاد ہیں حسینؓ۔

بے شک حضرت امام حسینؓ کی قربانیاں اور شہادت کا صدقہ دین اسلام آج

سلامت ہے ورنہ اسی وقت دین اسلام کا خاتمہ ہو چکا تھا جب یزید پلید کے ہاتھوں اسلامی حکومت سونپی گئی تھی۔ صدقے جاؤں قربان جاؤں نبیؐ کے پیارے، حضرت فاطمہؓ کے دلارے، حضرت علیؓ کے لعل پر کہ آپ نے اپنے گھر والوں کو قربان کیا اور خود شہید ہو گئے پر اپنے نانا جانؐ کا دین اور امت مسلمہ کو یزید مردود کے ہاتھوں سے بچا لیا اور حق کے پیارے ثابت ہوئے۔ جس دل میں حضرت امام حسینؓ کی محبت نہ ہو وہ دل مسلمان کا ہو ہی نہیں سکتا۔ اہلبیت اور اصحاب رسولؐ اور کلام اللہ، ائمہ کرام، علماء و اولیاء اللہ یہی صحیح راہ صراط مستقیم ہے ان سے جو ہٹ گیا وہ گمراہ ہے۔

قارئین کرام! جب ہم کچھ کہتے ہیں تو ہمارا ہی کوئی ہم سے اس بات کی دلیل مانگتا ہے یاد رہے کہ ہر بات پر دلیل مانگنا، خاص کر احادیث و کلام پاک کی آیات کا بلاضرورت، بے وجہ استعمال میں لانا بے ادبی اور بے دینی کی بات ہے اور ایسے گستاخانہ اعمال سے دین اسلام کی توہین بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انسان اپنی کہاوت کو سچ ثابت کرنے کی ضد میں اپنے ہوش و حواس کھو دیتا ہے جس کی بنا پر خود اپنا ایمان کھو دیتا ہے اور دین اسلام کو داغدار کرنے کے بارے میں سوچتا ہے۔ محض ایسی حرکت اور عمل سراسر گناہ ہے۔

دولت اور علم کے نشہ میں انسان اپنی انسانیت کو کھو دیتا ہے۔ غرور اور تکبر کا تاج اس کے سر پر آ جاتا ہے۔ غرور اور تکبر یہ دونوں صفات ابلیس لعین کی ہیں۔ ایسے میں انسان کو نیکی اور بدی میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ بڑی آسانی کے ساتھ وہ بڑے

سے بڑا گناہ کر لیتا ہے اور ان اعمال کے باعث وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنالیتا ہے۔
حق یہ ہے کہ ہم سنّی مسلمان ہیں، سنّی یعنی سن کر ایمان لانے والا اور ہم جن کی پیروی کرتے ہیں وہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں۔ آپ ہی کو ہم اپنا امام مانتے ہیں اس لئے حنفی گروہ یا حنفی مسلک سنّی مسلمان کہلاتا ہے۔ حنفی مسلک یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے طئے کردہ مسئلے مسائل اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ چند ناسمجھ اسے مذہب یا ذات پات کہتے ہیں، یہ سراسر غلط ہے۔ یہ کوئی مذہب یا دھرم نہیں بلکہ قانون شریعت اسلام ہے۔ حضرت نعمان بن ثابت المعروف بہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ۸۰ھ کے مشہور فقہائے حدیث و مفتی اعظم گزرے ہیں۔ تابعین کرام میں مشہور و معروف عالم دین میں آپ کا شمار ہوتا ہے اور قانون شریعت آپ کی بنیاد ہے۔ آپ کی اتباع میں مشہور و معروف ائمہ افضل درجات حاصل کئے ہیں۔ حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام مالک بن دینارؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے آپ کو اور آپ کے فقہ وقوانین شریعہ کو افضل مانا ہے۔ یہی وہ حضرات ائمہ ہیں جن سے چار مسلک منسوب ہیں۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔ یہ چار مسلک برحق ہیں اور انہیں کو بانیٔ اہلسنت کہتے ہیں اور ان چار مسلک کی پیروی کرنے والے اہلسنت والجماعت ثابت ہیں۔ ان چار مسلک سے کئی محدثین و مفتی و مفکر فقہاء، علمائے کرام و اولیاء اللہ گزرے ہیں جن میں سے مشہور و معروف شہنشاہ ولایت غوث زماں حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ گزرے ہیں۔ سیرت غوث اعظم میں ہے کہ آپؓ مادرزاد ولی اور ۱۵ پارے قرآن

مجید کے ماں پیٹ سے حافظ ہیں۔ چوروں کو ابدال بنانے والے مردوں کو زندہ اٹھانے والے سارے عالم میں دین کا ڈنکا بجانے والے حضور غوث پاکؒ ان چار مسلک کو پناہ دئے ہیں اور آپ کی نسبت سے ان چاروں مسلک میں قادریت موجود ہے۔ اصل میں آپ حنفی مسلک سے ہیں۔ اس دور میں حنفی مسلک سے کئی علماء و اولیاء موجود تھے۔ باقی شافعی مسلک اور مالکی، حنبلی مسلک سے گنے چنے علماء واولیاء تھے۔ پھر آپؒ نے ان تمام مسالک کو اپنایا اور ہر مسلک میں اپنی تعلیمات وسلسلۂ بیعت جاری کیا یہ آپ کی نہایت مہربانی اور محنت کا صلہ ہے کہ چاروں مسالک کو برابری عطا فرمائی اور ہر مسلک میں آپ کے مریدین وخلفاء واولیاء رہے۔ سیرت غوث اعظم مصنف عالم فقری ناشر فاروقیہ بک ڈپو جامع مسجد دہلی سنہ اشاعت ۱۴۲۴ھ صفحہ نمبر ۸۶، پر لکھتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم کا مسلک حضرت شیخ ابوتقی محمد بن ازہر صیر فینی بیان کرتے ہیں کہ مکمل ایک سال میرے اوپر ایسا گذرا کہ مجھے ہر لمحہ یہ تمنا رہتی تھی کہ کسی رجال الغیب میں سے زیارت کروں چنانچہ ایک رات میں نے خواب میں حضرت امام حنبل کے مزار کی زیارت کی جہاں ایک اور صاحب بھی موجود تھے۔ اس وقت مجھے خواب ہی میں یہ خیال آیا کہ یہ ضرور رجال الغیب میں سے ہیں لیکن بیداری کے بعد میری یہ خواہش رہی کہ کاش میں اس شخص کو عالم بیداری میں دیکھ سکتا۔ چنانچہ یہی خواہش لئے ہوئے میں امام حنبلؒ کی مزار کی جانب چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر میں نے ویسا ہی شخص دیکھا جیسا کہ خواب میں دیکھا تھا۔ جب میں تیزی

سے زیارت کے لئے بڑھا تو وہ میرے سامنے سے نکل گئے اور جب میں دریائے دجلہ تک ان کا پیچھا کرتے ہوئے پہنچا تو دریائے دجلہ کے دونوں کنارے اتنے قریب کردئے گئے کہ اس میں صرف ایک ہی قدم کا فاصلہ باقی رہا چنانچہ وہ صاحب قدم بڑھا کر دوسرے کنارے پر پہنچ گئے میں نے ان کو قسم دے کر کہا کہ ٹھہریئے! مجھ سے گفتگو کر کے جایئے' پھر وہ ٹھہر گئے تو میں نے پوچھا کہ آپ کا مسلک کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ ملت حنفیہ کا پیروکار ہوں پھر حضرت شیخ محمد تقی نے یہ طئے کرلیا کہ میں اس واقعہ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں پیش کروں گا کیونکہ آپ ہی اس شخص کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔سو آپ حضور غوث پاکؓ کے مدرسہ کے دروازے پر پہنچے تھے کہ بغیر دروازہ کھولے اندر سے آواز آئی' حضور غوث پاکؓ فرماتے ہیں کہ اے محمد میر فینی روئے زمین پر مشرق ومغرب میں اس وقت کوئی ولی اللہ سوائے عبدالقادر کے حنفی مسلک کا نہیں ہے۔

قدم مبارک

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضور غوث پاکؓ کا مسلک حنفی تھا اور آپ نے بعد از ضعیفی مسلک حنبل کی وجہ سے مسلک حنبلی کو بھی اختیار فرمائے اور روئے زمین پر ہونے والے کل اولیاء اللہ کی گردنوں پر اپنا قدم مبارک ہونے کا

اعلان فرمائے ۔اس دور حیات حضور غوث پاکؓ کے موجودہ کل اولیاء اللہ نے بہ فرمان حضور غوث پاکؓ: قدمی ھذا اعلی رقبۃ کل ولی اللہ (یعنی میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے) پر اپنا سر مبارک ہی جھکا دئے اور زمانہ اصول میں صحابہ کرام میں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ جیسے عاشق رسول نے حضرت غوث پاکؓ کی شان و عظمت کا اعلان فرمایا ہے۔

تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر میں ابن محی الدین عربیؒ نے منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ کو حضرت اویس قرنیؓ کے پاس جانے کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ اویس قرنیؓ کو میرا اسلام اور میری قمیص پہنچا کر کہنا کہ وہ میری امت کی بخشش کی دعا کریں! چنانچہ جب یہ حضرات گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنایا تو حضرت اویس قرنیؓ نے سجدے میں جا کر امت محمدیہ کی بخشش کی دعا مانگی' ندا آئی کہ اپنا سر اٹھالے کہ میں نے تیری شفاعت سے نصف امت کو بخش دیا اور نصف کو اپنے محبوب غوث اعظمؓ کی شفاعت سے بخشوں گا جو تیرے بعد پیدا ہوگا۔ پھر حضرت اویس قرنیؓ نے عرض کیا کہ اے پروردگار تیرا وہ محبوب کون ہے اور کہاں ہے کہ میں زیارت کروں۔ پھر ندا آئی کہ وہ اعلیٰ وارفع مقام پر ہے۔ وہ میرا محبوب ہے اور میرے محبوب حبیبؐ کا بھی محبوب ہے۔ وہ قیامت تک اہل زمین کے لئے حجت ہوگا اور سوائے صحابہ اور ائمہ کے تمام اولین وآخرین اولیاء کی گردنوں پر اس کا قدم

مبارک ہوگا اور جو اسے قبول کرے گا میں اسے اپنا دوست رکھوں گا۔ پھر حضرت اویس قرنیؓ نے گردن جھکائی اور کہا کہ میں بھی اسے قبول کرتا ہوں۔

سبحان اللہ! بے شک یہ شان شان غوث الوریٰ حضرت خواجہ اویس قرنیؓ جیسے عاشق رسولؐ اور حضرت جنید بغدادی جیسے سلطان العارفین نے اپنے عہد حیات میں حضرتؓ کی عظمت اور شان کا اعلان کیا ہے اب ان کے اوصاف کا کیا کہنا۔ حضور غوث پاک محبوب سبحانیؓ نے اپنے عہد حیات میں ہی یہ اعلان فرمایا ہے کہ میرے مریدین قیامت تک جتنے بھی ہوں گے وہ سب کے سب جنتی ہیں اور جب تک وہ جنت میں اپنا قدم نہ رکھیں گے میں بھی اپنا قدم جنت میں نہیں رکھوں گا یہ ہے شان وعظمت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی۔ سبحان اللہ!

ائے اولیاء اللہ کے منکرو، اور دست بیعت کو جھٹلانے والو! شہنشاہ ولایت جن کی ضمانت دیتے ہوں ان پر اثر کرے ایسا زہر ہی نہیں اور ان پر وار کرے کوئی ایسا تیر ہی نہیں۔ الغرض پیری مریدی کا یہ سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے۔ بنا بیعت کے کوئی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا اور بنا بیعت کے کوئی بھی مسلمان حق کی پہچان پا نہیں سکتا۔

☆☆☆

چار پیر' چودہ خانوادے

لِتُؤْ مِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا O. (سورۂ فتح: آیت ۹، پارہ ۲۶)

ترجمہ: تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی لو۔

سب سے پہلے یہ جان لیں کہ پیر کا کیا مطلب ہے' مرید کی آنکھوں سے غفلت کے پردے اٹھا کر یاد الٰہی میں ریاضت کروانے والا پیر ہے۔حق کے جلوے دکھا کر وصل عطا فرمانے والا پیر ہے جسے شیخ اور رہبر کامل مرشد برحق کہتے ہیں۔

اور مرید کے معنی ارادہ کرنے والا ۔ایسا ارادہ جو مرید کو حق کی طرف رجوع کرے اس کے لئے پہلے مرید صادق کو اپنے پیرومرشد کے دست حق پر خود کو بیچ دینا ہوتا ہے جس کی قیمت انمول اور خریدار بھی انمول ہونا لازمی ہے۔اس رسم کو عہد بیعت یا دست بیعت کہتے ہیں۔ بیعت یعنی بک جانا' اس عربی لفظ کے لغوی معنی وعدہ ہیں۔اور قرآن کریم میں سورہ فتح میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

یعنی: اے محمدؐ جس نے آپؐ کے دست مبارک پر بیعت کی گویا اس نے

میرے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے ہاتھ پر میرا ہاتھ ہے(وہ ہاتھ آپ ؐ کا نہیں میرا ہاتھ ہے)

یہ آیت مبارکہ عہد بیعت کی دلیل ہے۔صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر عہد بیعت کر رہے ہیں اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ بیعت یعنی عہد اور وعدہ رضوان یعنی پا کی اور پیڑ۔اصل میں درخت کے سایہ میں عہد لینا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابیوں کی جماعت کے ساتھ حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے۔مکہ معظّمہ اس وقت یہودیوں کے قبضہ میں تھا۔آپ سب کو آتا دیکھ کر ان لوگوں نے گمان کیا کہ یہ لوگ لڑنے کے لئے آرہے ہیں فوری یہودیوں نے آپ سب کو روک دیا جس کے باعث آپسی صلاح ومشورے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو یہودیوں کے سردار کے پاس بھیجا۔اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر تمام اصحاب نے عہد بیعت کیا۔یہ معاملہ ایک پیڑ کے سایہ میں طئے ہوا اس لئے اس بیعت کو ''بیعت رضوان'' کہتے ہیں۔الغرض اس دلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بیعت اسلامی قانون میں ثابت ہے۔ان آیات کو لے کر ہی صوفیائے کرام، اہل طریقت نے دست بیعت کو طے فرمایا ہے کہ طالب علم کے لئے دست بیعت ضروری ہے چاہے وہ حق کی پہچان کے لئے ہو یا طالب علم یا مسلمان

ہونے کے لئے یعنی قبول اسلام کے لئے الغرض یہ رسم بیعت صحابہ کرام وتابعین اور تبع تابعین، ائمہ وعلماء واولیاء اللہ ان سب سے ثابت ہے۔

مشکوٰۃ شریف باب الفقرہ

القرآن سورۃ المدیھا: وبتغوا الیه الوسیلا.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے ایمان والو! اللہ کی طرف آنے کو وسیلہ تلاش کرو۔

الحدیث: تم کو فتح ملتی ہے اور روزی دی جاتی ہے بزرگوں اور فقیروں کے وسیلے سے۔

بے شک بے وسیلہ کچھ نہیں ملتا وسیلہ دے کر مانگنا جائز ہے اور اللہ کی طرف یعنی حق کی پہچان کے لئے وسیلہ ضروری ہے۔ وہی مرشد برحق پیر کامل ہے پیر کی نسبت سے ہی حقیقت کا راز ملتا ہے اور صحیح راہ صراط مستقیم سے یہی مراد ہے اور دست بیعت کی ۴، اقسام ہیں جو یہ ہیں:

(۱) **بیعت اسلام:** اسلام قبول کرنے کے لئے لیا جانے والا عہد

(۲) **بیعت حکمران:** حکومت اور تابعداری قبول کرنے والا عہد

(۳) **بیعت علم حق:** حق کی پہچان کے لئے پیر کے ہاتھ پر کیا جانے والا عہد

(۴)   **بیعت طالب:** پیر کی اجازت سے علم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کسی اور دوسرے مرشد کے ہاتھ پر کیا جانے والا عہد

یہ رسم ورواج خلفائے کرام، صوفیاء، اولیاءاللہ کی سنت ہے۔

کل کائنات میں جو سلسلے دست بیعت، پیری مریدی کے جاری ہوئے وہ چودہ (۱۴) ہیں۔ ان تمام سلاسل کو ۱۴، خانوادے کہتے ہیں۔ ہر سلسلے کی شاخ ان خانوادوں سے ہوتے ہوئے پیران طریقت کو پہنچتی ہے۔ ان خانوادوں کے ۴، رہبر ہیں جن کو چار پیر کہتے ہیں، ان کے اسماء مبارک یہ ہیں:

(۱)   حضرت سیدنا امام حسنؓ

(۲)   حضرت سیدنا امام حسینؓ

(۳)   حضرت خواجہ حسن بصریؒ

(۴)   حضرت کمیل بن زیادؒ

یہ چار پیر طریقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ عنہ کے خلفائے خاص ہیں جن سے ۱۴، خانوادے جاری ہوئے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

☆☆☆

چودہ خانوادے

(۱) **زیدیان:** حضرت عبدالواحد بن زیدؒ سے

(۲) **عیاضیان:** حضرت شیخ فضیل بن عیاضؒ سے

(۳) **ادھمیان:** حضرت سلطان ابراھیم بن ادھم بلخیؒ سے

(۴) **ہبیر یان:** حضرت شیخ ہبیرہ بصریؒ سے

(۵) **چشتیان:** حضرت شیخ ممشا دعلوی دینوریؒ سے

(۱) **حبیبیان:** حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ سے

(۲) **طیفوریان:** حضرت بایزید بسطامیؒ سے

(۳) **کرخیان:** حضرت معروف کرخیؒ سے

(۴) **سقطیان:** حضرت سرّی سقطیؒ سے

(۵) **جنیدیان:** حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ سے

(۶) **گازریان:** حضرت سلطان ابواسحاق گازرونیؒ سے

(۷) **فردوسیان:** حضرت علاؤالدین طوسیؒ سے

(۸) **ترطوسیان:** حضرت نجم الدین کبرہ اور حضرت علاءالدین ترطوسیؒ سے

آپ دونوں پیر بھائی ہیں۔

(۹) **سہروردیان:** حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردیؒ سے پہلے کے ۵، حضرت عبدالواحد بن زیادؒ سے ہوتے ہوئے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کو پہنچتے ہیں اور دوسرے ۹، حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ سے ہوتے ہوئے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کو پہنچتے ہیں۔ آپ حضرات دونوں حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے خلفاء ہیں اور حضرت خواجہ حسن بصریؒ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہیں اور حضرت علیؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ خاص ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۲، خلفاء کرام ہیں جن میں سے صرف چار خلفاء مشہور ہیں، جنہیں چار یار بھی کہتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ

آپؓ میں سے دو خلفاء کرام سے دست بیعت و خلافت پیران طریقت جاری وساری ہے جو یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ سے سلسلہ نقشبندیہ جاملتا ہے۔

(۲) حضرت علیؓ سے چار پیر' ۱۴' خانوادے اور نقشبندیہ بھی ثابت ہے دنیا کے کل سلاسل پیران طریقت آپ ہی سے ہیں۔

حضرت علیؓ کے خلفاء

حضرت علیؓ سے ۷' خلفاء مشہور ہوئے۔ آپؓ کے خلفاء کی تعداد کہیں ۱۱' بھی لکھی گئی ہے مگر مشہور ومعروف یہ ۷' خلفائے کرام ہی ہیں:

(۱) حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت عبداللہ علمبردار رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ

(۷) حضرت شیخ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

ان میں سے دو جد امجد اولاد حضرت علیؓ ہیں جن سے سلسلۂ قادریہ حضور غوث پاکؓ کا خاندانی اور کسبی شجرہ ثابت ہے اور یہ سلسلہ قادریہ حضور غوث پاکؓ سے

ہوتے ہوئے حضرت جنید بغدادی کو پہنچتا ہے اور آپؒ سے حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ سے ہوتے ہوئے حضرت خواجہ حسن بصریؒ اور حضرت علیؓ سے جاملتا ہے' اور نقشبندیہ حضرت شیخ سلمان فارسیؓ سے دونوں طرف حضرت علیؓ و حضرت ابوبکرؓ سے جاملتا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کو دونوں طرف سے خلافت حاصل ہے۔

ہمارے ہند میں مشہور و معروف ۴' سلسلے ہیں جو یہ ہیں: قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ۔ اور بھی سلسلے ہیں مگر صرف یہ چار ہی مشہور ہیں۔ ان میں سے دو خانوادے: چشتیہ' سہروردیہ' اور دو شاخیں قادریہ' نقشبندیہ ہیں۔ خانوادہ طیفوریہ اور شاخ رفاعی سلسلے بھی موجود ہیں۔

اصحاب رسولؓ کی نسل مبارک سے اور آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہلبیت سیدالشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ و امام حسن رضی اللہ عنہ کی نسل مبارک سے ہمارا ہندوستان اولیاء اللہ کا گلشن بنا ہوا ہے۔ جس دل میں اہلبیت کی محبت نہیں وہ دل دل ہی نہیں یا پھر مردہ اور مردود ہے۔ اہلبیت کی محبت اور تعظیم ہر مسلمان پر لازم ہے۔ نسل سادات کی قدردانی ادب و احترام کا ضرور بہ ضرور خیال رکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ میں نے دنیا میں دو چیزیں چھوڑی ہیں' ایک کلام اللہ اور دوسری اہلبیت۔ میری امت ان سے وابستہ رہے اور نصیحت و ہدایت حاصل کرے۔

ہدایات

۱) شریعت اختیار کرو کیونکہ شریعت ہی طریقت کی سبیل ہے۔

۲) نماز کی پابندی کرو کیونکہ شریعت کی نماز طریقت کی نماز کا وضو ہے۔

۳) ہر وقت طہارت سے رہو کیونکہ طہارت آدھا ایمان ہے اور طاہر اللہ کا دوست ہے۔

۴) جھوٹ سے بچو کیونکہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے سو (۱۰۰) جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے اسی طرح غیبت اور چغلی سے بھی بچتے رہو۔

۵) حلال کھاؤ اور حرام سے بچو یہ عرفان کی اہم سبیل ہے۔

۶) حق سے منہ نہ پھیرو چاہے کتنا ہی مہنگا پڑے۔

۷) شب بیداری سے روح تسکین پاتی ہے ذکر اللہ ھو اللہ ھو کرتے رہیئے۔

۸) چھوٹوں پر شفقت کیجیئے، بڑوں کا احترام کیجیئے۔

۹) ہنسی مذاق سے بچو۔ وقت کی قدر کرو اور وقت کو ذکر الٰہی کے بغیر جانے نہ دو۔

۱۰) تنہائی میں بیٹھ کر دیدار الٰہی اور دیدار رسول اکرمؐ کے لئے رہیئے۔ اللہ اور رسولؐ ہی کے حکم سے پیر دیدار کراتے ہیں۔

۱۱) درود شریف پڑھتے رہیئے یہی ایک شخص ایسا ہے جو اللہ بھی کرتا ہے اور فرشتوں اور انسانوں کو حکم کرتا ہے۔

۱۲) استغفار کثرت سے پڑھیئے اس سے قلب کی صفائی ہوتی ہے اور لاحول پڑھتے رہیئے اس سے تقویت نصیب ہوتی ہے۔

۱۳) ایک دوسرے کے گھر جا کر خبر گیری کرتے رہئے۔

۱۴) مرشد سے بے انتہا عشق ضروری ہے کیونکہ بغیر فنا فی الشیخ کے فنا فی رسولؐ اور فنا فی اللہ ممکن نہیں۔

۱۵) پیر و مرشد کی کسی بات کو غلط نہ سمجھے اور نہ انکار کرے ہر حکم کی تعمیل بلا عذر و حیلہ کرنا ضروری ہے اور ہر وقت ملاقات کرنا اور علم حاصل کرنا چاہئے۔

۱۶) سماع کی محفل میں اگر ذہن حق کی طرف سے ہٹ گیا ہو تو اُٹھ کر چلے جائیں آپ کے اٹھنے کا دوسرے کو احساس نہ ہو اور وضو کر کے پھر آ جائیں۔

۱۷) کسی اور بزرگ کے پاس جائیں تو پہلے اپنے مرشد کا سلام کہہ کر ان کے قدم بوس ہوئیں۔ صرف بزرگانِ دین کے قدم بوس ہوئیں۔

۱۸) ہر وظیفہ پڑھتے وقت پہلے درودِ شریف اور ختم کرتے وقت درود شریف ضرور پڑھیں۔

۱۹) ہر لمحہ پیر کے تصوّر میں رہیں خواہ کسی بھی حالت میں اچھی یا بُری۔

۲۰) راہِ سلوک کا علم حاصل کرو۔ مرشد سے جب بات کرو تو احترام ضروری ہے۔ آہستہ ادب سے بات کرو کیونکہ مرشد کی آواز سے مرید کی آواز بلند ہو تو بے ادبی ہے۔

۲۱) نفس کو قابو میں رکھو۔

☆☆☆

۱۱ مرتبہ درود شریف

اِنَّھُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا وَّاَکِیۡدُ کَیۡدًا فَمَھِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡھِلۡھُمۡ رُوَیۡدًا ۔

دعائے شجرۂ مبارک وفاتحہ چشتیہ عالیہ

یا الٰہی ہو کرم شہہ دوسریٰ کے واسطے
نور ایماں ہو عطا نور الھدیٰ کے واسطے

مشکلیں ہوں حل میری مشکل کشا کے واسطے
حسنینؓ جان فاطمہؓ آل نبیؐ کے واسطے

کربلائیں رد میری شہید کربلا کے واسطے
چار یار با صفا جانثاروں کے واسطے

صدقے میں مصطفیٰ کے ہو کرم کی اک نظر
پیر طریقت خواجہ حسن بصریؒ کے واسطے

عبد الواحد خواجہ فضیل ابراھیم بن ادھم
ہو کرم خواجہ حذیفہ المرعشیؒ کے واسطے

خواجہ ممشاد ابو اسحاق احمد ابدال کی قسم
دے تیرے پیاروں کے خانوادے کے واسطے

زہد و تقویٰ پارسائی سعادالدین کی ملے
ابو یوسف خواجہ قطب حاجی شریف کے واسطے

میں ہوں کمتر مجھے ذیشان بنادے مولا
خواجہ عثمان معین الدین حسن کے واسطے

ہر گھڑی سینہ میں ہو عشق نبیؐ یا خدا
قطب الدین بابا فرید نظام الدین کے واسطے

ذکر نبیؐ ہو میری زبان پر دم آخر
علاء الحق مخدوم اشرف کے واسطے

ساری دنیا کو ملے پیر زنجانی عارف باللہ کے صدقے
شاہ چندہ نائب بدر الدجیٰ کے واسطے

قبر میں نور ہو میری آمد سرکارؐ سے نور عالم پیکر نورالہدیٰ کے واسطے

ہو قبول اب میری دعا یا رب کریم سید احمد قتال حسینی اولیاء کے واسطے

شیخ جلال خواہر زادہ اور قتال بن جلال مصطفےٰ اور چندہ خواجہ اویس کے واسطے

دل میرا بے چین ہے کر سکون دل عطا خطیب مسعود اور خواجہ اویس کے واسطے

ہے میری امید امام الدین اور ثانی قتال لاج رکھنا میری یارب قطب حسینی کے واسطے

پیر کامل کا وسیلہ مل گیا ہے مجھ کو اب مانگتا ہوں دے خدا قدرت اللہ کے واسطے

کون کہتا ہے مراد من ملتا نہیں ہاں وسیلہ چاہیئے ہر مطلب کے واسطے

مرید و معتقد حاضر مجلس ہے یا خدا کر قبول سب کی دعا پنجتن کے واسطے

چار پیر چودہ خانوادے طریقت دے خدا دے خدا ان سب کے واسطے

یہ کرم تیرا ہے مولا حفیظ اللہ ہے مسند نشیں لاج رکھنا اب میری اہل سلسلہ کے واسطے

۱۱ مرتبہ درود شریف

☆☆☆

دسترخوان قتالیہ

(۱)درودِ شریف ......۱۱ مرتبہ (۲) سورۂ قل ھواللہ احمد (۱۱۱) مرتبہ (۳) یا مغنی (۱۱۱) مرتبہ (۴) یَا حَیُّ ، یَا حَلِیُمُ . یَاعَزِیُزٌ . یَا کَرِیُمُ (۳۰۰)مرتبہ

(۵) اسمائے غوث الآعظم دستگیرؒ (۱۱۰۰)

☆ یاحضرت بابا سید محی الدین امراللہ **ہراسم مبارک گیارہ سومرتبہ**

☆ یاحضرت بابا شیخ محی الدین فضل اللہ

☆ یاحضرت بابا مسکین محی الدین نوراللہ

☆ یاحضرت بابا غوث محی الدین قطب اللہ

☆ یاحضرت بابا سلطان محی الدین سیف اللہ

☆ یاحضرت بابا خواجہ محی الدین فرمان اللہ

☆ یاحضرت بابا مخدوم محی الدین برہان اللہ

☆ یاحضرت بابا درویش محی الدین آیت اللہ

☆ یاحضرت بابا بادشاہ محی الدین عرش اللہ

☆ یاحضرت بابافقیرمحی الدین مشاہداللہ

یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ ذُو جلالْفَرِیْ بِرَاحُمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بحَقِّ یَاحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بحق لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدُ رَسُوْل اللّٰہ

(٦) درودشریف......١١ مرتبہ

١۔ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدُ رَسُوْل اللّٰہ ١٠٠مرتبہ

٢۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ١٠٠ مرتبہ

٣۔ قل یا ایھاالکافرون ١٠٠ مرتبہ

۴۔ قل ھواللّٰہ احد ۵ مرتبہ

۵۔ قل اعوذ برب الفلق ۵ مرتبہ

٦۔ قل اعوذ برب الناس ۵ مرتبہ

٧۔ یَـا حـیّ . یَـا حلیمُ . یَا عزیزُ . یَا کریم ... اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (٣٠٠سومرتبہ)درودشریف ١١ مرتبہ

وظائف

ان وظائف کوشروع کرنے سے پہلے اہل سلسلہ پیران طریقت کے نام فاتحہ گزران کر شروع کریں۔ ہر وظیفہ سے پہلے وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم سے شروع کریں اور مقررہ وقت پڑھیں۔

۱) عشق الٰہی اور محبت پروردگار کے لئے یہ وظیفہ پڑھیں۔ تعداد ۲۵ مرتبہ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ یَابَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یَاذَالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ اَسۡئَلُکَ اَنۡ یُّحۡیِ قَلۡبِیۡ بِنُوۡرِ مَعۡرِفَتِکَ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ

۲) یہ بھی عشق الٰہی کی نیت سے پڑھیں۔ تعداد ۱۰۰ مرتبہ

یَاوَھَّابُ ھَبۡ لِیۡ مِنۡکَ عِشۡقِکَ

۳) عشق رسولِ اکرم پیدا ہوتا ہے اور دیدار حضور سے بھی بہرہ آور ہوتا ہے وہ شخص جو یہ دو وظائف کا ورد رکھے۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِی الۡاُمِیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحٰبِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ .

تعداد ۵۲۰ مرتبہ یا شب جمعہ ہزار مرتبہ

۲۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلُ اللّٰہِ خُزۡبِیَدَیۡہِ تعداد روزآنہ ۵۲۰ مرتبہ

دیدار رسول اکرم کی نیت کر کے پڑھیئے۔ اگر کوئی حاجت پیش آئے تو اس وظیفہ کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھیئے

یَاحَیُّ یَاحَلِیْمُ یَاعَزِیْزُ یَاکَرِیْمُ .... بحق

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

۴) کشادگی رزق کے لئے بعد نمازِ فجر ۱۰۱ مرتبہ پڑھیئے

کَافِیٌّ غَنِیٌّ فَتَّاحٌ رَزَّاقٌ

۵) ادائی قرض کے لئے سورہ **والضحٰی** اور سورہ **الم نشرح** ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔

۶) روزآنہ بعد نمازِ فجر ستر (۷۰) مرتبہ درود شریف ستر (۷۰) مرتبہ سورہ فاتحہ اور ستر (۷۰) مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیئے کبھی محتاج نہ ہوں گے اور نہ پریشان۔

۷) اگر کسی دشمن کو اپنے عشق میں مبتلا کرنا ہو تو سورہ قریش ۲۱ مرتبہ شکر پر دم کریں یا ۱۰۵ مرتبہ نمک پر دم کر کے دشمن کو کھلائیں بے انتہا محبت ہوگی۔

۸) برائے خیر و برکت بعد نماز فجر ایک سو بار بخواند

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ .

نعت سرورِ کونین ﷺ

کونین میں خالق کی پہچان محمدؐ ہیں
اللہ کے ہونے کا اعلان محمدؐ ہیں

ہر شئے نے جلا پائی انوار محمدؐ سے
ہر شئے کی حقیقت کا عرفان محمدؐ ہیں

اتنی سی حقیقت ہے کل ہستی عالم کی
سب جسم سراپا ہیں اور جان محمدؐ ہیں

محبوب خدا بھی ہیں محبوب خلائق بھی
الطاف ہر اک دل کا ارمان محمدؐ ہیں

(حضرت سید شاہ الطاف صمدانی بیابانی رحمۃ اللہ علیہ)

منقبت حضور غوث اعظم دستگیرؒ

ہر مصیبت سے ہر ایک فکر سے ہر آفت سے
چھٹ گئے ہم تو فقط نام تمہارا لے کر
کچھ نہیں پاس مگر بات تو اتنی ہے ضرور
حشر میں جاؤں گا نسبت کا سہارا لے کر
میری جان بن گیا ہے تیرا نام غوث اعظم
یہ بنا رہا ہے میرے سب کام غوث اعظم
میں گدائے شاہ جیلاں مجھے کیا غرض کسی سے
میری صبح غوث اعظم میری شام غوث اعظم
تو ہے وارث محمدؐ تیری شان انبیاء سی
تو انیس دو جہاں ہے تیرا نام غوث اعظم
شہ انبیاء نے تجھ کو شہ اولیاء بنایا
نہ کسی کو مل سکا ہے یہ مقام غوث اعظم
تیرا ہو چکا ہے الطاف اب اس کی لاج رکھ لے
تیرے در سے جڑ گیا ہے یہ غلام غوث اعظم

(حضرت سید شاہ الطاف صمدانی بیابانی رحمۃ اللہ علیہ)

منقبت حضرت سید شاہ چندہ حسینیؒ

تمہارے در پہ ہر قوم کو آتے دیکھا
شاہ ہو گدا ہر شخص کو سر جھکاتے دیکھا
کیا شان ہے ائے ولیِ خدا
ہاتھ خالی کسی کو نہ جاتے دیکھا
اللہ اللہ تیری شان شاہ چندہ میری جان
نور محمدؐ کا فیضان شاہ چندہ میری جان
اپنے نانا کی طرح اپنے دادا کی طرح
تیری نبیوں جیسی شان شاہ چندہ میری جان
سن کر آپ کے جلوے دل اور جان ہے قربان
شاہ دکن کے ہے مہمان شاہ چندہ میری جان
بحر العلوم ہو آقا قمر العرض ہو آقا
دین حق کی ہو پہچان شاہ چندہ میری جان
چشتی رنگ کا شایا پہنے ابن علی آیا
خواجۂ خواجگان شاہ چندہ میری جان
تیرا احمد ہے قتال تو ہے مالک و سرکار
میری جان اور ایمان شاہ چندہ میری جان

(محمد احمد کمالی شاہ بیابانی رفاعی القادری کوتہ کوٹہ)

منقبت

حضرت سید شاہ احمد قتال حسینیؒ

قتال حسینی کا جس پہ کرم ہے　　دو جہاں کا اس سے دور غم ہے
ادب سے یہاں جھکتے ہیں سب کے سر　　یہ آستانہ بھی کتنا محترم ہے
عقیدت دل میں لے کر آیا ہوں　　قتال میری آنکھیں بھی نم ہے
علم و عرفان مجھ سے تم نہ پوچھو　　سامنے بیٹھے میرے ساقی محترم ہے
دیکھا یہاں بنتے سب کی بگڑی　　میں تم سے سجالوں گا یہ عزم ہے
دنیا کی رنگ رلیوں سے کیا مطلب　　جب روبرو میرے میرا صنم ہے
شاہ نورؒ کا صدقہ دیدو اب تم　　خزانے یہاں کیا کوئی کم ہے
چندہؒ حسینی کا واسطہ تم کو　　اس در پہ میرا سر اب خم ہو
قتال حسینی میں پکاروں گا　　تمنا جب تک دم بہ دم ہے
حفیظ اللہ نے دیکھی خوشی　　ہاتھ ان کا میرے سر پہ ہردم ہے

حضرت مولانا سید شاہ حفیظ اللہ حسینی قبلہ مدظلہ العالی

(سجادہ نشین ومتولی بارگاہ عالیہ قتالیہ موضع کولم پلی شریف)

منقبت درشانِ پیرومرشد

حق پسندی ملی حق گوئی مل گئی حق تو ہے کہ حق آگہی مل گئی
جب سے دامن ملا ہے مجھے پیر کا زندگی کو نئی زندگی مل گئی

پیر کے در سے نسبت کا فیضان ہے، مجھ گنہگار پر اُن کا احسان ہے
گمرہی نے جہاں مجھ کو گھیرا وہیں رہنما مل گیا رہبری مل گئی

جی رہا ہوں مزے میں آٹھوں پہر یہ کرم پیر کا ہے میرے حال پر
غم کے بادل چھٹے سر سے طوفان ٹلے دونوں عالم کو مجھ کو خوشی مل گئی

نظر دُنیا نہیں فکرِ عقبیٰ نہیں فکرِ امروز اور فکرِ فردا نہیں
کیا کروں لے کے ساری خدائی کو میں، مجھ کو میرے صنم کی گلی مل گئی

میرے آقا ہو تم مرے روبرو اس سے ہٹ کر نہیں کچھ مری آرزو
تم میری جان ہو میرا ایمان ہو تم مجھے کیا ملے زندگی مل گئی

ہر بلندی اُس کے مقدر میں ہے تخت و تاجِ زماں اس کی ٹھوکر میں ہے
جس بشر کو تمہاری گدائی ملی درحقیقت اسے خسروی مل گئی

پیر ایسا ملا جس کا ثانی نہیں یہ حقیقت ہے کوئی کہانی نہیں
گمرہی کے اندھیروں میں الطافؔ کو پیر جب سے ملا روشنی مل گئی

(حضرت سید شاہ الطاف صمدانی بیابانی رحمۃ اللہ علیہ)

سلام

یا نبی مصطفےٰ تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
اے حبیب خدا تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

سب سے اول بھی تم سب سے آخر بھی تم
مظہر کبریا تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

کوئی تم سا حسین دو جہاں میں نہیں
دست رب العلیٰ تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

سب سے بہتر بھی تم سب سے بڑھ کر بھی تم
سرور انبیاء تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

تم سے پھیلی ہے چاروں طرف روشنی
تم ہو نور خدا تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

میرا دامن مرادوں سے بھر دیجئے
شاہ خیر الوریٰ تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

گر نہ جاؤں کہیں آسرا دیجئے
حبیب رب العلیٰ تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

میری مشکل کو آسان کر دیجئے
میرے مشکل کشا تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

وقت رخصت ہو لبوں پہ بس یہی
یا مصطفےٰ یا مصطفےٰ تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

چشم رحمت کا محتاج الطافؔ ہے
رحمت کبریا تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(حضرت سید شاہ الطاف صمدانی بیابانی رحمۃ اللہ علیہ)

☆☆☆

سلام
حضرت سید شاہ احمد قتال حسینیؒ

قتال حسینی ولی اکبر درود تم پر سلام تم پر
علی کے وارث نبیؐ کے دلبر درود تم پر سلام تم پر

خدا تمہارا نبیؐ تمہارے علیؓ تمہارے ولی تمہارے
تمہارا چرچہ ہے آج گھر گھر درود تم پر سلام تم پر

تمہارا جلوہ تمہارا منشا خدا کا منشا
ہو تم حبیب رفیق دلاور درود تم پر سلام تم پر

بجز تمہارے قتال حسینی نہیں ہے کوئی ہمارے آقا
تم ہی مونس تم ہی ہو درود تم پر سلام تم پر

تمہارے در کا ہو میں بھکاری تمہاری چوکھٹ کا ہو میں سوالی
نہ جاؤں گا میں کسی کے در پر درود تم پر سلام تم پر

تمہارا دیدار میری دولت مہاری یاد میں میری عبادت
گدا ہوں میں اور تونگر درود تم پر سلام تم پر

نہیں ہے کچھ میرے پاس آقا لگی ہے تم سے ہی آس آقا
ہم سب کا سویا ہوا مقدر جگادو درود تم پر سلام تم پر

قتال حسینیؒ عائشہ بی بی قبول کرو ہماری عرض کو
سبھی یہ کہتے ہیں سر کو جھکا کر درود تم پر سلام تم پر

قتال حسینیؒ قتال حسینیؒ غلام الطاف ہے تمہارا
دُعائیں ہم سب کی سن لو سرور درود تم پر سلام تم پر

(حضرت سید شاہ الطاف صمدانی بیابانی رحمۃ اللہ علیہ)

سلام

حضرت سید شاہ احمد قتال حسینیؒ

حضرت قتال حسینی میرا سلام لے لو
سرکار میرے آقا میرا سلام لے لو

تم شکل شاہِ چندا فیضانِ نورِ عالم
جھولی کو میرے بھردو میرا سلام لے لو

اے جلوۂ جاناں ناں تم پہ فدا زمانہ
میں بھی ہوں اک دیوانہ میرا سلام لے لو

ہر ایک نے پکارا دامن کا ہو سہارا
بیمار غم کا مارا میرا سلام لے لو

اک آپ ہی سہارا اب کون ہے ہمارا
نظرِ کرم خدارا میرا سلام لے لو

چاہت کی یہ بدولت بدلے ہماری قسمت
ہوجائے چشمِ رحمت میرا سلام لے لو

یہ آپ کا کرم ہے یہ آپ کی نوازش
ہر دل تمھیں پکارا میرا سلام لے لو

جیتا ہوں تیرے دم سے دم جائے تیرے در سے
حفیظ اللہ کی لاج رکھ لو میرا سلام لے لو

حضرت مولانا سید شاہ حفیظ اللہ حسینی قبلہ مدظلہ العالی

(سجادہ نشین ومتولی بارگاہ عالیہ قتالیہ موضع کولم پلی شریف)

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

ھو ھو ھو

سید شاہ قدرت اللہ
حسینی سجادہ نشین
درگاہ کام پلّی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدیکه صدور وی در حقیقت از اثر عشق و وحدت وجود است مختص است بذات خدائی واجب الوجود که جامع اسما و صفات است و وجود هر موجود
نتیجه وجود اوست حمد لا تعد و لا تحصی و صلوات نامحدود بر حضرت حقیقت محمدیه ولی ظهور اول و اصل حقیقت کائنات
است و عالم عالمیان بهمه اظهار او یعنی سرور انبیا و اولیا حضرت ابوالقاسم محمد رسول الله المصطفی صلی الله علیه وسلم و درود بی حد و عدد
بعد هذا میگوید خاک اقدام درویشان فقیر سید شاه قتال حسینی که نبیره ارجمند سجاده نشین سید شاه قطب حسینی روز از
حب دنیا گردانیده در تبیین بدرگاه حق جل و علا آورده خود را به سلسله حضرت خواجگان چشت اهل بهشت
نسبته مرجوع گشت که بر سبب قسمت ازلی چند روز در صحبت این فقیر ... کرده اوراد و اذکار و الاشغال المراقبه
المشاهده والمعاینه والمکاشفه والکلمة الحق والزهد المطلق فی معرفة الله علی طریق معمول الصوفیه الصافیه این سلسله عالیه
از این فقیر تلقین نموده التماس خرقه خلافت و فرمان نسبت نمود و این فقیر بعد از استخاره و استصواب باطن بر مقتضای
احسنوا ظنونکم بالمسلمین او را لایق شیخیت دانسته خرقه خلافت پوشانیده و اجازت مطلقه
و فرمان شجره چشتیه نوشته داده لیکن طریقه در طریق و قواعد این سلسله به نوعیکه معلوم کرده است همان نوع سلوک طریق
و طالبان را ارشاد خواجگان چشت تعلیم نماید و مریدان را خلفا را همین شجره مذکور بخشش فرماید و ...
نکند و طمع خلق از باطن منقطع دارد و غرض اصلی و مقصود کلی طلب خدا و عشق و عرفان حق سبحانه تعالی شانه دارد و ترک دنیا
و استعمال توحید اصلی کار و بار روزگار شمارد تا حضرت جد ما سید جلال الدین محمد المقلب شاه جنید حسینی قمر الارض قدس سره
هم وحدت منضبط بود و کلمه توحید را ادا نمود و جامع همه صفات شده عین توحید را دیده بود و معنی توحید هم معلوم کردن
... گفته اند که توحید را رمز است او را عشق و وحدت و وجود ... حق ... لقاء وجود حق القصه

شاه سید امام الدین قادری الحسینی او ان شاه سید درویش قادری قدس سره اوشان را سید خواجه حسینی ثانی اوشان را سید سعود حسینی اوشان را

شاه سید خواجه اویس حسینی اوشان را شاه سید حسن حسینی خواهرزاده اوشان را سید مصطفی حسینی اوشان را شاه سید حسن حسینی اوشان را سید قتال حسینی

ثانی اوشان را سید اسد الله حسینی خواهرزاده اوشان را شاه سید احمد قتال حسینی قدس سره اوشان را شاه سید نور عالم حسینی اوشان را

قطب العاشقین تاج الواصلین سراج العارفین حضرت مقبول حضرت رب العالمین سید جلال محمد المقلب شاه سید جلال حسینی قدس سره

اوشان را سید جهان نصیر حسینی - اوشان را حضرت شاه سید جعفر حسینی اوشان را شاه سید محمد حسینی اوشان را شاه سید احمد

اوشان را شاه سید یحیی حسینی اوشان را حضرت شاه سید زید حسینی اوشان را حضرت شاه سید جعفر حسینی اوشان را شاه سید سراج الدین حسینی اوشان را

شاه سید شرف الدین حسینی اوشان را حضرت شاه سید زین الدین حسینی اوشان را حضرت شاه سید ابو الحسن الحسینی اوشان را

حضرت شاه سید عبد الله حسینی اوشان را شاه سید محمد حسینی اوشان را حضرت شاه سید جعفر حسینی اوشان را حضرت شاه سید

محمد حسینی اوشان را حضرت شاه سید حسینی اوشان را سید ابو الحسن الحسینی اوشان را حضرت شاه سید اصغر حسینی

اوشان را حضرت سید اصغر حسینی اوشان را شاه سید زید مظلوم حسینی اوشان را حضرت امام زین العابدین

اوشان را حضرت شهید دشت کربلا امام حسین رضی الله عنه اوشان را حضرت خواجه اولیا ابو الحسن

علی المولی الوصی المرتضی کرم الله وجهه اوشان را حضرت خواجه انبیا ابو القاسم محمد مصطفی صلی الله

علیه وسلم چنانکه از شیوخ سابق الیهم شرف خلافت و اجازت مشرف گشته اند همچنان این فقیر سید شاه

قطب حسینی را مدوت خلافت و اجازت بهره مند کرده و خلیفه مجاز گردانیده تا هر کسی که از مریدان شیوخ

سابق الیهم در آمدن خواهد در سلک مسلک گرداند و هر کرا لایق خلافت بیند او را اجازت

و خلافت و اراده بهره مند سازد جعل الله ولی و له بجمیع طالب الحق تا بتاقی سلسله

علی طلبه و کمال کرمه و لطفه آمین یا رب العالمین فقط سنه ۱۳۰۲

بتاریخ ۱۴ جمادی الاول سنه ۱۳۰۲

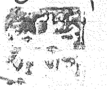

سید شاه قدوت الله
حسینی سجاده نشین
درگاه کلم بلگی

حضرت سید شاہ قتال حسینی ثانی سجادہ نشین یازدہم (۱۱) ۱۲۶۵ھ سند یافتہ منتخب ہولڈر ضلع ناگر کرنول یومیہ

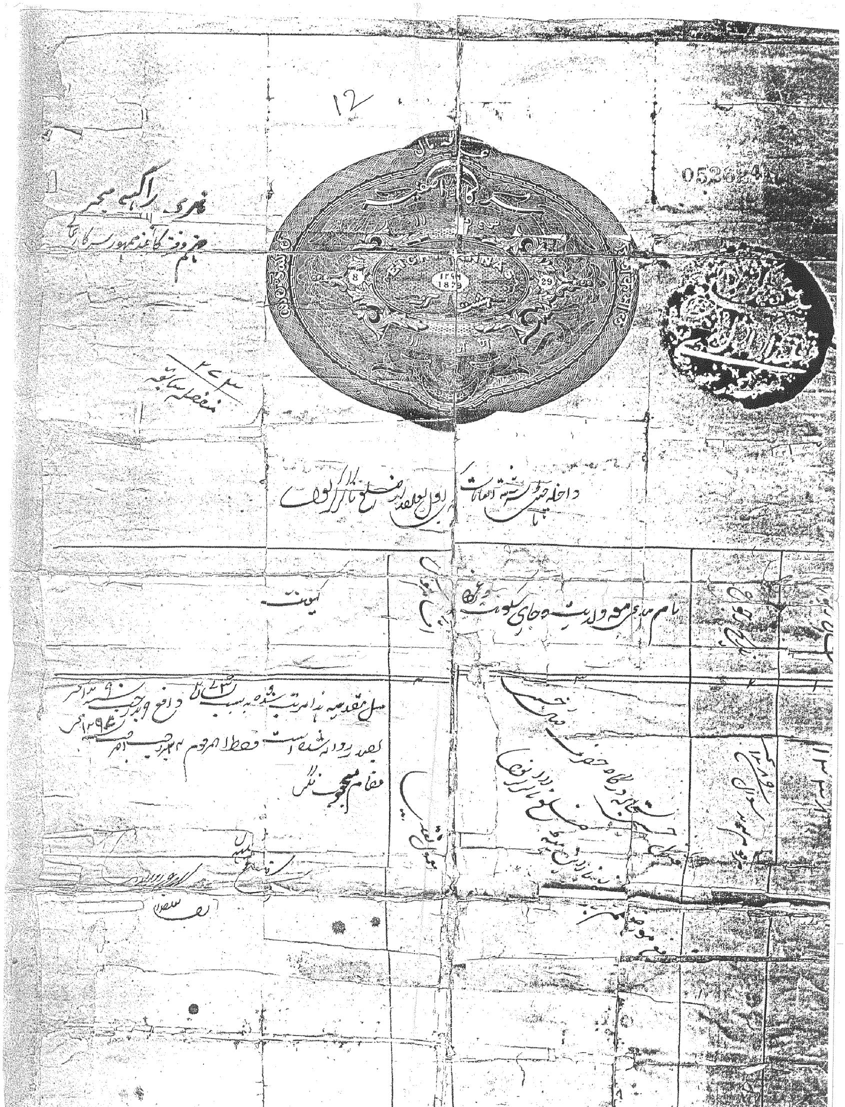

COLLECTORATE MAHABOOBNAGAR
Certified as True Copy

نشان رجوع ( ) بابت سنہ ۱۳ نشان تختہ ضلع ( ) بابتہ سنہ	۱	نشان رجوع سررشتہ انعام یا نشان تختہ ضلع
۵۰۶۳	۲	تفصیل نشانات — نشان سلسلہ صدر
	۳	نشان اختیاری
تعلقہ مکتل — دیاوگر ضلع محبوب نگر و گلبرگہ	۴	نام تعلقہ و ضلع
سید قتال حسینی	۵	نام اوس شخص کا جسکا نام کاغذات سرکاری یا انعام پترک میں شریک ہے
سید قطب حسینی بن سید ندیم اللہ حسینی ساکن کوم ملی سجادہ درگاہ شریف حضرت قتال حسینی قدس سرہ العزیز واقع کوم ملی حصہ داران — سید نظام الدین بن محی الدین حسن عمر ۳۰ ساکن کوم ملی، سید غلام دستگیر بن سید محی الدین عمر ۵۰ ساکن کوم ملی	۶	نام و عہدہ حاضر حال (دیگر حصہ دار وغیرہ)
حقیقی نورس	۷	حاضر حال کو اوس شخص سے جسکا نام کاغذات سرکاری وغیرہ میں درج ہے کیا رشتہ ہے
[illegible]	۸	تفصیل معاش
خدمت درگاہ شریف حضرت قتال حسینی قدس سرہ العزیز	۹	شروط عطا
[illegible]	۱۰	حکم
	۱۱	کیفیت ملفوفہ جات اسناد وغیرہ

مجریہ دفتر معتمدی سرکار عالی صیغہ مال گزاری

COLLECTOR (REVENUE) MAHABUBNAGAR
SCANNED NO

NAME OF THE OFFICE
Collector's Office
Mahabubnagar

Sl. No ... 76 ...
Name of the Applicant ... Syed Hafeez alls Hussain s/o Syed Qaddalli alls Hussaini R/o Kolkampalli Village Narayanpet TQ
Application made ... 26.5.2018
Stamp papers called for ... 4
Stamp papers deposited ...
Copy ready ... 26.5.2018
Copy delivered ...

Administrative Officer
Collectorate, Mahabubnagar
26/5/18

خلافت نامہ حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینیؒ سجادہ نشین تیرھویں (۱۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم (حضرت سید السادات سید شاہ قتال حسینی قدس سرہٗ)

خلافت نامہ مرتبہ فقیر حقیر سید شاہ قطب حسینی ابن سید شاہ ندیم اللہ حسینی مرحوم و نبیرۂ حضرت سید شاہ قتال حسینی مرحوم (سجادہ روضہ حضرت) قصبہ کلم پلی ضلع محبوب نگر۔

چونکہ میں فقیر حقیر اپنے فرزند اکبر سید شاہ قدرت اللہ حسینی اطال اللہ عمرہٗ ساکن قصبہ کلم پلی ضلع محبوب نگر کو خرقۂ خلافت بتاریخ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۶ ہجری یوم جمعۃ المبارک بعد نماز فجر بزمانۂ عرس مبارک اندرون احاطہ درگاہ شریف (حضرت ممدوح الشان) بسلسلۂ حضرت (خواجگان چشت اہل جنت) بموجودگی فقراء و معززین حضار و ناظرین حسب تفصیل حاشیہ ساکنان (فلاں پہاڑ و ہزاروں کلم پلی و اٹکور و جاجاپور) وغیرہ پہنا کر بعد ادائی رسم فقیرانہ خود کا قائم مقام و مسند نشین قرار دیتا ہوں و نیز خلیفہ فرزند ارجمند کو روضہ منورہ کے خدمات (صندل و مالی) کا مختار و مجاز گردان کر اجازت دیتا ہوں کہ جملہ خدمات درگاہ شریف انجام دیں۔ مزید برآن کہ خادم صدق و صفا و خلیفہ خود لقاء و بقاء حسب طریق چار پیرو چودہ خانوادہ کے کوئی طالب خدا آئے تو اس کو مرید بنائے۔ کوئی خلافت کا متمنی ہو اس کو خلافت دیوے۔ کوئی موحد یا رسول کا فقیر بنا چاہے تو فقیر بنائے۔ لہذا بہ تمنائے دلی و آرزوئے قلبی خلافت نامہ ہذا بحق خلیفہ فرزند اکبر سید شاہ قدرت اللہ حسینی طول عمرہٗ لکھدیا گیا ہے۔ "مبارک و محمود گردان باد"

جعل اللہ ولی ولہ بجمیع طالب الحق ثابتاً و راسخاً علی طلبہٖ

وبکمال کرمہٖ ولطفہٖ۔ آمین یا رب العالمین فقط

بتاریخ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۶ ہجری

الداعی۔ فقیر حقیر سید شاہ قطب حسینی سجادہ روضہ کلم پلی ضلع محبوب نگر

اسماء فقرا

(۱) بخشش علی شاہ

(۲) آرزو علی شاہ

(۳) گودڑ شاہ

(۴) فقیر پیر شاہ

اسماء معززین

(۱) الحاج محمد حسین صاحب سونڈ کے

(۲) ″ محمد عثمان ″

(۳) ″ محمد صاحب سنڈکے (عرف چھوٹو حاجی)

(۴) عبدالرحمن صاحب گمن پورہ

محمد ابراہیم صاحب پیش امام کلم پلی

ہنمنے صاحب گدوال

سید شاہ قدرت اللہ
حسینی سجادہ نشین
درگاہ کلم پلی

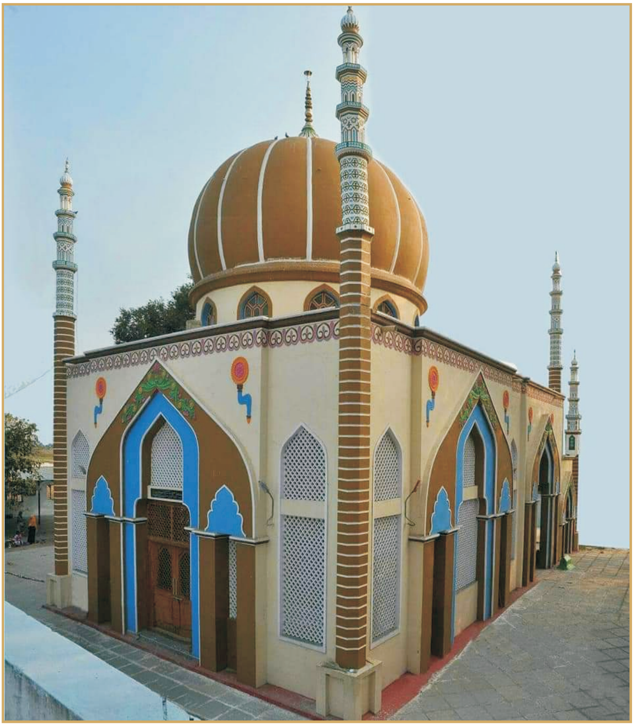

آستانہ عالیہ حضرت سید شاہ قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ، کولم پلی

آستانہ عالیہ حضرت سید شاہ قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ، کولم پلی

روضۂ منورہ حضرت سید شاہ قتال حسینی رحمتہ اللہ علیہ، کولم پلی

آستانہ عالیہ حضرت سید شاہ چندہ حسینی رحمتہ اللہ علیہ
گوگی شریف

نورالمشائخ پیرطرقت حضرت سید شاہ قدرت اللہ حسینیؒ

سجادہ نشین موروثی آستانۂ عالیہ

نورالمشائخ پیرطریقت حضرت سید شاہ حفیظ اللہ حسینی صاحب قبلہ مدظلہ العالی
سجادہ نشین بارگاہِ عالیہ موضع کولم پلی شریف

فرزند اکبر سید شاہ رحمت اللہ حسینی

فرزند دوم سید شاہ کلیم اللہ حسینی

فرزند سوم حافظ وقاری سید شاہ عنایت اللہ حسینی

فرزند چہارم سید شاہ آیت اللہ حسینی

جانشین وسجادہ نشین بارگاہِ عالیہ موضع کولم پلی شریف

سید شاہ احمد قتال حسینی
شاہ قدرت اللہ حسینی
محبوب نگر (اے پی)